جب ہم مرتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟

موت اور جی اُٹھنے پر بائبل کا نظریہ

بائبل کے ایمان کی مزید تجدید کے لیے کتابچے کا مطالعہ

انتھونی ایف۔ بوزڈ ایم۔ اے (آکسن)، ایم۔ اے۔ تھ۔

"اِس سے تعجب نہ کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں اُس کی آواز سُن کر نکلیں گے۔ جنھوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنھوں نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے واسطے۔" (یوحنا 5: 28-29)۔

Restoration Fellowship
www.restorationfellowship.org
©1986, 2002

باب نمبر1

بائبل کے نقطہ نظر کو حاصل کرنا

اگر عصرِ حاضر کا سیکولر معاشرہ مذہب کے کسی بھی شعبہ میں ایک خفیف سی ہلچل کو قائم رکھے ہوئے ہے، تو یہ یقینا! موت کے بعد کی زندگی کے سوال پر ہے۔ اگر یہ محض نوجوانوں کی چھان بین کے لیے جوابات مہیا کرتا ہے۔ قبر سے باہر زندگی کی حقیقت میں ایمان پس و پیش کرتا دکھائی دیتا ہے، دسمبر 1979 کے ناو میگزین کے ایک مضمون میں ایک ششدر کر دینے والا حوالہ پیش کیا گیا کہ اُن لوگوں کے 50 فیصد جو مسیحی ہونے اور چرچ آف انگلینڈ کے رُکن ہوتے ہوئے چرچ جانے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ موت کے بعد زندگی پر ایمان نہیں رکھتے! اور اب، نئے عہد نامے کی اصطلاحات میں، مسیحیت بعد والی زندگی پر ایمان رکھنے کے بغیر مضحکہ خیز تضاد کی نمائندگی کرتی ہے۔ بلاشُبہ، ایماندار کے مستقبل میں جی اُٹھنے پر شک کے رجحان کو پولس کے زور آور الفاظ میں سے کچھ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کرنتھس کی کلیسیا کو اُس نے لکھا:

چنانچہ میں نے سب سے پہلے تُم کو وہی بات پہنچادی جو مجھے پہنچی تھی کہ مسیح کتابِ مقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لیے موُا۔ اور دفن ہوا اور تیسرے دن کتابِ مقدس کے مطابق جی اُٹھا۔ اور کیفا کو اور اُس کے بعد اُن بارہ کو دکھائی دیا ۔ پھر پانچ سو سے زیادہ بھائیوں کو ایک ساتھ دکھائی دیا جن میں سے اکثر اب تک موجود ہیں اور بعض سو گئے۔ پھر یعقوب کو دکھائی دیا۔ پھر سب رسولوں کو۔ اور سب سے پیچھے مجھ کو جو گویا ادھورے دنوں کی پیدائش ہوں دکھائی دیا۔۔۔۔۔ ہم یہی منادی کرتے ہیں اور اسی پر تُم ایمان بھی لائے۔

پس جب مسیح کی یہ منادی کی جاتی ہے کہ وہ مرُدوں میں سے جی اُٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ ہے اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ۔ بلکہ ہم خدا کے جھوٹے گواہ ٹھہرے کیونکہ ہم نے خدا کی بابت یہ گواہی دی کہ اُس نے مسیح کو جِلادیا حالانکہ نہیں جِلایا اگر بالفرض مرُدے نہیں جی اُٹھتے۔ اور اگر مرُدے نہیں جی اُٹھتے تو مسیح بھی نہیں جی اُٹھا۔ اور اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو تمہارا ایمان بے فائدہ ہے تُم اب تک اپنے گناہوں میں گرفتار ہو۔ بلکہ جو مسیح میں سو گئے ہیں وہ بھی ہلاک ہوئے۔ اگر ہم صرف اِسی زندگی میں مسیح اُمید رکھتے ہیں تو سب آدمیوں سے زیادہ بدنصیب ہیں۔ (1 کرنتھیوں15: 3-8، 11-19، این ای بی)

یہ ناقابلِ انکار ہے کہ یہ اقتباس ہم عصر الہیاتی تحریر احساسِ جرم کے وزن اور اختیار کے دائرہ کار کی کمی پر محیط ہے۔ ابتدائی مسیحیوں کے لیے، ایک موزوں گواہ بننے کے لیے مسیح کی موت کے بعد اُس کے زندہ ظاہر ہونے کی حقیقت کی سراسر موزونیت تھی جس نے اُن کے ایمان کی بنیاد رکھی۔ یہ اصلاح کہ مسیح مرُدوں میں سے زندہ نہیں ہوا تھا اِسے ساری مسیحیت کو انتہائی غیر اہم ہونے کے طور پر پیش کرتا تھا۔ مساویانہ طور پر سنجیدگی اِس الزام کی طرف اشارہ کرتا تھا کہ شاگرد خطرناک جھوٹ کا پراپوگنڈہ کر رہے تھے۔ مسیح کے مُردوں میں سے زندہ ہونے کے لیے، ایک ناقابلِ موخذہ تاریخی حقیقت اُن کی طرف سے پیش کی جانے والی گواہی تھی جنہوں نے "اُس کے مرُدوں میں جی اُٹھنے کے بعد اُس کے ساتھ کھایا پیا" (اعمال10 :41)، اور اِس ضمانت کو پیش کیا کہ مسیح کے پیروکار بھی موت کے بعد جی اُٹھیں گے، یا بلاشُبہ موت سے مکمل طور پر چھٹکارہ پالیں گے، کیا وہ مسیح کی واپسی تک اپنے وجود کو قائم رکھیں گے۔ تاہم پولس کے لیے، مسیح کی قیامت کی گزشتہ حقیقت اور ایماندار کے جی اُٹھنے کی مستقبل کی حقیقت کے بغیر مسیحیت کا نظریہ حتمی طور پر لغویت پر مشتمل ہو گا۔ نئے عہد نامے کے تمام مصنفین نے اِس ناقابلِ متزلزل احساسِ جرم کو بانٹا۔

نئے عہد نامے کے مصنفین کے ذہنوں میں، موت کے بعد زندگی پر ایمان "آخری چیزوں" (ایسچٹولوجی) کی تعلیم کے ساتھ نہ سلجھنے کے طور پر بند کر دیا گیا تھا جو کہ اب چرچ جانے والوں کی اوسط کے لیے سراسر نامانوس ہے۔ نئے عہد نامے کا ایک ممتاز سکالر، جے۔ اے۔ ٹی۔ روبنسن، بیان کرتا ہے کہ نئے عہد نامے کی ایسچاٹلوجیکل سکیم" سادہ طور پر ایک متبرک کیمپ سے ایک سنجیدہ احتجاج کے طور پر خاموشی سے برخاست" ہو چکی ہے۔۔۔ آج ایک ہم عصر خیال کے لیے آخری چیزوں کی مسیحی تعلیم مرُدہ ہے، اور کسی نے اِسے دفن کرنے کی زحمت نہیں کی" (اِن دی اینڈ گاڈ، صفحہ 27)

یہ ایک حیران کر دینے والا اعتراف ہے۔ یہ ایسا کہنے کے ہم پلہ ہے کہ خالص ایمان کا بنیادی عنصر ہاتھ سے نکل چُکا ہے، اور کوئی ایسا شخص دکھائی نہیں دیتا جو اِس کے کھو جانے پر غور کرے! حقیقت یہ کہ رسولی مسیحیت، اِس کی " آخری زمانہ " کی امتیازی تعلیم کے بغیر، ناقابلِ شناخت ہے۔ سارا نیا عہد نامہ اُس لمحے کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے جب تاریخ میں مسیح واپس آئے گا اور زمین پر اپنی بادشاہت قائم کرے گا۔ ہم عصر مذہب، اگر یہ کسی چیز کی کھوج لگاتا ہے، تو اِس طرح ایماندار موت کے لمحے آسمان پر اپنی فوری حضوری کا تجربہ کرنے کی اُمید رکھتا ہے۔

نئے عہد نامے کی مسیحیت کا ایک سنجیدہ بگاڑ رونما ہوتا ہے جب " آخر پر " قیامت کی مرکزی تعلیم کو نام نہاد " فوری حالت " میں شخصی بچاو کی حمایت میں سے نکال دیا جاتا ہے۔ کیونکہ مرُدوں میں سے جی اُٹھنا مسیحیت کا ایک بڑا وعدہ ہے۔ ایمان کا نرالا پن کا انحصار اِس کی اہمیت پر ہے جسے یہ قیامت کے ساتھ منسلک کرتی ہے۔ ہم یہاں اِس مسئلے سے دوچار ہیں جسے آنے والی زندگی کے ہم عصر نظریات سے پیش کیا گیا ہے۔ سوال جسے کلام کے اُساتذہ اور مبلغین سنجیدگی سے لیتے ہیں وہ یہ کہ ہم کتنا زیادہ قیامت کی بائبلی تعلیم سے دستبردار ہو چُکے ہیں۔ اِسے قبول کیا گیا ہے کہ ہمارا آسمان پر جانے کا روایتی قیاس جب آپ مرتے ہیں " یہ محض قیامت کے ساتھ ایک باریک سے گٹھ جوڑ کے ساتھ جاری رہتا ہے، اگر یہ در حقیقت بالکل زائد طور پر انجام نہیں دیا جاتا۔

اِس مطالعہ کا مقصد یہ دکھانا ہے کہ نیا عہد نامہ یسوع مسیح کی واپسی (دی پاروسیہ) سے متعلقہ تعلیمات کے سیاق و اسباق کے ساتھ موت کے بعد زندگی کے بارے بنیادی طور پر سادہ اور مستقل تعلیم کو پیش کرتا ہے۔ نئے عہد نامے کی اصطلاحات میں اِن دونوں موضوعات کو الگ کرنا ناممکن ہے، اور اِن کے درمیان جو زبتدائی کلیسیا کے نظریہ کی غلط فہمی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اُن کے ساتھ اِس تعلق کی ناکامی کو دیکھنا ہے۔

مستقیم اصطلاحات میں اِس معاملے کو رکھنے کے لیے، نیا عہد نامہ ایک سادہ دعویٰ پیش کرتا ہے کہ، مشہور روایت کے مقابلہ میں، تمام مردہ در حقیقت مرُدہ ہیں، بے ضمیر ہیں، " نیند کی حالت میں ہیں " ، اور آنے والی تاریخ کے خاص لمحے پر زندگی کے لیے جی اُٹھنے کے رونما ہونے کے انتظار میں ہیں۔ روایتی الہیات ایک انفرادی ایسٹالوجی میں تبدیل ہو چُکی ہے

نئے عہد نامے کی اُس مستند ایسٹالوجی کے لیے، جو موت کے لمحے پر زور دینے کے وسیلہ، نئے عہد نامے کی قیامت کی زائد مرکزی تعلیم کو انجام دے چکی ہے۔ کیونکہ اگر جُدا ہوئے ایماندار اب " آسمان میں " مسیح کے ساتھ ہیں، تو قبر میں سے اُن کے زندہ ہونے کا ممکنہ طور پر کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ اور اگر بدکار مرُدوں کو پہلے ہی سے سزا دی جا چکی ہے، تو عدالت کے لیے آنے والی قیامت کیا مقام ہو گا؟ نئے عہد نامے کو اِن مسائل کا سامنا نہیں کرنا ہے۔ اِس کا اسلوب محض مستند تجربے کے طور پر جلالی زندگی کے لیے " جاگتے رہنے " کے ساتھ ہے، جس میں پُرانے اور نئے عہد نامے کے اوقات کے تمام ایماندار مرُدہ اُس آنے والے وقت کے ایک ہی لمحے میں حصہ لیں گے۔ نیا عہد نامہ در حقیقت دو قیامتوں کے بارے سکھاتا ہے۔ پہلی میں صرف مسیحی مردے شامل ہیں، جو مسیح کی واپسی پر رونما ہوتی ہے۔ دوسرے وہ " تمام باقی ماندہ " مردے شامل ہیں جو صدی کے اختتام پر ہونگے۔ (مکاشفہ 20 : 1 - 6، 1 کرنتھیوں 15 : 23)۔

افسوس کے ساتھ نیا عہد نامہ مکمل طور پر فرق ذہنی ترکیب کے ساتھ پڑھا گیا، اور اِسے پڑھا جا رہا ہے۔ اُن ناقابلِ اعتراض قیاس کے اثر سے کہ انسان بدن اور جُدا ہونے والی ضمیر روح کا مرکب ہے، اوسطاً پڑھنے والے نئے عہد نامے کی دستاویز کو ایک مشہور غیر بائبلی نظریہ کے طور پر کسی نئی چیز کے طور پر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مرُدہ موت کے وقت فوری طور پر جنت یا جہنم میں چلے جاتے ہیں۔ اب، حیرانگی کے طور پر، جیسے جے۔ اے۔ ٹی۔ روبنسن درست طور پر بیان کرتا ہے: " بائبل میں، جنت (آسمان) مرنے کا کوئی مقام یا منزل نہیں ہے " (اِن دی اینڈ گاڈ، صفحہ 105)۔ موت اور " آخری چیزوں " کی تعلیم کے منظر پر اصل مسیحیت کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے، نئے عہد نامے کے طالبِ علم رسولی مکتبہ فکر میں براہِ راست حصہ لینے کے قابل ہو جائیں گے، جو کہ نیا عہد نامہ ہمیں خود مسیح کے ذہن کے طور پر شناخت کرنا سکھاتا ہے۔ بے شک، یہ قیاس کرنا موزوں ہے کہ پولس کی تحریریں با اختیار مسیحی نظریہ کو پیش کرتی ہیں، کیونکہ مسیح کے اپنے بہت سے شاگرد پولس کے ہم عصر تھے اور وہ اُن کے ساتھ مشاورت کرنے کے اِس موضوع پر اپنی تعلیمات کی تصدیق کر سکتا تھا۔ نئے عہد نامے کے نقطہ نظر کو قائم کرتے ہوئے، پیروسیہ (دوسری آمد) پر قیامت کی تجدید کے لیے اِس پر زور دیا جائے گا

یہ ظاہری تناسب سب کچھ رکھے گا لیکن روایتی ایمان سے منسوخ کیا جائے گا۔

یہ جان روبنسن کی کتاب، اِن دی اینڈ گاڈ سے مزید حوالہ پیش کیا جائے گا، بہت پیشگی اِس عام بیان کی حمایت میں کہ موت اور" آخری چیزوں" کے مقام پر نئے عہد نامے کا نظارہ ہم عصر اعتقاد کے ساتھ مکمل طور پر عدم مطابقت رکھتا ہے۔ کسی طرح یہ حقیقت منبر تک نہ پہنچ پائی، محدود نشست تک ہی رہی(کم از کم چرچ آف انگلینڈ میں)، اگرچہ نئے عہد نامے کی الٰہیات پر لکھنے والوں نے صورتِ حال کو بہت واضح کیا:

مسیحی ایسکٹالوجی میں جدید انسان کی دلچسپی، اگر وہ اِس میں دلچسپی رکھتا ہے، اور موت کے لمحے اور حقیقت پر متفق ہے۔ وہ جاننا چاہتا ہے کہ آیا کہ وہ اِس سے بچ جائے گا، اور کس قسم میں، وہ جاننا چاہتا ہے کہ وہ" دوسری جانب سے" کس چیز کی اُمید رکھتا ہے، آسمان کس طرح کا ہو گا، آیا کہ وہاں جہنم جیسا کوئی مقام ہو گا، اور مزید اِس طرح۔ لیکن ایسا ذہن نشین کرنے کے ایک دھچکے کے طور پر آتا ہے کہ یہ نقطہ نظر کتنا پرایا ہے، جسے ہمیں نئے عہد نامے کی مکمل تصویر کے طور پر بخشا گیا ہے، جس پر قیاس کرنے کے طور پر مسیحیت کی بنیاد ہے(اِن دی اینڈ گاڈ، صفحہ 42)۔

پڑھنے والے شاید اِس بات پر متفق ہونگے کہ یہ اُس کے اپنے تجربے کا صاف بیان ہے۔ مجھے دادے کی موت کے بارے بتایا جانا یاد ہے۔ مجھے اُس وقت بارے قیاس کرنا اچھی طرح یاد ہے کہ میرا دادا یقیناً اب" آسمان پر ہے" ۔ تھوڑا سا جو میں جانتا تھا وہ یہ کہ مجھے اِس معاملے کے مشہور خیال کو قبول کرنا تھا، لیکن یقینی طور پر پہلی صدی کی مسیحی تعلیم کو نہیں۔

ڈاکٹر روبنسن کے الفاظ کا لب لباب یہ ہے کہ،" کس بنیاد پر مسیحیت کو قیاس کیا جاتا ہے،" اِس کا حد سے زیادہ تخمینہ نہیں لگایا جا سکتا، کیونکہ وہ ایک غیر معمولی حقیقت کا سُراغ دیتے ہیں کہ روایتی خیالات اور نئے عہد نامے کی تعلیم علیحدہ علیحدہ ستون ہیں اور ساری مسیحیت کے لیے بہت اساسی ہیں۔ تب، نئے عہد نامے کا کیا مقام ہے؟

کیونکہ نئے عہد نامے میں، وہ نقطہ جس کے چوگرد اُمید اور دلچسپی گردش کرتے ہیں یہ موت کی حالت بالکل نہیں ہے، بلکہ پاروسیہ، یا اپنی بادشاہی کے جلال میں مسیح کے ظاہر ہونے کا دن ہے۔۔۔ دلچسپی اور توقعات کا مرکز جاری رہا ، نئے عہد نامے کے وسیلہ، ابنِ آدم کے دن پر اور زمین پر اُس کی بادشاہی کی فتح توجہ مرکوز کی گئی۔ یہ تمام مقدسین کے ساتھ خداوند یسوع مسیح کا راج(دورِ حکومت) تھا جنہوں نے مسیحیوں کے خیالوں اور دعاوں کو مشغول رکھا، نہ کہ قبر کے پہلو سے بالاتر اُن کے اپنے منظر کو۔ یہ ایک سماجی اُمید تھی، اور یہ تاریخی تھی۔

لیکن دوسری صدی عیسوی کے آغاز پر، یہاں کششِ ثقل کا تغیر شروع ہوا جس کی راہنمائی زمانہ وسطیٰ کی طرف سے بہت مختلف طریقہ سے کی جاتی تھی۔

جہاں مسیحی فرسودہ سوچ میں جس لمحے اُس شخص کی موت ہو جاتی ہے مکمل طور پر خداوند کے عظیم دن اور آخری عدالت کے سپرد کر دی جاتی ہے، بعد ازاں نظریہ میں یہ ایک موت کی گھڑی ہے جو فیصلہ کن بنتی ہے(اِن دی اینڈ گاڈ، صفحات، 42، 43، تاکید کا اضافہ)

معنی خیز نقطہ یہ ہے کہ سوچ میں بنیادی تغیر اُس وقت رونما ہوا جب نئے عہد نامے کی دستاویز کی ریکارڈنگ کے ساتھ رسولی ایمان مکمل ہوا۔ اِس تغیر کی وجہ" ایک مشکل تعلیم تھی" جو اُن مفکرین کے ساتھ منسوب ہوئی جو روح کی فطرت کے بارے خیالات کے ساتھ ہیلینک(جیسے کہ یونانی) کے ساتھ متعارف ہوئی جو عبرانی، بائبلی نظریات کے اُلٹ تھی۔ یہ ادراک کرنا ایک ہم عصر طالبِ علم کے لیے ضروری تھا کہ وہ وراثتی ہے، غالباً بغیر کسی سوال کے، ایک غیر بائبلی ہیلینک نظریہ۔ اگر وہ مسیح اور سولوں پر اپنے ایمان کی بنیاد رکھتا، تو یہ ہلینک نظریہ یقیناً جا چُکا ہوتا۔

بلاشُبہ، یہاں تعلیمی نظریات کے تعارف کے خلاف نئے عہد نامے کے صفحات میں ایک متبرک خبرداری ہے جو بے سود بندگی کو انجام دیتی ہے، اگرچہ مسیح اور خداوند اِس بندگی کی چیز کے طور پر قائم ہیں:

" اور یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں"(متی 15 : 9)، "پس تُم نے اپنی روایت سے خدا کا کلام باطل کر دیا"(متی 15 : 6) یہ" بہت سے" ہیں جو مسیح کی واپسی کے دن احتجاج کریں گے کہ ہم نے مسیح کے نام پر تعلیم دی صرف یہ دریافت کرنے کے لیے کہ اُن کے کام کو کبھی مسیح کی طرف سے پہچان نہ ملی!" اُن دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اے خداوند! اے خدا! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے؟ اُس وقت میں اُن سے صاف کہہ دونگا کہ میری کبھی تُم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاو۔"(متی 7 : 22 - 23)۔ کوئی اِس پر حیران ہوتا ہے کہ اگر اِن بے سکون خبرداریوں کو سنجیدہ طور پر لیا گیا۔

ابدیت پر بائبل کا نظریہ

یہ مشہور خیال کہ نیک لوگ موت کے وقت فوراً آسمان پر چلے جائیں گے اور بیرے لوگ" دوسری جگہ پر" جسے ہیلنک تعلیم میں پایا گیا ہے

کہ اُس شخص کے پاس لافانی روح ہے، جو خاصیت کے اعتبار سے موت کے تابع نہیں ہو سکتی۔ بائبل کی اصطلاحات اور اقتباس اِس نقطے پر پیدائش سے لیکر مکاشفہ تک بہت مستحکم ہے۔ انسانی مخلوقات فطرت کے اعتبار سے لافانی نہیں ہیں۔
بلاشُبہ، اصطلاح" روح" (جان) کو" زندہ مخلوق" یا" شخص" کے مترادف کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ یہ کہنا درست ہو گا کہ انسان ایک روح (جان) ہے، یہ نہیں کہ اُس کے پاس روح ہے 1۔ جانداروں کو روحوں کے طور پر بیان کیا گیا یت م اور روح (جان) مُردہ ہو سکتی ہے (گنتی 6 :6، اصل عبرانی)۔ مندرجہ ذیل اقتباسات ہمارے موضوع کے تعارف کو واضح کریں گے یہ نقطہ بیان کرنے کے لیے کہ عبرانی سوچ کہ روح فانی ہے اور ابدیت صرف خدا کے قبضے میں ہے، اور یہ وراثتی طور پر انسان کے پاس نہیں ہے:

حزقی ایل 18: 4، 20: " جان جو گناہ کرتی ہے۔ یقیناً مرے گی۔"

رومیوں 2 :7" جو نیکوکاری میں ثابت قدم رہ کر جلال اور عزت اور بقا کے طالب ہوتے ہیں اُن کو ہمیشہ کی زندگی دے گا۔"

1 تیمتھیس 6 : 15، 16:" خداوندوں کا خدا، جو اکیلا ابد تک ہے۔"

2 تیمتھیس 1 : 10" یسوع جس نے خوشخبری کے وسیلہ ابدیت کو ظاہر کر دیا"

یہ ایسی تعلیم ہے، جیسے جے۔ اے۔ ٹی۔ روبنسن کہتا ہے،" الہیاتی طور پر خاص خاص باتیں لیکن حیران کر دینے کے طور پر نامانوس۔۔۔ کیونکہ یہ ابھی تک تقریباً کائناتی طور پر پرورش پایا گیا ایمان ہے کہ روح کی لافانیت مسیحی ایمان کا عقیدہ ہے، اِس حقیقت کے علاوہ کہ اِس کا انحصار الہیاتی قیاس آرائیوں پر ہے جو خدا اور انسانی کی بائبلی تعلیم کی عدم مطابقت کے ساتھ بنیادی ہیں" (اِن دی اینڈ گاڈ، صفحہ 91)۔ انسان کی فطرت کے نظریہ کے ساتھ یک رنگ ہوتے ہوئے، بائبل دونوں عہد ناموں میں مرُدہ ہونے کی حالت کو اِس طرح بیان کرتی ہے کہ ایک بچہ اِسے آسانی سے سمجھ سکتا ہے:

زبور 13 :3"میری آنکھیں روشن کر ایسا نہ ہو کہ مجھے نیند آجائے۔"

زبور 6 :5" کیونکہ موت کے بعد تیری یاد نہیں ہوتی۔"

زبور 146 : 4" اُس کا دم نکل جاتا ہے تو وہ مٹی میں مِل جاتا ہے۔ اُسی دن اُس کے منصوبے فنا ہو جاتے ہیں۔"
کیونکہ زندہ جانتے ہیں کہ وہ مریں گے پر مرُدے کچھ بھی نہیں جانتے۔"

بعد ازاں پُرانے عہد نامے کے خیال میں قیامت کی تعلیم واضح طور پر سامنے آتی ہے، لیکن یہ قیامت ہمیشہ مرُدوں کی ہے(زندوں کی نہیں!) اور یہ موت سے زندہ ہونے کی قیامت ہے، یہ ایک ایسٹالوجیکل واقعہ ہے، جو" آخر پر" رونما ہوتا ہے۔

دانی ایل12 :2" اور جو خاک میں سورہے ہیں اُن میں سے بہتیرے جاگ اُٹھیں گے، بعض حیاتِ ابدی کے لیے اور بعض رسوائی اور ذلتِ ابدی کے لیے۔"

نیا عہد نامہ، پُرانے عہد نامے میں اپنی جڑیں رکھتا ہے، اور یہ بڑی اُمید کے ساتھ ایک ہی اُمید پر حق جتاتے ہیں:

یوحنا5 : 28، 29:"کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں اُس کی آواز سُن کر نکلیں گے۔ جنھوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنھوں نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے واسطے۔"

1 کرنتھیوں15 : 22، 23:"مسیح میں سب زندہ کیے جائیں گے۔ لیکن ہر ایک اپنی اپنی باری سے۔ پہلا پھل مسیح۔ پھر مسیح کے آنے پر اُس کے لوگ۔"

اِس ظاہری تناسب کے ساتھ مکمل طور پر ہم آہنگی، ابراہام، داود، اور بلاشُبہ پُرانے عہد نامے کے تمام بہادروں کی موجودہ حالت بارے بیانات ہیں۔

عبرانیوں 11: 13، 14:"یہ سب (پُرانے عہد نامے کے ایمانی ہیروز) ایمان کی حالت میں مرے اور وعدہ کی ہوئی چیزیں نہ پائیں۔۔۔ یہ کہ وہ ہمارے بغیر کامل نہ ہونگے۔"

اعمال2 : 29، 34:"داود مؤا اور دفن بھی ہوا۔۔۔ کیونکہ وہ آسمان پر نہیں چڑھا۔(پطرس) اور اس آیت سے مختلف یہ بیان، عبرانیوں4 : 14:" پس جب ہمارا ایک ایسا بڑا سردار کاہن ہے جو آسمانوں سے گذر گیا، یعنی خدا کا بیٹا یسوع۔"

یہ الفاظ کے معنی کی کسی بھی فطرتی سمجھ کے اُلٹ ہیں کہ وہ آدمی جنہوں نے لکھا وہ ایمان رکھ سکتے تھے کہ ایمان کے وہ ہیروز(بہادر) " آسمان" پر اپنا اجر پانے کے لیے پہلے ہی سے جا چکے تھے۔ بلاشُبہ، خود مسیح نے کہا کہ" کوئی انسان آسمان پر نہیں چڑھ سکتا"(یوحنا3 :13)۔2 نئے عہد نامے کے مطابق صرف مسیح" اُن سوئے ہووں میں سے پہلوٹھا" بننے کے لیے مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے(1 کرنتھیوں15 :20)۔ نئے عہد نامے کا ٹھوس پیغام یہ ہے کہ مرُدے جو اب" سوئے ہوئے" ہیں ایک استعارہ جو جس کا فطرتی طور پر مطلب یہ ہے کہ وہ کچھ وقت کے لیے

بے پرواہی، اطمینان، گردشِ دوراں سے بے بہرہ ہیں، اُن عظیم لمحے کا انتظار کر رہے ہیں جس کی طرف پورا نیا عہد نامہ کھنچتا ہے، جب مرُدے زندہ ہوتے ہیں اور" یہ ایک پل میں۔ پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہو گا۔"(1 کرنتھیوں15 :52)۔

آنے والے وقت پر موت کی نیند سے " جاگنے " کے طور پر اقیامت کا نظریہ نئے عہد نامے کی تحریروں کے ساتھ انصاف کرتا ہے، اور یہ نظریہ دانی ایل12 : 2میں جی اُٹھنے کے شاندار حوالے میں پایا گیاہے، جہاں ہم خوشی یا غم کے لیے قیامت کی پیروی کرتے ہوئے سکون کی نیند کے طور پر زندگی کے بعد کی تفصیلات کو رکھتے ہیں۔(مقدس پولس کی الہیات، ڈی۔ ای۔ ایچ۔ وسلے، صفحہ 266)۔ ہیلنک خیال کہ موت کے وقت روح جسم سے جُدا ہو جاتی ہے یہ پُرانے اور نئے عہد نامے کی سکیم کی بالکل سیدھی تردید ہے، اور مسیحی سوچ میں اِس کا تعارف ابتری کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ ہم کس قسم کی سکیم کی سمجھ کو بنا سکتے ہیں جو موت کے وقت ہر مسیحی کو مرنے کے وقت آسمان میں مقام دے(اگرچہ داود" آسمان پر اُٹھایا نہیں گیا تھا)، بلکہ اُسے محض قبر میں سے اُٹھایا گیا تھا، اُس کے تمام ساتھیوں کے ساتھ عبرانی اور ہیلنک موافقت کی کوشش کے لیے نظام(اصول) صرف جسم کے جی اُٹھنے کے خیال کی طرف راہنمائی کر چکے ہیں، اِس مفہوم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ روح پہلے ہی سے" زندہ" ہے۔ لیکن ایسی زبان سراسر بائبل کے منافی ہے۔ کلام کہیں بھی جسم یا بدن کی قیامت کے بارے بات نہیں کرتے۔ یہ محض مرُدوں کی جی اُٹھنے کے بارے بات کرتے ہیں۔ خاص طور پر ایسا کہا گیا ہے، جیسا دکھایا گیا تھا، یہ کہ خود داود، اپنی ساری شخصیت میں، آسمان پر نہیں تھا، اور یہ کہ وہ مردہ تھا، نا صرف اُن کے بدن، قیامت کا انتظار کرتے ہوئے قبر میں سو رہے ہیں(سی ایف۔ انگریزی لفظ" قبرستان" یویانی میں کیمیٹرون،" سونے کی جگہ") ۔ یہ مردہ لوگوں کی قیامت ہے جس کی نیا عہد نامہ منادی کراتا ہے نہ کہ مرُدہ جسموں کی قیامت کی" زیادہ تر توڑ پھوڑ اور تکرار جس نے کلیسیا کو دق کیا، وہ ڈین آف یارک مشاہدہ ہے، مسیحی کمیونٹی کے حصوں اور عقائد کی ضدوں کے ذریعہ یہ صورتِ حال پیدا ہوئی ہے جس میں ایسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

جو نئے عہد نامے میں نہیں پائے جاتے" (کرسچن ورڈز میں سے حوالہ منجانب نیگل ٹرنر، صفحہ 8)۔

وفادار مرُدوں کی آنے والی قیامت کی نئے عہد نامے کی توقع کی بھرپور تفصیل، اور پیروسیا تک وفاداری کا تغیر 1 تھسلینکیوں 4 : 13 -18 میں قلمبند کیا گیا ہے"

"اے بھائیو! ہم نہیں چاہتے کہ جو سوتے ہیں اُنکی بابت تُم ناواقف رہو تاکہ اوروں کی مانند جو نااُمید ہیں غم نہ کرو۔ کیونکہ جب ہمیں یہ یقین ہے کہ یسوع مرگیا اور جی اُٹھا تو اُسی طرح خدا اُنکو بھی جو سوگئے ہیں یسوع کے وسیلہ سے اُسی کے ساتھ لے آئے گا۔ چنانچہ ہم تُم سے خداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے اانے تک باقی رہیں گے سوئے ہوؤں سے ہرگز آگے نہ بڑھیں گے۔ کیونکہ خداوند خود آسمان سے للکار اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اُٹھیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہونگے اُنکے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائیں گے تاکہ ہوا میں کداوند کا استقبال کریں اور اِس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔ پس تُم اِن باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو۔" (این ای بی)۔

اِس اقتباس سے یہ واضح ہے کہ پولس یہ خواہش رکھتا ہے کہ تھسلینکیوں اِس بات کو سمجھیں کہ وہ جو پہلے ہی سے مرچکے ہیں وہ اُن کے مقابلہ میں جو زندہ ہیں وہ اس غیر مفید ہونے کو نہ رکھیں گے جب تک کہ قیامت نہیں آجاتی۔ لیکن قیاس کرنے کے لیے یہ مشاہدہ بہت مشکل خیال ہے جس پر پولس کا ایمان تھا کہ مرُدہ پہلے ہی سے مسیح میں" روحانی مسرت" میں تھے۔ بلاشُبہ، 1 کرنتھیوں 15 میں، وہ زور دیتا ہے کہ جب تک یہاں آنے والی قیامت رونما نہیں ہو جاتی اُن کے لیے جو مسیحیوں کے طور پر مرے جب تک وہ ہلاک نہیں ہو جاتے۔ یہ سادہ طرح جھوٹ ہے اگر حقیقت میں مردہ لافانیت یا ضمیر کو فوری طور پر حاصل کرتے ہیں، اُس قیامت سے الگ ہو کے۔ پولس کا نظریہ ہے کہ آخر پر قیامت ہی لافانی ہونے کو عنایت کر سکتی ہے۔

ذہن میں ایسی سوچ بچار کو رکھتے ہوئے ہم انسانی کی فطرت کی پُرانے عہد نامے کی تعریف کی قریبی جانچ کے عمل کو رکھتے ہیں، اور خاص طور پر پُرانے عہد نامے میں الفاظ" جان" اور" روح" کے استعمال کو۔ یہ یقین دلائے گا کہ ہم بعد ازاں اُن اصطلاحات کے لیے نئے عہد نامے کی تعریفوں عبرانی سوچ کے ساتھ رکھیں گے، اور نہ کہ اُن یونانی پلاٹانک نظام کی لاگو کردہ تعریفوں کو۔

باب نمبر2

انسان کی بائبل کے اعتبار سے تعلیم

انسان کی بائبلی تعلیم کی جانچ کے لیے مطالعہ کرنے والے کو مدعو کرنے کے لیے، یہ بہت اہم ہے کہ ہم اِس پر زور دیں کہ یہ نظریہ کتنا عمیق ہے کہ انسان کی بنیادی شخصیت "روح" یا "جان" میں سکونت کرتی ہے، جو عارضی طور پر جسمانی بدن کو مسکن بناتی ہے۔ موت کو کسی دوسرے مقام پر روح کی باضمیر تبدیلی کے طور پر دیکھا جائے گا۔ ایک مثالی والدین، اِس بارے اُس نوجوان کے سوالوں کا جواب دینے میں راہنما ہونگے کہ "کیا ہوتا ہے جب آپ مرتے ہیں" یہ "حرکت کرنے والے گھر" سے ایک نئی جگہ کو بیان کرے گا، یا، اِس بدن کی مزاحمت کے بہاو کو بیان کرے گا تاکہ اصل شخص بچ سکے، قبرستان کو کپڑے رکھنے والے کمرے کے طور پر دکھایا جائے گا جس میں ہمارے عارضی کپڑے برطرف کیے جاتے ہیں۔

"آپ کے ساتھ کیا رونما ہوتا ہے جب آپ مرتے ہیں؟" بچوں سے پوچھے جانے والے سوالوں میں، جرمی ہوگس کی جانب سے چھ سالہ بچے سے پوچھیے، جو چرچ آف انگلینڈ کے پادریوں میں سے ایک کی بیوی ہے۔ والدین کو جواب دینے کے لیے مشاورت کی جاتی ہے، "جب ہم مرتے ہیں، ہم اپنے جسموں کو پیچھے چھوڑتے ہیں کیونکہ اب وہ ہمارے استعمال میں نہیں رہتے۔ اور ہم اُسے حاصل کرتے ہیں جو درحقیقت آپ کے لیے اور میرے لیے، ہم سب کے لیے حقیقی ہے ---ہماری اصلیت آسمان پر چلی جاتی ہے" (صفحہ 47)۔ یہ دکھانے کے لیے کوئی کوشش نہیں کی جاتی کہ یہ ممکنہ طور پر کیسے ہو سکتا تھا جو یسوع اور رسولوں نے سکھایا۔

افلاطونی روک تھام

اب جبکہ یہ سچ ہے کہ ایسی زبان نئے عہد نامے میں ایک واحد اقتباس کے لیے کسی نسبت کو پیدا کرتی ہے (2 کرنتھیوں 5 : 1 -8)، یہ افلاطونی فلسفہ کی زبان کے لیے بہت زیادہ مشابہت کو پیدا کرتی ہے۔

یہ در حقیقت انسان کی تعریف سے شروع ہوتی ہے جو بائبل کے مصنفین کے سکوپ سے باہر خاموش رہتی ہے۔ ہمارا" بدن اور روح کو رکھنے" کے بارے جُملہ بدن اور روح کی علیحدگی کے طور پر موت کے مسیحی بااختیار نظریہ کو منعکس کرنے کے لیے لیا گیا ہے۔ لیکن ایسی سوچ کا ذریعہ کونسا ہے؟ کلام کی پرکھ ہمیں دکھائے گی کہ بائبل کے مصنفین بدن کو چھوڑنے کے بعد روح یا جان کے باخبر ضمیر کے وجود کے علیحدہ ہونے کے بارے کچھ نہیں جانتے تھے۔ مشہور منادی میں، الفاظ" جان" اور" روح" کو اکثر انسان کے اُس حصے کی طرف حوالہ پیش کرنے کے لیے تبادلہ کے طور پر استعمال کیا جائے گا جسے موت سے بچنے کے لیے قیاس کیا گیا ہے اُس شخص کو ساتھ ساتھ رکھتے ہوئے جو مکمل ہوشمندی کو رکھتا ہے، اگرچہ وہ بدن کے بغیر ہے۔ لیکن موت کی بات کرتے ہوئے نیا عہد نامہ روح اور جان میں الجھن پیدا نہیں کرتا۔ نہ ہی یہ کبھی صلاح دیتا ہے کہ انسان اپنے بدن سے جُدا ہو کے باخبر ضمیر کو قائم رکھ سکتا ہے۔ اصطلاحات" جان" اور" روح" نئے عہد نامے میں قائم رہتی ہیں، عام طور پر بات کرتے ہوئے، اِس کے معنی پُرانے عہد نامے کی طرف سے اُنہیں عطا کیے گئے تھے (اگرچہ نئے عہد نامے میں" روح" روح القدس کی جانب سے بلند مرتبہ زندگی کے ساتھ منسلک ہے)۔

جان کے بارے افلاطونی نظریہ جیسے کہ ایک حقیقی شخص موت سے بچ رہا ہے وہ انسان کے خالص طور پر مسیحی نظریہ کی کسی بھی سمجھ کے لیے ایک ثابت قدم نظریہ کو پیدا کرتا ہے۔ مزید براں، یونانی تصور سنجیدگی کے ساتھ دونوں یسوع اور تمام ایمانداروں کی قیامت کی مرکزی بائبلی تعلیم کے ساتھ مداخلت کرتا ہے۔ یہ حقیقت لگاتار، الہیات کے مصنفین کی جانب سے واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ اگرچہ، اُن کا احتجاج توجہ نہ دیے جانے کے طور پر دکھائی دیتا ہے۔ انسان کے بارے ہمارے روایتی سوچ کے انداز کے ساتھ جُڑے رہنا، خاص طور پر موت کے تعلق میں، یہ کھلے ذہن کے ساتھ ہمیں اِس تک پہنچنے کے قابل نہیں بناتا۔ اِس کے باوجود، یسوع اور شاگردوں کی جانب سے بانٹے گئے نقطہ نظر تک پہنچنے کے لیے ہمیں موثر طور پر تصور پیش از وقوع کو ایک طرف رکھنا چاہیے جسے پہلے نئے عہد نامے کے یونانی اثر کے وسیلہ ذہن نشین کیا گیا تھا، اور جس پر نئے انداز سے انسانی کی بائبلی تعلیم پر غور کیا گیا تھا۔

سوئس ماہر الہیات، آسکر کالمن کا امتیاز، جان (روح) کی افانیت کے یونانی ایمان کے لیے مسیحیت کے اِس کے ساتھ منسوب ہونے کی بڑی غلطی" کی طرف حوالہ پیش کرتا ہے۔ (قیامت یا ابدیت، صفحہ 6)۔

وہ وسیع پیمانے پر قبول کیے جانے والے نظریہ کے طور پر روح کی ابدیت کے بارے بات کرتا ہے لیکن، "مسیحیت کی سب سے بڑی غلط فہمیوں میں سے ایک" ہے۔ یہاں وہ کہتا ہے، " کہ اِس حقیقت کو پوشیدہ رکھنے کا کوئی نقطہ موجود نہیں ہے، یا مسیحی ایمان میں دوبارہ کی جانے والی مداخلت کے ساتھ اِس پر پردہ پوشی کا نقطہ موجود نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جس پر صاف صاف طور پر بات چیت کی جانی چاہیے"(ابد، صفحہ 15)۔ اِن مشاہدات کے ساتھ ہم دل سے متفق ہیں۔ امریکی ماہرِ الہیات جی۔ ای۔ لیڈ بیان کرتا ہے کہ لافانیت کے لیے بائبل کی اُمید کو سمجھنے کے لیے ہمیں سب سے پہلے انسان کی بائبلی نظریہ کو سمجھنا ہے۔ وہ کہتا ہے، یہ تصور، انسان کے یونانی تصور کے ساتھ متفرق طور پر قائم رہتا ہے۔ انسان کے بارے بااثر یونانی تصورات میں سے ایک افلاطونی نظریہ کا مقابلہ کرتا ہے اور یہ اکثر مسیحی الہیات پر مضبوط اکثر رکھتا تھا۔ یہ کہ انسان بدن اور روح کا مجموعہ ہے۔ روح غیر فانی ہے اور ' نجات" کا مطلب دُنیا کے مظہر قدرت کے بوجھ سے بچنے کے لیے موت کے وقت روح کا نکل جانا یا اُڑ جانا ہے اور ابدی حقیقت کی دُنیا میں بھرپوری کو پانا ہے۔" موت کے اِس نوکیلے نظریہ کے مقابلہ میں، ڈاکٹر، لیڈ نشاندہی کرتا ہے کہ جسم۔۔۔ نہ تو انسان کی جان اور نہ ہی روح کو انسان کے غیر فانی حصے کے طور پر دیکھا گیا ہے جو موت سے بچتا ہے۔ بائبل کا لفظ روح عملی طور پر شخصی اسم ضمیر کے مترادف ہے۔ *موت کے بعد یہاں غیر فانی روح کے وجود کا تصور نہیں ہے*" (میں یسوع کے جی اُٹھنے پر ایمان رکھتا ہوں، صفحہ 45، میری تاکید)۔

مسیحی ایمان پر یونانی فلسفہ کے دیرپا اثرات کو جی۔ اے۔ ایف۔ نائٹ کی جانب سے اپنی کتاب شریعت اور فضل میں بیان کیا گیا ہے(صفحات، 79، 19)۔

آج بہت سے لوگ، یہاں تک کہ ایمان رکھنے والے لوگ، اپنے ایمان کی بنیاد کی سمجھ سے بہت دور ہیں۔۔۔ وہ سراسر غیر تحریری طور پر دُنیا کی سمجھ کے لیے جس میں وہ رہتے ہیں خدا کے کلام پر انحصار کرنے کی بجائے یونانیوں کے فلسفے پر ایمان رکھتے ہیں! اِس کا نمونہ روح کی لافانیت میں مسیحیوں کے مابین غالب ایمان میں پایا جاتا ہے۔ بہت سے ایماندار اِس دُنیا کو حقیر جانتے ہیں، وہ دُنیا میں کسی بھی مطلب سے نفرت کرتے ہیں جہاں دُکھ اور دباو کا بول بالا دکھائی دے۔ اور پھر وہ بدن کے بوجھ سے چھٹکارہ پانے کے لیے اپنی روحوں کے لیے سکون کی تلاش کرتے ہیں اور اِس طرح وہ" روح کی دُنیا میں داخلے" کی اُمید کرتے ہیں جیسے وہ اِسے، ایسی جگہ کہتے ہیں جہاں اُن کی روحیں بابرکت ہونے کا پائیں گیں جسے وہ بدن میں سے دریافت نہیں کر سکتیں۔۔۔

پُرانا عہد نامہ، جو کہ بلاشبہ ابتدائی کلیسیا کا کلام تھا، وہ" روح" کے جدید نظریہ (یا قدیم یونانی) کے لیے بالکل کوئی لفظ نہیں رکھتا۔ ہمارے پاس مقدس پولس رسول کے یونانی لفظ سائیکی میں اِس جدید لفظ کو پڑھنے کا حق نہیں ہے، کیونکہ اِس کے وسیلہ اُسے یہ بیان نہیں کرنا تھا جو افلاطون کی اِس لفظ سے مُراد تھی، وہ اُسے بیان کر رہا تھا جو یسعیاہ اور جو یسوع کی اِس سے مُراد تھی۔۔۔ یہاں ایک یقینی چیز ہے جسے ہم اِس نقطہ پر کہہ سکتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ، روح کی لافانیت کی مشہور تعلیم کو بائبل کی تعلیم میں منظر کشی نہیں کیا جا سکتا (میری تاکید)۔

یہ ایک حیران کر دینے والی حقیقت کے طور پر قائم رہتی ہے کہ تسلی کے پیغام کو لگاتار جنازے کی عبادت پر سُنا جاتا ہے، جس میں جس میں" جُدا ہوئے لوگوں کی روحوں" کو" پہلے ہی سے آسمان" پر ہونے کے لیے کہا جاتا ہے، جو یونانی کے مرکزی فلسفہ کی تصدیق ہے جسے سچائی کے ساتھ بالکل بھی مسیحی نہیں کہا جا سکتا۔

"روح" کا بائبلی تصور

اب ہم" روح" کے بائبلی تصور کی پرکھ میں آگے بڑھتے ہیں۔ یہ اِس اصطلاح کے لیے ہماری سمجھ ہے جو کہ موت کے وقت انسان کی حالت پر ہماری سمجھ کی صورتِ حال ہو گی۔

بائبل کی علم انسان کی بنیاد پیدائش 2 :7 میں لکھی گئی ہے: " اور خداوند خدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو انسان جیتی جان ہوا۔" انسان کی تخلیق کو دو مراحل میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک منظم بدن، جو ابھی تک زندگی کے بغیر ہے، اِس کے باوجود، " انسان" ہے۔ انسان کو زمین کی مٹی سے خلق کیا گیا۔ ہم اِس پر زور دیتے ہیں اگرچہ یہ حرکت کے بغیر ہے، بغیر انسان ہونے کے مخلوق، پہلا آدم، جیسے پولس اِسے رکھتا ہے، زمین پر سے، مٹی سے پیدا کیا گیا (1 کرنتھیوں 15 :47)۔ جب زندگی کی سانس اُس کے نتھنوں میں ڈالی گئی، تو انسان جیتی جان بن گیا (فیفش) ہم یہاں بنیادی طور پر اہم عبرانی لفظ نیفش" روح" (جان) کو پاتے ہیں، جس سے انسان کا ذکر کیا گیا ہے، ایک" جیتی جان کے طور پر" ۔ لیکن ہمیں ایک بار اِس پر غور کرنا ہے کہ پیدائش 1 : 20، 21، 24، 30 میں نیفش کا پہلے ہی سے جانداروں کے لیے حوالہ دیا گیا ہے۔ ہمارے انگریزی کے ورژن کے ترجمہ کرنے والے اِس حقیقت کو پوشیدہ رکھتے ہوئے اِسے ہمیں بدسلوکی کے طور پر حوالہ کر چکے ہیں۔ وہ ظاہری طور پر اِس نظریہ کے لیے بہت جکڑے ہوئے تھے کہ لفظ " روح" (جان) کا مطلب غیر فانی روح ہے، صرف اکیلے انسان کی ملکیت ہے، جسے وہ نہ چاہتے ہوئے آشکارہ کرنا نہیں چاہتے تھے کہ" روح" انسان اور جانداروں کی عام مروجہ منسوبیت ہے۔

پیدائش 1 :20 میں، ہم پاتے ہیں کہ، آسمان میں اُڑنے والے جاندار بھی زندہ مخلوق ہیں" (نیفش)۔ 21 آیت میں، "ہر زندہ جان (نیفش) جو حرکت کرتی ہے، 24 آیت میں،" زمین جانداروں کو اُن کی جنس کے موافق پیدا کرے "اور 30 آیت میں،" اور مین کے کل جانوروں کے لیے اور ہوا کے کل پرندوں کے لیے اُن سب کے لیے جو زمین پر رینگنے والے ہیں جن میں زندگی کا دم (نیفش) ہے۔"

فیصلہ کن نقطہ

فیصلہ کن نقطہ جسے ہم یہاں قائم کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ نہ تو انسان اور نہ ہی جاندار ایسی زندگی رکھنے والی مخلوقات ہیں جن کا انحصار بدن اور روح پر ہو جسے وجود رکھنے سے الگ اور جاری رکھا جاسکتا ہو۔ دونوں انسان اور جاندار روحیں ہیں، یہ کہ، زندگی کی الٰہی سانس کی آمیزش سے نقل و حمل رکھنے والی جاخبر مخلوقات ہیں۔ زندہ روحوں کے طور پر اُنہیں" روحیں رکھنے" کے طور پر بھی بیان کیا جاسکتا ہے بالکل جیسے کہ انگریزی میں ہم دونوں انسان اور جاندار کو باخبر مخلوقات کے طور پر بیان کرسکتے ہیں یا باخبر وجود رکھنے والے کے طور پر۔ پُرانے عہد نامے کے 23 اقتباسات اور نئے عہد نامے کے ایک اقتباس (مکاشفہ 16 :3) میں، عبرانی لفظ نیفش، روح یا اِس کے مترادف یونانی پسیچے، کو جانداروں کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ ہر معاملے میں" روح" (جان) حرکت، زندگی کے نظریہ کے ساتھ نزدیکی قرابت رکھتا ہے۔ تاہم احبار 17 :11 میں،" کیونکہ جسم کی جان خون میں ہے،" لغوی طور پر،" جسم کی جان خون میں ہے۔"

معنی خیز حقیقت جو" روح"(جان) کے عبرانی تصور اِس پرکھ سے عیاں ہوتی ہے وہ یہ لافانیت ایک لمحے کے لیے اِس ساتھ کبھی منسلک نہیں ہوتی ہے۔ انسان کی تخلیق خدا کی صورت پر ہے جو اُسے ذہانت اور اخلاقی سمجھ بوجھ کی وجہ سے بُلند مرتبہ رکھتی ہے، لیکن جو وہ جاندار بادشاہت کے ساتھ بانٹتا ہے وہ اُسے ایسی ہی موت کے لیے جُھکا دیتا ہے، کیونکہ" انسان اُن حیوانوں کی مانند ہے جو ہلاکت ہوتے ہیں"(زبور 49 : 12)، انسان کو حیوان پر کچھ فوقیت نہیں: جس طرح یہ مرتا ہے اُسی طرح وہ مرتا ہے۔ سب کے سب خاک ہیں اور سب کے سب پھر خاک میں جاملتے ہیں"(واعظ 3 : 19- 20)۔ واعظ کا مصنف آدم کے لیے خدا کے الفاظ کی گونج پیدا کرتا ہے: " تُو خاک ہے اور خاک ہی میں پھر لوٹ جائے گا۔" اِسی لیے، ہمیں حیران نہیں ہونا چاہیے یہ تلاش کرنے کے لیے کہ عبرانیوں فطرتی طور پر مردہ روح کے بارے بات کرتی ہے۔

"جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرے گی" (حزقی ایل 18 :4، 20)۔ "یہاں جانیں ہیں جو انسان کے مُردہ جسم (نیفش) سے بے حرمت ہوتی ہیں" (احبار 21 : 11)۔ ہم یہاں روح (جان) (نیفش) کی بہت مفید تعریف پر پہنچ چکے ہیں، کوئی ایک جو باحفاظت اِنہیں پیدائش سے لیکر مکاشفہ تک میں بہت سارے معاملات میں لاگو کر سکتا ہے۔ کیونکہ نیفش اور اِس کے مساوی یونانی پیساچے جب انسان کے لیے لاگو کیا جاتا ہے تو اِسے آسانی کے ساتھ " شخص" کے طور پر ترجمہ کیا جاتا ہے۔ بائبلی " روح" بنیادی طور پر انفرادی ہے، خواہ یہ زندہ شخص کی (جان) ہے یا مردہ شخص کی (جان) ہے۔ بائبل کی زبانوں کی اِس مرکزی حقیقت کی تصدیق کے لیے ہم منفرد برٹش مفکر نیگل ٹرنر سے درخواست کرتے ہیں، جو کرسچن ورڈز ((ٹی اینڈ ٹی کلارک) کا لکھاری ہے۔ وہ نئے عہد نامے کے مساوی عبرانی نیفش کے ساتھ برتاو کرتا ہے:

ہمیں یہ تسلیم کرنا ہے کہ بائبلی یونانی پیساچے کا مطلب " جسمانی زندگی" ہے۔۔۔ اِس کے ساتھ یہ تصور۔۔۔ یہاں بائبلی یونانی کا مطلب " شخصیت" ہے۔۔۔ انسان کی زندگی، اُس کی مرضی، اُس کے جذبات اور اِن سب سے بڑھ کر انسان کی " خودی"۔ اگر انسان اپنی (جان) پیساچے کو کھونے کے لیے ساری دُنیا کو حاصل کرے، تو یہ اُس کے اپنے آپ کے کھو جانے کی نمائندگی کرتا ہے، نہ کہ اُس کے کسی حصے کی۔ جب یہاں کلیسیا میں تقریباً 3000 پیساچے (روحوں) کو شامل کیا گیا تھا (اعمال 2 :41) سب آدمیوں کو شامل کیا گیا تھا۔ ہر پیساچے پر آنے والا خوف ہر شخص پر تھا (اعمال 2 :43) ہر پیساچے کو اِس حالت کے نیچے ہونا تھا (رومیوں 13 :1) اور پورے نئے عہد نامہ میں (اعمال 3 :23، رومیوں 2 :9،16: 3، 1 کرنتھیوں 15 :45، 1 پطرس 3 : 20، 2 پطرس 2: 14، مکاشفہ 16 : 3)۔

ہم اِن اقتباسات میں مکاشفہ 20 :4 کا اضافہ کر سکتے ہیں جو اُن کی " جانوں" کی بات کرتا ہے جنہیں قتل کر دیا گیا تھا۔ اِس اقتباس میں " جانوں" کا مطلب " نکلی ہوئی جانیں" نہیں ہے، جیسے اکثر اِسے غلط طور پر پڑھا جاتا ہے، بلکہ، وہ اشخاص جن کے سر قلم کیے گئے تھے۔ مکاشفہ 20 :4 میں، اُنہیں ہزار سالہ دورِ حکومت میں مسیح کے ساتھ خدمت کے لیے زندہ کیے جانے کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ " پیساچے (روح) جو کہ بائبلی یونانی میں یہ ہے اُس کی طرف اشارہ کرتی ہے جو کہ نمایاں صفات کے طور پر انسان ہے، خودی ہے، یہ ایک شخصیت ہے، جسے ہم انا کہتے ہیں۔۔۔ زور ساری خودی پر ہے۔۔۔ مریم کی پیساچے مریم کی انسانی شخصیت تھی۔۔۔ یسوع مجھ سے چاہتا ہے کہ میں اُس پر اپنی ساری شخصیت، انا، اپنے لیے اُس پر تکیہ کروں (متی 11 :29)۔ یسوع نے اپنی جان بھیڑوں کے لیے دے دی" (کرسچن ورڈز، صفحات 418 –420)۔ ہمیں یہاں پُرانے عہد نامے کی نبوت کو یاد دلایا جاتا ہے کہ اُسے اپنی جان (پیساچے) اپنے آپ کو، موت پر انڈیلنا تھا۔

نیگل ٹرنر قرونِ وسطیٰ اور جدید زمانہ کی اصطلاح" جان" کے غلط استعمال کے بارے اُن لوگوں کو خبر دار کرتا ہے جو ہمارے ساتھ فرق استعداد رکھتے ہیں۔وہ نشاندہی کرتا ہے کہ یہ نئی تعریف مظاہر پرست گریس کے لیے اپنی ابتدا کی مقروض ہے اور نہ کہ پُرانے عہد نامے کے لیے۔ڈاکٹر ٹرنر ایسا کہتا تھا: " جان اکثر مسیحیوں سے حامل میں پائی جاتی ہے اگر اِسے جسم میں قید کیا گیا تھا، جیسے افلاطون نے اِس کا قیاس کیا تھا، اور مسیحیوں کی طرف سے ایسا کہا گیا کہ موت کے وقت خدا کی طرف جانا بالکل اُسی طرح ہے جیسے یسوع نے اپنی فینوما(روح) کو چھوڑا جب وہ مرا" (کرسچن ورڈز، صفحہ 421)۔ڈاکٹر ٹرنر نارمان سینتھ کا حوالہ دیتے ہوئے نتیجہ اخذ کرتا ہے(تشریح 1،1974، صفحہ 324): " بائبل میں کسی جگہ غیر فانی جان کی اصلاح نہیں ہے جو موت سے بچتی ہے۔ "

قبل از وقت نتائج کے ساتھ کلام تک پہنچنے کے لیے کہ اصطلاح" جان" کو انسان کے ایک غیر فانی حصے کے طور پر افلاطون کے ساتھ سمجھنا ہے جو موت کے وقت اپنے مادی گھر کو گراتا ہے وہ بنیادی پریشانی کو پیدا کرتا ہے۔اِسے وسیع پیمانے پر جانا نہیں گیا ہے کہ جسے مختلف مفکرین نے" جان" کے معنی کے بارے غیر مجاز قیاس آرائیوں کے خلاف لگاتار احتجاج کیا ہو جو اِس اصطلاح کے لیے بائبلی مسیحی تعریف کی نا سمجھی کو بنانا جاری رکھتی ہے۔اب اِس موضوع پر وسیع مواد ایڈون فارم کی جانب سے دو والیمز میں مطابقت رکھا ہے، ہمارے آباؤ اجداد کا مشروط ایمان(نظر ثانی اور پیغام رسانی، واشنگٹن ڈی۔سی)، ہم فرانز ڈیلیچ کے مشاہدات کا حوالہ دیتے ہیں(1830 –1890) ایک راہنما عبرانی:" یہاں بائبل میں وہ سب کچھ نہیں ہے جو فطرتی غیر فانیت کے مفہوم کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔بائبل کے نقطہ نظر سے جان(روح) کو موت کے لیے رکھا جا سکتا ہے، یہ فانی ہے۔" ایک ممتاز امریکی اسقف ڈاکٹر۔جے ڈی۔میک کونل، نے لکھا،"

ابتدائی مسیحیوں کے لیے، اُن کے لیے جنہیں نئے مذہن کے لیے یونانیوں سے لایا گیا تھا پس افلاطونی نظریہ کے ساتھ جان(روح) لازوال تھے، اور یونانی اثر نے ابتدائی کلیسیا میں زور پکڑا۔روح کی فطرتی غیر فانیت کی افلاطونی تعلیم کو قبول کیا گیا۔اِس نظریے کا ابتدا ہی مسیحیت کے وجود سے بچنے کے طور پر مقابلہ کیا گیا"(غیر فانیت کا انکشاف، 1901)۔

حال ہی میں شرعی گوڈج مسیحیت میں یونانی کے نظریہ کو اِس شرمناک بیان کو دیا کہ جب یونانی اور رومی ذہن چرچ کو مغلوب کرنے کے لیے آئے یہاں ایک "آفت آئی جس سے چرچ کبھی اِس سے نجات حاصل نہ کر سکا، خواہ یہ تعلیم تھی یا عمل" (" یہودیوں کا ٹلاوہ،" یہودیت اور مسیحیت پر متجمع مضامین، شئیر اینڈ سنز، 1939)۔

بائبل میں " روح"

اب ہم پیدائش 2 :7 میں، بائبل کی اصطلاح" روح" پر پہنچ چکے ہیں، ہم سیکھتے ہیں کہ انسان میں زندگی کی سانس کا پھونکا جانا مٹی سے بنائے گئے کا نتیجہ زندہ شخصیت میں تشکیل دینا تھا، ایک حرکت کرنے والی مخلوق۔ یہ واضح ہے کہ زندگی کی سانس اِس بقائے حیات کو عنایت کی جاتی ہے جو ایک زندہ شخص کو یا روح کو ایک مُردہ شخص یا جان کے مخالف بناتی ہے۔ زندگی کی سانسن (روحا۔ روح) انسان اور جاندار کی مشترکہ ملکیت ہے، جیسا کہ ہم پیدائش 7 : 14 میں سے سیکھتے ہیں جہاں،" ہر قسم کا جانور اور ہر قسم کا چوپایہ اور ہر قسم کی چڑیا یہ سب کشتی میں داخل ہوئے، اور جو زندگی کا دم رکھتے ہیں اُن میں سے دو دو کشتی میں نوح کے پاس آئے۔"

لفظ" دم" یہاں اہم عبرانی لفظ روحا کی نمائندگی کرتا ہے۔ اِسی باب کی 22 آیت میں، طوفان میں زندگی کی تباہی کو اِس بیان میں اختصار کیا گیا ہے کہ" خشکی کے سب رینگنے والے جاندار جنکے نتھنوں میں زندگی کا دم تھا مر گئے۔" انسان اور حیوان کی مشترکہ قسمت کو واعظ 3: 19 میں بیان کیا گیا ہے:" کیونکہ جو کچھ بنی آدم پر گزرتا ہے وہی حیوان پر گذرتا ہے۔ ایک ہی حادثہ دونوں پر گذرتا ہے جس طرح یہ مرتا ہے اُسی طرح وہ مرتا ہے۔ ہاں سب میں ایک ہی سانس ہے اور انسان کو حیوان پر کچھ فوقیت نہیں کیونکہ سب بطلان ہے۔ سب کے سب ایک ہی جگہ جاتے ہیں، سب کے سب خاک سے ہیں اور سب کے سب پھر خاک سے جا ملتے ہیں۔" موت پر، وہی مصنف کہتا ہے، انسان اور جانور کی روح(روحا) خدا کی طرف واپس پلٹتی ہے جس نے اُسے یہ دی(واعظ 3 : 20، 12 :7)۔ زبور نویس اِسی نظریہ کو بانٹتا ہے۔ تخلیق کردہ مخلوقات عام مروجہ طور پر یکساں اختتام پر پہنچتی ہیں، کیونکہ " کیونکہ خدا اُن کی سانس(روحا) لے لیتا ہے، وہ مرتے ہیں اور واپس خاک میں لوٹ جاتے ہیں" (زبور 104: 29)۔ انسان کی بے ثباتی کا جوہر بائبل کے مصنفین کے لیے اِس حقیقت کے ساتھ جُڑتا ہے کہ

موت کے وقت اُس کی سانس (روحا) اُس کے پاس سے چلی جاتی ہے، وہ زمین کی طرف واپس لوٹ جاتا ہے، اور "اُسی دن اُس کے خیالات فنا ہو جاتے ہیں" (زبور146 :4)، کیونکہ اگر خداوند" اپنے آپ کو انسان کی جان اور دم کے لیے اکٹھا کرتا ہے، تو ساری انسانیت اکٹھی فنا ہوتی ہے، اور انسان دوبارہ واپس خاک میں لوٹ جائے گا" (ایوب 34 :14، 15)۔

پُرانے عہد نامے میں روحا ایک ناقابلِ دید حیاتی طاقت ہے جو مخلوقات کو زندہ رکھتی ہے۔ یہ ایک چلنے والی توانائی ہے جو دماغ اور اعصابی نظام کے کام کرنے کا قائم رکھتی ہے۔ جب روحا کو بدن سے نکال لیا جاتا ہے، تو وہ مخلوق مرتی ہے اور الٰہی قدرت اُس کی طرف لوٹ جاتی ہے جس نے اسے دیا ہوتا ہے۔ مخلوق موت پر بے ضمیر بن جاتی ہے، اب روحا ،اُس کے احساس کا ذریعہ جو وجود رکھتا تھا، مٹا دیا جاتا ہے۔ اِس پر بہت مضبوطی سے زور نہیں دیا جاسکتا کہ بائبل کی اصطلاح،" روح" " جان" نہیں ہے، جو جسم سے ہٹ کر باضمیر وجود کے قابل حقیقی شخصیت ہے۔ یہ روح زندگی کی طاقت ہے جو حرکت پیدا کرتی ہے۔ نئے عہد نامے میں، اور یہ سچ ہے کہ، روح الٰہی زندگی کی نشست پر عہدہ دینے کے لیے آتی ہے جو روح القدس کی طرف سے بخشا جاتا ہے۔ جیسے نیگل ٹرنر کہتا ہے، پینوما اور صفت پینوماٹیکوس ہماری فطرت کی روحانی سمت کا حوالہ رکھتے ہیں۔" بہر کیف تقریباً یہ معلوم کرنا ناممکن ہے آیا کہ یہ حوالہ جات جن کا مقدس پولس رسول حوالہ دیتا ہے ایماندار کا اپنا پینوما ہے یا روح القدس کے لیے ہے" (کرسچن ورڈز، صفحہ 427)۔ اب پینوما کو ابھی تک اصل سمجھ میں یعقوب2 :26 میں زندگی کی طاقت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے:" بدن بغیر روح کے مرُدہ ہے" یہ موزوں ہے، اِسی لیے، اِس موت کو دو نئے عہد نامے کے اقتباسات میں روح کے حوالہ کیے جانے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ یسوع نے کہا:" اے باپ میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں دیتا ہوں، اور یہ کہہ کر دم دے دیا" (لوقا23 :46)۔ اور اعمال7 : 59، 60 میں، استفنس نے کہا:" اے خداوند میری روح کو قبول کر اور یہ کہہ کر سو گیا۔" 3

ہمیں بہت محتاط رہنا ہے کہ اِن اقتباسا میں یونانی نظریہ کو نہ پڑھا جانا کہ" روح" کا یہاں مطلب یہ ہے کہ حقیقی شخص اب برخاست کی جانے والی روح کے طور پر باضمیر طور پر وجود رکھتا ہے۔ ایسا کرنے سے یونانی فلسفہ کی بہت مختلف دُنیا کو اُچھلنا ہے۔ ہم یہاں اِس بحث کے بہت دوٹوک معاملے پر ہیں۔ بائبل کا نظریہ یہ ہے کہ

استفنس سو گیا، اُس نے کہیں اور جا کے زندہ رہنے کو جاری نہ رکھنا۔ وہ، استفنس، کی ابھی تک شناخت مُردہ بدن کے ساتھ ہے، بالکل جیسے یسوع، مکمل شخص، مرا اور جب الٰہی زندگی، دی جانے والی روح واپس لے لی گئی، اِس نظریہ کے ساتھ سپرد کر دی گئی کہ قیامت کے آخری لمحے اِس کی تجدید ہو گی۔ قیامت پر مُردہ انسان قبر سے جی اُٹھتا ہے جہاں وہ خاک میں سو رہا ہوتا ہے اُس لمحے تک جب تک کہ وہ جی نہ اُٹھے (دانی ایل12 :2) ۔اِسی طرح، لعزر سو گیا تھا، زمانہ کامل اِسے بالکل واضح بناتا ہے کہ نا صرف وہ سو گیا تھا بلکہ اپنی قیامت تک سونے کی حالت میں رہا، اور جب " یسوع نے اُس کی موت پر بات کی" ، لعزر مُردہ تھا اور اُس وقت تک مردہ رہا جب تک اُسے قبر میں زندگی کے لیے بُلایا نہیں گیا تھا(یوحنا11 : 11،14،43،44)۔

ہمیں اِس پر زور دینا ہے کہ روح کی روانگی کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ انسان خود ایک دوسرے مقام کے لیے مکمل طور پر ہوشمندی کے ساتھ جُدا ہو جاتا ہے۔ کلام کو پڑھنے کے لیے جیسے اِس کا مطلب ہے اُسے روح کے یونانی نظریہ میں سادہ طرح پڑھنا ہے جیسے باخبر وجود موت سے بچنے کے قابل ہوتا ہے۔ لیکن بائبل کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک اجنبی یونانی نظریہ، جو عبرانی سوچ کے خلاف ہے، یہ سوچ کی دو مختلف دُنیاوں کو گڈ مڈ کرنا ہے۔ اِس کا نتیجہ صرف پریشانی ہو سکتا ہے جو رسولوں اور ہمارے مابین رابطے کی کمر توڑنے کی طرف راہنمائی کرتا ہے، کیونکہ روحانی ریکارڈز میں ہمارے اپنے روایتی نظریہ پیش از وقوع کو متعارف کرانے سے، اور بنیادی الفاظ جیسے کہ " روح" اور" جان" کے لیے ہماری اپنی یویانی تعریفوں کو مہیا کرنے سے، ہم بائبل کی سمجھ کے خلاف ایک موثر رکاوٹ نصب کرتے ہیں۔ ہم موت کی حقیقت پر بائبل کے نمونے سے انکار بھی کرتے ہیں، اور یسوع کے معاملے میں، ہمارے گناہوں کے لیے اُس کی موت سے بھی انکار کرتے ہیں، کیونکہ ہم نے ہمیشہ یہ یقین رکھا انسان ایک باخبر نکالی ہوئی روح کے طور پر قائم رہتا ہے، ہم قیاس کرتے ہیں کہ نئے عہد نامے کے مصنفین دو طریقوں سے اِس خیال کو ہم تک باہم پہنچانے کا قصد رکھتے تھے جس میں روح روح کو واپس خدا کی طرف جانے کا کہا گیا۔ اور ہم ایک نکالی ہوئی روح4 کے طور پر پہلے سے فانی حالت میں انسان کے وجود رکھنے کے لیے کلام کے دیے گئے کسی اقتباس میں مکمل غیر حاضری کے ساتھ اِس سے باز رہتے ہیں۔ یہ سیکھنے کے لیے ایک دھچکے کے طور پر آتا ہے کہ نئے عہد نامے کے ایک واحد حوالہ میں اِس خالی حالت کا تعلق موت کے ساتھ ہے،

حوالہ ایسی حالت کے لیے جسے پولس ارادۃً سمیٹتا ہے! ہم نئے بدن کے پہناوے کی آرزو کرتے ہیں، وہ کہتا ہے،" تاکہ ملبس ہونے کے باعث ننگے نہ پائے جائیں۔۔اِس لیے نہیں کہ یہ لباس اُتارنا چاہتے ہیں" (2 کرنتھیوں 5 :3،4)۔ ہمارے مفکرین ا،س اقتباس کی بنیاد کی نشاندہی کرنے میں درست ہیں کہ،" نکالی ہوئی روح کا نظریہ عبرانی ذہن کے مخالف ہے" (الان رچڑسن ،نئے عہدنامے کی الہیات کا تعارف، صفحہ 196، تاکید کا اضافہ) ۔اب درست طور پر یہ ایک ایسی حالت ہے جس کا ہم موت کے لیے سامنا کرتے ہیں، حقیقی اُمید کو اجازت دیتے ہوئے، کہ تمام بنی نوع انسان کی موت سے زندگی کے لیے قیامت ہوگی۔قیامت کی مرکزی تعلیم کے ساتھ کسی قسم کی مداخلت کو ہمارے مستقبل کے لیے کلام کے نظریہ کو دھمکائے جانے کے طور پر بہت سنجیدگی سے لیا جائے گا۔ہمیں ہر قیمت پر مسیح کی واپسی پر تمام مرحوم ایمانداروں کی مستند قیامت پر زور دینا ہے۔کیونکہ تمام ایماندار اِس عظیم واقعہ کا بڑی بے تابی سے انتظار کرتے ہیں، جبکہ یماندار مرُدے اپنی قبروں میں آرام سے ہیں(دانی ایل12 : 13)۔

باب نمبر3

مرُدہ کی حالت اور اُس کی جگہ

اگر انگریزی ورژن میں نیفش یا" جان" کے متضاد ترجمہ اِس حقیقت کو غیر واضح کرتا ہے کہ دونوں جاندار اور انسان جان پر قابض ہیں، تو ایک بہت ہی سنجیدہ الجھاو کو اِس لفظ" جہنم" کے بے شعور استعمال سے متعارف کرایا گیا تھا جس کا رجحان بائبل کی بالکل فرق دو اصطلاحات کی جانب ہے: 5 اِن میں سے ایک اُن تمام مرُدوں کی جگہ کو بیان کر رہی ہے اور اِس جگہ کا ایک دوسرا معنی بدکار کے لیے مستقبل میں آنے والی سزا ہے، جیسے کہ،" جہنم کی آگ۔" پُرانے عہد نامے میں لفظ برزخ(یونانی کے مساوی عالمِ ارواح)،" جہنم"،" قبر" "گڑھا" " وہ جگہ جہاں تمام، دونوں راست اور ناراست، موت کے وقت جاتے ہیں" کا حوالہ پیش کرتا ہے۔ اِس مقام کو زمین کے نیچے ہونے کے طور پر بیان کیا گیا ہے، کیونکہ جب قورح، داتن اور ابیرام کو مرنے کا حکم دیا گیا،" تو زمین نے اپنا منہ کھولا اور اُنہیں نِگل لیا، اور اُن کے گھر اور وہ سب لوگ جن کا تعلق کورہ سے تھا اور اُن کی تمام چیزیں نگل لی گئیں۔ وہ اور اُن سے متعلقہ تمام چیزیں نیچے زندہ پاتال میں اُتر گئیں اور زمین نے اُنہیں چھُپالیا" (گنتی16 : 31،32)۔ یہاں شک کی گنجائش نہیں ہے کہ پُرانے عہد نامے کے مطابق تمام روحیں، نیک وبد، موت کے وقت برزخ(عالمِ ارواح) میں بھیجی جاتی ہیں، جو کہ موت کی دُنیا ہے۔ زبور نویس کہتا ہے: " وہ کونسا آدمی ہے جو جیتا ہی رہے گا اور موت کو نہ دیکھے گا اور اپنی جان کو پاتال کے ہاتھ سے بچالے گا؟"(زبور 89 : 48)۔ مسیح کی بات کرتے ہوئے، یہی سچ داود کی طرف سے بیان کیا گیا تھا، کہ اُس کی جان۔ وہ خود

"عالمِ ارواع میں چھوڑا نہیں جانا چاہیے "(زبور 16 : 10، اعمال 2 :27، 31)۔ اور یعقوب، یوسف کے غائب ہونے کو سُنتے ہی، تسلی نہ پانے سے انکار کیا اور کہا،" میں تو ماتم ہی کرتا ہوا اپنے بیٹے سے قبر میں جا مِلوں گا "(پیدائش 37: 35)۔ یسعیاہ 5 :14 میں موت کو پانے کے لیے خود پاتال کو ایک وسیع طور پر بیان کرتا ہے جو نیچے اِس میں چلا گیا۔ یسعیاہ 14 :11 میں، بابل کے بادشاہ کی شان و شوکت اور 15 آیت میں خود بادشاہ نیچے پاتال میں چلا گیا۔ یہاں دیگر بادشاہ ہیں جو وہاں قبروں میں پڑے ہوئے ہیں۔(آیت 18)۔ 6 بالکل ایسا ہی اقتباس " لاشوں (آیت 19) ،" دفن کیے جانے " (آیت 20) کا حوالہ دیتا ہے، اور یہ ساری تصویر اِس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ جو کچھ ہم پوری بائبل میں پاتے ہیں کہ، پاتال (عالمِ ارواح) مرُدوں کی دُنیا ہے۔ جسے ہم درست طور پر قبرستان کے طور پر بیان کرسکتے ہیں ۔ اِس کی ایک دلچسپ تصدیق مکاشفہ 20 : 13 میں رونما ہوتی ہے جہاں سمندر کے مرُدوں کو ظاہری طور پر پاتال کے مرُدوں سے الگ کیا گیا ہے۔

موت کی نیند

پاتال / عالمِ ارواح میں مرُدہ کی حالت کو لگاتار کلام میں سونے کی حالت کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ پاتال عذاب کی جگہ نہیں ہے، کیونکہ یہ دونوں بدکار اور ایمانداروں کی حامل ہے۔ عبرانی شاچو (" نیند") جانے پہچانے انداز میں بار بار رونما ہوتی ہے کہ وہ ایک جو مر گیا ہے،" وہ اپنے آباواجداد کے ساتھ سو گیا" (1 سلاطین 2 :10 وغیرہ)، جیسے کہ، وہ اپنے پیش رو کے ساتھ شامل ہوا جو پہلے ہی سے سو رہے تھے۔ اِس بہت زیادہ کہے جانے والے جُملے سے، غیر مشابہ طور پر موت کے بارے " گزر جانے " یا" گھر جانے " کے طور پر ہماری مشہور زبان کے غیر مشابہ ہے، ہم سیکھتے ہیں مرُدے اطمینان کی حالت میں آرام کرتے ہیں۔ یہاں کوئی ایسا سُراغ نہیں کہ حقیقی شخص نہیں سویا تھا بلکہ روح کے طور پر کسی اور جگہ زندہ تھا! زبور 6 :5 سے، ہم یہ دریافت کرتے ہیں کہ " موت کے بعد تیری یاد نہیں ہوتی"، واعظ 9 :5 سے یہ کہ " مرُدے کچھ نہیں جانتے۔" زبور 13 :3 موت کی نیند کی بات کرتی ہے اور زبور 146 :4 خاص طور پر موت کے عمل کو بیان کرتی ہے: " اُس دن اُس کے منصوبے فنا ہو جاتے ہیں" کیونکہ "مرُدے خداوند کی ستائش نہیں کرتے نہ وہ جو خاموشی کے عالم میں اُتر جاتے ہیں" (زبور 115 :17)۔ دانی ایل ایسٹالوجیکل قیامت کی تلاش کرتا ہے اور مرُدوں کو اُن کے خاک میں سونے سے جاگنے کو دیکھتا ہے۔ یہ ایسا نہیں ہے

مرُدے ایک مرتبہ جب سو جاتے ہیں اور پھر جلدی سے روحوں سے جُدا ہو کر قیامت کے وقت اپنے اجسام کو باخبر طور پر حاصل کر لیتے ہیں۔ ایسا کوئی بھی خیال ممکنہ طور پر کلام کے ریکارڈ میں نہیں ہے کیونکہ دانی ایل 12 :2اُن کے زندہ کیے جانے کے طور پر جو زمین کی خاک میں سو رہے ہیں کے طور پر بغیر کسی غلطی کے ہمارے لیے قیامت کو بیان کرتی ہے۔ وہ اُس وقت تک خاک میں ہوتے ہیں جب تک کہ وہ زندگی کے آنے والے زمانے میں حصہ لینے کے لیے ظاہر نہیں ہو جاتے۔7

درست طور پر یہی سچ کو ایوب 14 : 11- 15 میں سکھایا گیا ہے۔ یہاں ایوب قیامت کے نظارے کی نیت کرتا ہے: "بلکہ انسان دم چھوڑ دیتا ہے اور پھر وہ کہاں رہا؟ جیسے جھیل کا پانی موقوف ہو جاتا اور دریا اُترتا اور سوکھ جاتا ہے ویسے ہی آدمی لیٹ جاتا ہے اور اُٹھتا نہیں۔ جب تک آسمان ٹل نہ جائے وہ بیدار نہ ہونگے اور نہ اپنی نیند سے جگائے جائیں گے۔ کاش کے تو مجھے پاتال میں چھُپا دے اور جب تک تیرا قہر ٹل نہ جائے مجھے پوشیدہ رکھے اور کوئی معین وقت میرے لیے ٹھہرائے اور مجھے یاد کرے! اگر آدمی مر جائے تو کیا وہ پھر جیئے گا؟ میں اپنی جنگ کے کُل ایام میں منتظر رہتا جب تک میرا چھٹکارہ نہ ہوتا۔ تُو مجھے پُکارتا اور میں تجھے جواب دیتا تجھے اپنے ہاتھوں کی صنعت کی طرف رغبت ہوتی۔"

لعزر کا زندہ ہونا

نئے عہد نامے میں قیامت پر بہت زیادہ زور دیے جانے کے ساتھ نیند پر ایسی حالت کے طور پر زور دیے جانے کے مترادف ہے جو اِس کی پیش روی کرتی ہے۔ متی 27 : 52 میں ہم پڑھتے ہیں کہ " اور بہت سے جسم اُن مقدسوں کے جو سو گئے تھے جی اُٹھے،" یہ کہ، مقدسین موت کی نیند سے جاگ گئے۔ یوحنا 11 :11 میں، جس کی طرف پہلے ہی سے مختصر طور پر اشارہ کر چکے ہیں، لعزر کی کہانی ہمیں خود خداوند کی طرف سے موت کی 'کارگیری' کی واضح تفصیل دیتی ہے۔ یسوع، عزر کی موت سے پوری طرح آگاہ ہوتے ہوئے کہتا ہے،" ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے، لیکن میں اِسے جگاؤنگا۔" یوحنا کہتا ہے کہ، یسوع، لعزر کی موت کی بات کر چُکا تھا، اگرچہ اُس کے شاگرد اُس کے الفاظ کو فطرتی نیند کے معنی میں لے چکے تھے۔ پس پھر یسوع نے اُن سے واضح طور پر کہا: " لعزر مر گیا ہے۔" اِس کی بہترین تفصیل جو یہ بیان کرتی ہے کہ کیسے خداوند نے ایک مرُدہ شخص کو قبر میں سے بُلایا: اور وہ جو مر گیا تھا، کعتانی کپڑے ہاتھ اور پاوں بندھے ہوئے باہر نکل آیا۔"

اِس لاجواب واقع کے اجنبی خیال کو لاگو کرنے کے لیے، کہ لعزر، ایک بدن سے جُدا روح، چار دنوں کے لیے کسی دوسری جگہ مکمل طور پر باخبر تھی، وہ شرع کو مکمل طور پر توڑ چکا ہے۔ موت کے لیے عبرانی نظریہ کی سادگی زندگی کے التواء اور باخبر ہونے کے منسوخ کیے جانے کے طور پر یونانی دوہرے نظام کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے جو یہ خیال کرتے ہوئے موت کی حقیقت سے انکاری ہے کہ حقیقی انسان بدن سے نکلی ہوئی روح کے طور پر بچ سکتا ہے۔ اعمال 7 :60 اِسی طرح روایت کی دست رازی کے خلاف اِس کی حفاظت کرتی ہے جو ہمیں اکثر اوقات حقیقی شخص سے شخصی ضمیر سے طلاق کی طرف راہنمائی کرتی ہے! استفنس، ایسا کہا جاتا ہے کہ، خدا کے لیے اپنی روح کے ساتھ پابند تھا، اور وہ، استفنس، سو گیا۔ داود کی موت کو سراسر واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، کیونکہ، کیونکہ وہ مرا اور دفن کیا گیا، اور اُس کی قبر اُس دن سے ہمارے درمیان ہے" (اعمال 2 :29)۔ پولس کہتا ہے، " وہ سو گیا اور اپنے آباؤاجداد میں شامل ہوا (جو خود موعودہ اجر کو حاصل کیے بغیر مر گئے تھے۔ عبرانیوں 11 : 13، 39)، اور اُس نے بگاڑ دیکھا"(اعمال 13: 36)۔ داود آسمان پر اُٹھایا نہیں گیا تھا" (اعمال 2: 34)۔ ہم یہاں اِس کوشش کے ساتھ اِس معاملے کو لیتے ہیں جسے اُن تبصرہ نگاروں نے بنایا یہ اصرار کرتے ہوئے کہ داود روح میں اوپر اُٹھایا گیا تھا بدن میں نہیں! ایسی تشریحات رسولوں کے بیان کی واضح تردید ہے۔" نیند" کے مزید لگاتار استعمال کو موت کی حالت کی تفصیل کے طور پر 2 پطرس 3 : 4 میں پایا گیا ہے:" جب سے باپ دادا سوئے ہیں"، 1 تھسلنیکیوں 4 : 13: مسیحی مُردے سو رہے ہیں، 1 کرنتھیوں 7 : 39: جب تک عورت کا شوہر جیتا ہے وہ اُس کی پابند ہے پر جب اُس کا شوہر مر جائے (اگر وہ سو چکا ہو) ، تو جس سے چاہے بیاہ کر سکتی ہے۔" 1 کرنتھیوں 11 : 30 میں بہت سے کلیسیائی اراکین،" سو رہے ہیں" (زمانہ فعل حال معنی خیز ہے)، یہ کہ،" مُردہ" ہیں۔ 1 کرنتھیوں 15 : 6 میں، اُن میں سے کچھ نے خداوند کو دیکھا اور سو رہے ہیں۔ 1 کرنتھیوں 15 : 18 میں، پولس اِس بات کی دلیل پیش کرتے ہوئے آنے والی قیامت کی ضرورت کو بیان کرتا ہے کہ ا، س کے بغیر وہ جو مر چکے ہیں (سو چکے ہیں) فنا ہونگے۔ ایسی قناعت پولس کے اِس نظریہ کے خلاف ایک ٹھوس گواہی ہے کہ وہ پہلے ہی سے زندہ تھے!

ٹائنڈیل کا احتجاج

ہمارا نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ دونوں پُرانے عہد نامے اور نئے عہد نامے میں مرُدہ، مرُدہ ہی ہیں۔ بغیر کسی امتیاز کے، قیامت کے وقت زندگی کا انتظار کرنا۔ درحقیقت، ایسا دعویٰ محض بدکار کے لیے آنے والی قیامت پر عدالت کے نظریہ کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ بدکار مرُدہ کے لیے موجودہ سزا میں یہاں کیسی سمجھ ہو سکتی ہے اگر حقیقت میں اُن کا مستقبل میں انصاف کیا جاتا ہے؟ یہ حکم دیے جانے سے پہلے سزا کے رونما ہونے کی مانند ہو گا۔ مساوی طور پر، راستباز کے لیے، موجودہ ضمیر کی روحانی مسرت کا نظریہ آنے والی قیامت پر نئے عہد نامے کی تاکید کی تردید کرتا ہے جو اکیلا لافانیت کو عنایت کرتا ہے۔ اِس طرح یہ ایک اہم التفات ہے جس نے ولیم ٹائنڈیل کو اُکسایا، اُس نظریہ کے ایک پُر جوش مددکرنے والے طور پر (جیسے اُس سے پہلے وے کلف تھا) جس کے احتجاج کے لیے ہم چشم ہو رہے ہیں: " اور تُم (رومن کیتھولکس) جُدا ہوئی روحوں کو آسمان، جہنم اور عالمِ ارواح میں رکھتے ہوئے، اُن دلائل کو تباہ کرتے ہو جہاں مسیح اور پولس نے قیامت کو ثابت کیا تھا۔ سچا ایمان قیامت پر رکھا جاتا ہے، جس کی ہمیں ہر گھڑی تلاش کرنے کے لیے خبر دار کیا گیا ہے۔ خدا کو نہ ماننے والے فلاسفرز، اِس کا انکار کرتے ہوئے، ایسا کہا کہ روحیں ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔ اور پوپ مسیح کی روحانی تعلیم اور فلاسفر کی جسمانی تعلیم میں شریک ہوا، چیزیں، بہت مخالف ہیں جس وہ متفق نہیں ہو سکتے، مزید روح اور بدن مسیحی لوگوں میں کچھ نہیں کرتا۔ اور کیونکہ جسمانی ذہن رکھنے والے پوپ نے خدا کو نہ ماننے والی تعلیمات کو قبول کیا، اِس لیے وہ اِسے قائم کرنے کے لیے کلام کو بگاڑتا ہے۔۔۔ اور دوبارہ اگر جانیں (روحیں) آسمان پر ہوتی ہیں، تو مجھے بتائیں کہ کیوں وہ فرشتوں کی مانند بہتر حالت میں نہیں ہیں؟ اور پھر یہاں قیامت کا کیا مقصد ہے؟" (جناب تھامس مورے کی گفتگو کے جواب میں، کتاب 4، باب 2، صفحات 180، 181)۔ بائبل میں موت کے ایسے ہی یونانی نظریات کے پڑھے جانے کے خطرے کے خلاف خبر داری موجود ہے جو کہ بہت سے فرق فرق ماہرِ الٰہیات سے آئی ہیں۔ ایک مبشر انجیل مفکر جی۔ ای۔ لیڈ ایک مشترکہ رائے کا حوالہ دیتا ہے کہ " جب ہم مرتے ہیں ہم آسمان پر چلے جاتے ہیں۔" وہ بیان کرتا ہے کہ " ایسی سوچ، بائبل لہ الٰہیات سے بڑھ کر یونانی نظریہ کے انداز میں ہے" (دی لاسٹ ٹائمز، صفحہ 29)۔ یہ ہماری خواہش ہے کہ اِس حقیقت کی وسیع پیمانے پر پہچان ہو،

تا کہ روایات جو یونانی فلسفہ میں جذب ہو چکی ہیں اُنہیں بائبل کی تعلیمات کی حمایت میں رد کیا جا سکے۔

یسوع کی موت

موت سے بچنے کے لیے روح / جان کا ایک الگ روایتی نظریہ یسوع کی موت کے معاملہ کے سوا کہیں بھی اقتباس کے حساب پر انتقام نہیں لیتا۔ یہ خداوند کی موت کے مجادلہ کے تجزیہ کے لیے غیر معمولی نہیں ہے جس میں یہ نامزد کیا گیا ہو کہ یہ بدن قبر میں رکھا گیا تھا، اُس کی روح آسمان پر تھی، اور اُس کی جان عالمِ ارواح میں تھی۔ اِس نقطے پر کوئی ایک یہ پوچھنے کا پابند ہے کہ، یسوع کہاں تھا؟ بہر کیف، نئے عہد نامے کے عبرانی لکھاریوں کے لیے یہ سوال رونما نہیں ہوتا تھا، کیونکہ وہ انسان کی فطرت کے بارے یونانی تصور پیش از وقوع کے ساتھ اِس موضوع پر نہیں پہنچے تھے جو ہماری الہیات میں بہت عمیق طور پر پختہ بن چکا ہے۔ بائبل کی حقیقت یہ ہے کہ یسوع مرا، وہ، یسوع، عالمِ ارواح میں تھا، قبر میں تھا، ہم پہلے ہی سے یہ دیکھ چکے ہیں کہ، اُس کی جان" " خود اپنے لیے" عبرانیوں میں ہے۔ اعمال 2 : 27 میں، پطرس ایسا کہتے ہوئے یسوع کی قیامت کا ثبوت پیش کرتا ہے کہ، " اِس لیے کہ تُو میری جان کو عالمِ ارواح میں نہ چھوڑے گا اور نہ اپنے مقدس کے سڑنے کی نوبت پہنچنے دے گا۔" ایک عام عبرانی مساوات " مقدس" کے ساتھ " اُس کی جان" کے برابر ہونے کی تصدیق کرتی ہے۔ پیغام بالکل سادہ ہے کہ یسوع کو قبر میں مرُدہ نہیں چھوڑا گیا تھا، جیسے پطرس اِس بات کی وضاحت کرنا جاری رکھتا ہے۔ زبوروں میں، داود، مسیحا کے جی اُٹھنے کو پہلے سے ہی دیکھتا ہے، اور بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اُس کی جان عالمِ ارواح میں آوارہ نہ تھی، اُس موت کی وادی میں، بلکہ زندگی کے لیے جی اُٹھی تھی۔ یسوع مسیح ناصری کی اِس انفرادی شخصیت کی موت اور جی اُٹھنے کا حوالہ 1 پطرس 3 :19 میں قید خانے میں روحوں کو منادی کرنے کے لیے جانے میں اِس حوالے کو واضح کرنے میں مدد کرے گا۔ ایسا کہا گیا کہ یہ منادی مسیح کی جانب سے انجام پائی تھی جب وہ" روح میں جی اُٹھا تھا۔" یہ اُس جی اُٹھنے کی حالت کو بیان کرنے والی ایک واضح زبان ہے (یوحنا 5 : 21 "جس طرح باپ مرُدوں کو اُٹھاتا اور زندہ کرتا ہے"، رومیوں 8 : 11 " جس نے مسیح یسوع کو مُردوں میں سے جِلایا وہ تمہارے فانی بدنوں کو بھی زندہ کرے گا"، 1 کرنتھیوں 15 :22 "مسیح میں سب زندہ کیے جائیں گے ")۔ تاہم یہ اُس وقت تھا جب نئے مرُدوں میں سے جی اُٹھے تھے،

اُس نے روحوں کے لیے اِس فتح کا اعلان کیا۔ یہاں 2 پطرس 2: 4 8 کے گرائے گئے فرشتوں کے طور پر اِسے بہت آسانی سے سمجھا گیا ہے۔ اصطلاح" جان" کو طوفان میں 8 جانوں کے بچائے جانے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے(1 پطرس 3 :20)جو کہ تجویز کردہ" جان" کا مثالی استعمال ہے، جس کا مقابلہ انسانی شخصیت کی" روح" کے وسیلہ سے ہے۔ اِن اصطلاحات کی ابتری باقی ہے، ہم، انسان کے اجنبی خیال کے تعارف کی صلاح دیتے ہیں ایک بچائی جانے والی جان کے طور پر ایک نکلی ہوئی روح کے طور پر۔ یہ تصور، عبرانی ذہن کی بہت زیادہ مزاحمت کرتا ہے، جیسے الان رچڈسن کہتا ہے، بائبل کی علمِ انسانیت کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ ہم شہر بدر کیے جانے سے پہلے اقتباسات تک پہنچ سکتے ہیں۔

انسان کے لیے ٹھوس بائبلی تعلیم کی ضرورت

ہمارا مقصد جبلتی غیر فانی ہونے کے طور پر دور تک پھیلے انسانی نظریہ کے چیلنج کے لیے بہت زیادہ ہے۔ وہ جو اِس نظریہ کو تھامے ہوئے ہیں وہ فطرتی طور پر موت کو صرف جسمانی طور پر انسان کے متاثر ہونے کو دیکھیں گے۔ اصل خودی نہیں مرے گی: یہ مکمل باخبر وجود کے ساتھ کسی دوسری جگہ پر چلی جائے گی۔ ہم اِس کا مقابلہ کرتے ہیں کہ انسان کی اِس قسم کی فطرت کا تجزیہ کلام میں کہیں نہیں پایا جاتا۔ بائبلی اُمید کا تعلق قیامت کے وسیلہ فانی انسان پر عطا کیے جانے والے تحفے کے طور پر پر فانیت کے لیے بلاشرکتِ غیر تعلق رکھتا ہے۔ جبلتی غیر فانیت کا نظریہ بائبل کی قیامت کی تعلیم کے ساتھ خطرناک مداخلت کی نمائندگی کرتا ہے، اور بلاشُبہ اِس میں نجات کا پورا الٰہی منصوبہ شامل ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی جانی مانی حقیقت ہے کہ وسیع پیمانے پر امتیاز رکھنے والے الٰہیاتی کیمپس اور ساری مسیحی تاریخ کا احاطہ کرنے والے ماہرین پیچیدہ واحدانیت کے طور پر انسان کے بائبلی نظریہ کے طور پر، بہت مستحکم طور پر اِس کا ساتھ دینے کو بیان کر چکے ہیں۔ اب روایتی الٰہیات اکثر وبیشتر آگسٹینین پلاٹون ازم کے سرایت کرنے والے اثر سے کو روک چکی ہے۔ اجنبی غیر مادایت کی یہ مداخلت، ہمارا ایمان ہے کہ اِسے سنجیدگی سے لیا گیا ہے۔ اگر پطرس رسول، ہمیں یسوع مسیح کے علم اور فضل میں آگے بڑھنے کی ترغیب دیتا ہے، اور اگر جاہلیت ہمیں خداوند سے بیگانہ کرتی ہے(افسیوں 4 :18)، تو یہ درست نہیں ہو سکتا کہ کائناتی طور پر روح کی غیر فانیت پر پرورش پانے والے وایمان کو مسیحی ایمان کے عقیدہ کے طور پر ثابت قدم رہنے کی اجازت ملے۔ جے۔ اے۔ ٹی۔ روبنسن کہتا ہے کہ، اِس کا انحصار الٰہیاتی مفروضوں پر ہے جو بنیادی طور پر انسان کی بائبلی

تعلیم کے ساتھ عدم مطابقت پر ہے۔"9 جب چرچ آف انگلینڈ نے ولیم ٹیمپل کی یاد میں اپنے منصوبے کو بنایا، انگلینڈ کی جانب منتقل ہونا(1945)، تو مندرجہ ذیل بیان دیا گیا: " انسانی جان کی وراثتی غیر فانیت (یا باخبر ضمیر) یونانی کے لیے اِس کی ابتدا کا مقروض تھا، نہ کہ بائبل کے ذرائع۔ نئے عہد نامے کا مرکزی موضوع ابدی زندگی ہے، نہ کہ کسی شخص اور ہر شخص کے لیے ہے، بلکہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے طور پر مسیح میں ایماندار کے لیے ہے۔ انسان کے لیے اب اور پہلے سے اِس کا انتخاب موجودہے۔" بی۔ ایف۔ سی۔ اٹیکسن اِس بحث و تکرار میں اپنا حصہ ڈالتا ہے جب اُس نے لکھا: " دونوں انسان اور جاندار روحیں ہیں، یہ روح اور بدن پر مشتمل بچے پیدا کرنے والی مخلوق نہیں ہے جسے الگ کیا جا سکتا ہو اور وہ اپنا وجود رکھنا جاری رکھے۔ اُن کی جان ہی اُن کا سب کچھ ہے اور یہ اُن کے بدن کے ساتھ ساتھ اُن کی ذہنی قوت پر بھی محیط ہے۔ اُن کی جان رکھنے والے کے طور پر بات ہوئی، یہ کہ، باخبر مخلوق "(زندگی اور لافانیت، صفحہ 2۔)

اِسے غیر تنقیدی طور پر بہت عرصہ سے قبول کیا جا چکا ہے کہ " ثالثی حالت" جس کے ساتھ رسمی طور پر آرام کے لیے چھین لیا جاتا تھا، یہ بائبل کے مصنفین کی ایسٹالوجی سکیم میں فطرتی طور پر درست بیٹھتا ہے۔ دریافت کرنے کے لیے یہ ایک دھچکے کے طور پر آتا ہے، اختیار صرف بائبل پر نہیں ہے بلکہ بہت سے بااختیار تبصرہ نگاروں پر ہے، کہ انسان کے لیے نکلی ہوئی ہوشمندی کا نظریہ بائبل کی سوچ کے ساتھ ہم آہنگ ہونے سے سراسر باہر ہے۔ اِسے ہمیں اپنے بچوں کو سکھانے اور " تمام مُردہ کے موجودہ بچنے کے جنازوں پر منادی کرنے سے باز رکھنا چاہیے۔ ایک عام ریگیس الہیات کا پروفیسر ہمیں خبردار کرتا ہے کہ " مسیحی ایمان بدن اور روح کو دو نسلی فطرت کے بگاڑ اور نہ بگڑنے کے حصوں کے طور پر مخالفت یا تقسیم نہیں کرتا۔ سب انسان مرتے ہیں، جیسے مسیح مرا، اور تمام انسان 'مسیح میں' زندگی کے لیے جی اُٹھتے ہیں۔۔۔ یسوع کا جی اُٹھنا جسم سے روح کا نکل جانا نہیں تھا۔ یہ اُس ایک کا زندہ ہونا تھا جو مرا اور دفن کیا گیا" (کرسٹوڈم کا اعتقاد، جان برنابائے، صفحہ 189)۔ ایسے بیانات موت اور جی اُٹھنے کے مابین درمیانی حالت کی جڑ پر ضرب لگاتے ہیں، کیونکہ وہ تصدیق کرتے ہیں کہ انسان سادہ طرح مُردہ ہے اور دفن ہوا تھا، اگرچہ مسیح کا بچاو، مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا انتظار کر رہا تھا۔

دیگر بائبل کے مفکرین

ایک اور نمایاں مفکر، ایف۔ ایف۔ بروس، بھی کم پُر زور نہیں ہے کہ روح کے نکل جانے کا نظریہ، جس پر ہمارا درمیانی حالت کا نظریہ پایا جاتا ہے، یہ پولس کے لیے ناقابلِ خیال ہے:

پولس بے شک قیامت سے الگ غیر فانی ہونے کا تصور نہیں کر سکتا تھا، اُس کے لیے، کسی قسم کا بدن شخصیت کے لیے ضروری تھا۔ " کبھی نہ مرنے والی" روح کے بارے ہماری روایتی سوچ، جو کہ بہت زیادہ ہماری گریسیو۔ رومن میراث کی ممنون ہے، یہ پولس کے نقطہ نظر کو ہمیں قائل کرنے کے لیے بہت مشکل بناتی ہے۔۔ کہ کسی قسم کے بدن کے بغیر ہونا روحانی ننگے پن یا علیحدہ ہونا ہے جو اُس کے ذہن کو پیچھے ہٹاتا ہے۔۔۔ وہ اِس خارج ہوئی روح کی حالت میں اپنے ماحول کے ساتھ رابطہ اور باخبر وجود کو حاصل نہ کر سکا۔(ڈریو لیکچر آف اِمورالٹی، 1970، صفحہ 469۔471)۔

یہ ایک بہت انوکھی حقیقت ہے کہ کلام کی یونانی اصطلاح میں ایک ظاہریت روح کے خارج ہونے کے ساتھ رونما ہوئی ہے اُس سیاق و اسباق میں جس میں پولس ایسی حالت میں اپنی ڈر کو واضح بناتا ہے۔ اب ہم ظاہری طور پر اِس اعتقاد کے پابند ہیں ایک ایسی حالت کے لیے جو فنا ہونے کے لیے ہے۔ کوئی شک نہیں کہ ہم اپنے دلوں میں ہم پولس کی نارضامندی کو بدن کے بغیر باخبر وجود کے نظریہ کو سنجیدگی سے لیتے ہیں، لیکن ہمارے عقائد یہ تقاضا کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ فنا ہونا فوری طور پر آرام دہ ہے، جبکہ بدن میں زندہ رہنے کے مقابلے میں۔ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ آیا کہ ہم روایتی تعلیم کو زندہ رکھ رہے ہیں جو کہ انسان کی فطرت اور اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بارے بائبلی تعلیم کے ساتھ منطقی طور پر یکجا نہیں ہو سکتی۔ مُردوں کے لیے بائبلی تسلی موجودہ برخاستگی کے ساتھ نہیں ہے، بلکہ جلال کے لیے آنے والی قیامت کے ساتھ ہے۔ جس کی ضرورت ہے وہ اِس آنے والے واقع پر یقینی ایمان ہے۔

جان برنابائے اشارے کنائے میں اِس تصور کے جاری رکھنے کے خطرے کو بھی بیان کرتا ہے جو مسیح کی واپسی پر اپس کی قیامت سے الگ کرتا ہے۔ روایتی درمیانی حالت کا حوالہ دیتے ہوئے، وہ کہتا ہے، " یہ اُس شخص کو موت کا سامنا کرنے کی تسلی دیتا ہے، اور مزید اُن کے لیے جنہیں وہ پیچھے چھوڑتا ہے، جو آخر پر سادہ سی اُمید کی کمی کا شکار ہیں۔ لیکن اِسے قیامت کے ساتھ ملانا آسان نہیں ہے۔

کیونکہ اگر میں اپنے بدن کے بغیر مسیح کے ساتھ ہو سکتا ہوں، تو پھر نئے بدن کا کیا مقصد ہو گا جب یہ آتا ہے ؟" (دی بلیف آف کریسٹوڈم، صفحہ 192)۔ بالکل ایسے ہی، درحقیقت، اُس کی خبر داریاں واجب ٹھہرائے جانے سے بڑھ کر ہیں جب کوئی ایک خیال کرتا ہے کہ بڑا واقع جو قیامت، پاروسیہ (دوسری آمد) کی نشاندہی کرتا ہے، اِسے المناک طور پر منادی میں بہت زیادہ نظر انداز کیا جا چکا ہے۔ کیا ایسا ممکنہ طور پر رونما ہو سکتا تھا اگر اِس واقع کو ایک جٖاہی لمحے کے طور پر نئے عہد نامے کے ساتھ سمجھا جاتا جب مرُدے مسیح کی حضوری میں پہلے باخبر طور پر آتے ؟

اِسی لیے یہاں باخبر درمیانی حالت کے لیے کلام کی بنیاد پر دو بڑی اہم مشکلات کا سامنا ہے۔ پہلی یہ ہے کہ برخاستگی کے امکان کو کلام میں سے نکالا جا چکا ہے۔ یہ کہ، جیسے کہ ہم دیکھ چکے ہیں، نئے عہد نامے کی اُمید کے لیے مصنفین جو مسیحی خطرناک کام کے لیے درجہ کمال کی راہ دیکھتے ہیں، جو کہ مسیح کے آنے پر ساری انسانیت کا جی اُٹھنا ہے۔ دوسرے، یہ نظریہ کہ موت پر پاروسیہ پر قیامت سے جُدا ہوئے مقصد کو حاصل کرنا مسیحی ایسٹالوجیکل سکیم میں ذیلی چیز کو کم کرنا ہے ۔ قیامت پھر پس اندیشی بن جاتی ہے، اور بلا شبہ ایک بادشاہت جو اِس کی پیروی کرتی ہے، جو ایماندار کے ذہن میں ایک حقیقی معنی خیز معاملے کو رکھتی ہے۔ کون اِس سے انکار کرے گا کہ ایسے کنگال ایسٹالوجیکل نظریہ کے نتائج آج کلیسیاوں میں آسانی سے قابلِ شناخت نہیں ہیں ؟ یہ یقیناً معنی کے بغیر نہیں ہے کہ تیمتھیس کے لیے پولس کے حتمی الفاظ میں خدا کے سامنے وہ متبرک باتیں شامل تھیں جو اُس نے کہیں اور خداوند یسوع مسیح کے لیے مسیح کی بادشاہت اور ظاہریت کے لیے اُس کی اُمید شامل ہے (2 تیمتھیس 4 : 1)۔ اور یہ واقعیات جس میں مُردوں کی قیامت شامل ہے، یہ بائبل کی الہیات میں دلچسپی کا مرکز ہیں جن سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں یقیناً فرضی درمیانی حالت پر دلچسپی کا جھکاو نہیں ہے۔ یہ اُس سانپ کا جھوٹ ہے کہ " تُو یقیناً نہیں مرے گا۔" جو کہ مرُدوں کی حالت بارے بات چیت کرنے کا ظُلم ہے۔ زندگی اور موت کے مابین صاف صاف فرق کو ایسے طریقے سے دھندلا کیا گیا ہے جس میں حقیقی موت کے امکان کو مستثنیٰ کیے جانے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

لیکن بائبل میں موت باخبر ضمیر کے التوا میں ہونے کے طور پر ہے۔ اِس خوفناک حالت کی منسوخی کو زندگی کی موت کی قیامت کے واسطے سر انجام دیا جا سکتا ہے! کوئی بھی الہیات جو اپنے پیغام کے ساتھ قیامت کو جاری نہ رکھ سکے وہ بائبل کے ساتھ اپنے تعلق کو کھو چکی ہوتی ہے۔ صرف ایک موزوں نظریہ کے طور پر روایتی الہیات کی طاقت کو لاگو کرنے کا مطلب یہ تھا کہ کوئی بھی نظریہ جو قائم ہوتا ہے وہ نہ چاہنے والے دست انداز شخص کے طور پر اِس کی فضیلت کو چیلنج کرتا ہے۔ قیامت سے پہلے باخبر ضمیر کی ثانوی حالت کی تردید فرقہ بند ذہن کے ساتھ تعلق رکھتے ہوئے آ چکی ہے، اور نہ ہی یہ اہم کلیسیاوں کے ساتھ ہے[10] لیکن ہم بائبلی سوچ کی واپسی کے لیے رد کیے جانے کی درخواست کر سکتے ہیں، خاص کر تب جب اِسے مختلف قسم کے نمائش کرنے والوں کے ساتھ تصدیق کیا گیا ہو، جس میں وے کلیف، ٹائنڈیل، اور دیگر بائبل کے مفکرین شامل ہیں؟

باب نمبر4

ہر دلعزیز الہیات کے
نظریہ کا روایتی مرکز

بائبل کے پیغامات کا جھرمٹ اُس نتیجہ کی مدد کے لیے طلب کیا گیا ہے جو اُس ایک کی مخالفت کرتا ہے جس کی ہم درخواست کر رہے ہیں۔ ایک مشہور" ثبوت پیش کرنے والی عبارت" 2 کرنتھیوں 5 میں پائی جاتی ہے، جہاں اِس کی دلیل پیش کی گئی ہے جہاں پولس نے موت کو" خداوند کے ساتھ ہونے کے لیے بدن سے غیر حاضر ہونے" کے طور پر بیان کیا ہے۔ واپس فلپیوں 1 : 21 -23 میں، جہاں پولس الگ ہونے اور مسیح کے ساتھ ہونے" کی خواہش کرتا ہے، صلیب پر ڈاکو کے ساتھ یسوع کی باتیں، اِس طرح آسمان میں باخبر ضمیر کا معاملہ جسے موت کے وقت اکثر قیاس کیا جاتا ہے باترتیب دکھائی دیتا ہے۔ اِسے جاری رکھا گیا جیسے دولتمند اور لعزر کی تمثیل ہی صرف اِس فیصلے کی تصدیق کر سکتی ہے۔

سطحی طور پر، یقیناً ایسے اقتباسات روح کے نکل جانے کے یونانی نظریہ کی حمایت کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن اگر قیامت خالص طور پر مرُدوں کی قیامت ہے (جیسے نیا عہد نامہ اِسے بیان کرتا ہے) تو پھر (مشہور سکیم کے مطابق) کیسے اِسے بھی پہلے سے جُدا ہوئے زندہ شخص پر روحانی بدن کے طور پر عطا کیا جا سکتا ہے؟ کیا یہ عبرانی سوچ کی تمام اصطلاحات میں درحقیقت قیامت ہو گی؟ روایتی نظریہ اور زیادہ الجھا دینے والا بنتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ نیا عہد نامے کے فعل مرُدوں کی قیامت کے عمل کو ایک عام مروجہ لفظ" نیند سے جاگنے" کے طور پر بیان کر رہا ہے۔ کیسی ممکنہ سوچ کو اُن جاگنے والوں کے لیے بنایا جا سکتا ہے جو پہلے ہی سے کو بصورت رویا پر قابض ہوتے ہوئے مکمل طور پر باخبر روحوں کو رکھتے ہیں؟

سنجیدہ مشکلات

حقیقت یہ ہے کہ، چرچ جانے والوں کی اوسط مقدار کو اِس معاملے کی طرف متوجہ نہیں کیا گیا۔ اُس کا خیال یہ ہے کہ جس پر وہ پہلے ہی سے ایمان رکھتا ہے اُس کی بنیاد بائبل پر ہے۔ اب نئے عہد نامے کے ساتھ روایتی تعلیم کو مساوی کرنے کی کوششیں سنجیدہ مشکلات پیدا کرتی ہیں، یہ اتنی کم نہیں جو کہ کسی براہِ راست حوالے کے لیے نئے عہد نامے میں موجود نہ ہو جسے اب آسمان میں مسیح کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ کیونکہ نیا عہد نامہ مستقل طور پر بیان کرتا ہے کہ یسوع" آسمان پر چلا گیا" تاکہ وہ باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھے، مرُدہ کے لیے ایسی کوئی چیز نہیں کہی گئی۔ اُن کی تصویر کشی ہمیشہ نیند میں پڑنے یا نیند میں ہونے کے طور پر کی گئی ہے جب تک قیامت نہیں آجاتی، اور قیامت کو نا قابلِ تبدیلی کے طور پر مستقبل میں مسیح کی واپسی پر اُس کی بادشاہت کو قائم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

اگر موت کے لمحے کو قیامت کے لمحے کے ساتھ جوڑا گیا ہے، پھر ایمانداروں کی کمیونٹی میں سے ہر شخص الگ کیے جانے کے طور پر زندہ کیا جائے گا، اور یہ بلاشُبہ بائبل کے مصنفین کے لیے ناممکن خیال ہے۔ کیونکہ یہاں جلال کا ایک وقت ہے، اور صرف یہی ایک، جس کے لیے نئے عہد نامے کے تمام تلاش کرتے ہیں: مسیحا کے جلال میں آنے پر تمام ایمانداروں کی قیامت۔

یہاں کوئی شک وشبہ نہیں ہو سکتا جس کی پوُلس نے مرُدوں کی قیامت کے پورا ہونے کی اُمید کی تھی، جس کو اُس نے زمانہ کے آخر پر مسیح کے ظاہر ہونے کے ساتھ مِلایا تھا: " تاکہ کسی طرح مرُدوں میں سے جی اُٹھنے کے درجہ تک پہنچوں۔۔۔ بلکہ صرف یہ کرتا ہوں۔۔۔ اور اُس نشان کی طرف دوڑا ہوا جاتا ہوں جس کے لیے خدا نے مجھے مسیح یسوع نے اوپر بُلایا ہے۔۔۔ مگر ہمارا وطن آسمان پر ہے اور ہم ایک منجی یعنی خداوند یسوع مسیح کے وہاں آنے کے انتظار میں ہیں۔ جو ہماری پست حالی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت پر بنائے گا۔"(فلپیوں 3 : 11۔14،20،21)۔

یہ اقتباس پولس کے ایسٹالوجیکل نظریہ کے تین ناگریز عوامل کا حامل ہے: قیامت، (آسمان سے خداوند) کی دوسری آمد، اور فانی سے غیر فانی حالت میں تبدیلی۔ مکمل تال میل کے ساتھ آیت کو بیان کیا گیا ہے،

1 کرنتھیوں 15 میں قیامت کی بڑی توضیح دوسری آمد پر مسیح میں مُردوں کے جی اُٹھنے کو قائم کرتی ہے اور اِس لمحے کے ساتھ اِس واقع کو مساوی بناتی ہے جب فانیت کو غیر فانیت میں تبدیل کیا جاتا ہے:

مسیح میں سب زندہ کیے جائیں گے، لیکن ہر ایک اپنی اپنی باری سے: پہلا پھل مسیح۔ پھر مسیح کے آنے پر اُس کے لوگ۔۔۔ مُردوں کی قیامت بھی ایسی ہی ہے، جسم فنا کی حالت میں بولا یا جاتا ہے اور بقا کی حالت میں جی اُٹھتا ہے۔۔۔ اور جس طرح ہم اِس خاکی صورت پر ہوئے اُسی طرح اُس آسمانی کی صورت پر بھی ہونگے۔۔۔ گوشت اور خون خدا کی بادشاہی کے وارث نہیں ہوسکتے اور نہ فنا بقاء کی وارث ہو سکتی ہے۔۔۔ ہم سب تو نہیں سوئیں گے مگر سب بدل جائیں گے اور یہ ایک دم میں۔ ایک پل میں۔ پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہو گا کیونکہ نرسنگا پھونکا جائے گا اور مُردے غیر فانی حالت میں اُٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے۔ کیونکہ ضرور ہے کہ یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہنے، اور جب یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہن چکے گا تو وہ قول پورا ہو گا جو لکھا ہے کہ۔۔۔۔ اے موت تیری فتح کہاں رہی (1 کرنتھیوں 15 : 22، 23،42،49،50 – 54)۔

ناقابلِ مصالحت تردید

ہم یہ پوچھنے کے پابند ہیں کہ کیسے یہ اقتباس اِس مشہور تصور کے ساتھ ممکنہ طور پر موافقت رکھ سکتا ہے کہ رخصت ہوئے مُردے پہلے سے ہی لافانیت پر قابض ہیں۔ یقیناً یہ بالکل عیاں ہے کہ یہ محض قیامت ہے لافانیت کو مہیا کرتی ہے ۔اور قیامت کو پچھلے نرسنگے پر، " اُس کی آمد " پر بغیر کسی سوال کے قائم کیا گیا ہے۔ پھر یہ ہو گا کہ مُردے جی اُٹھیں گے، یہ کہ، " جاگ جائیں گے " ، " جی اُٹھیں گے۔ " یہ پورے سوال سے بالاتر واضح نہیں ہے کہ مُردے جب تک کہ وہ جی نہیں اُٹھتے قبر میں ہی رہیں گے ؟ یہ کوئی ایسی صلاح نہیں ہے کہ قیامت کا مطلب کہ پہلے سے باخبر روح کو بدن کے ساتھ دوبارہ جوڑنا ہے، اگرچہ یقیناً نئی غیر فانی مخلوقات کی تخلیق میں نئے بدن کے ساتھ ایسی روح کی آمیزش شامل ہے جو "روحانی" شخصیت کو پیدا کرتی ہے۔ لیکن روح بدن سے جُدا باخبر شخصیت کے طور پر ایک انفرادی وجود رکھنے والی چیز نہیں ہے۔ صرف قیامت کے بعد ہی غیر فانی روحوں کے طور مقدسین کے تبدیل ہونے کی طرف اشارہ موزوں ہے۔ ہمیں ناقابلِ مصالحت تردید کا سامنا ہے اگر مُردے قیامت سے پہلے، پہلے ہی سے زندہ ہو چکے ہیں، کیونکہ یہ سراسر خاص طور پر بیان کیا گیا ہے کہ وہ اُس کے آنے پر زندہ ہونگے (آیت 23)۔

1 تھسلنیکیوں 4 میں، ایمانداروں کے ذہنوں میں یہ سوال اُبھرا کہ اُن مسیحیوں کا کیا مقام ہو گا جو یسوع کی متوقع آمد سے پہلے مر چکے تھے۔ اب پولس اِس کی نشاندہی کرتے ہوئے ساری تشویش کو آسانی سے مٹا سکتا تھا کہ مسیح میں مُردہ پہلے ہی سے اُس کے ساتھ تھے، قبر پر غالب آتے ہوئے موت کے لمحے کو رکھتے ہوئے اور آسمان پر اپنے اجر کو رکھتے ہوئے۔ اِسے بہت اچھی طرح جانا جاتا ہے کہ وہ اس بارے کچھ نہیں کہتا۔ بلکہ، وہ اِس موثر ہونے کو مضبوط کرتا ہے کہ یسوع کی آمد پر، " مسیح میں مُردے " جو سو چکے ہیں (آیت 14، باب 1، تھسلنیکیوں 5 :10) وہ جی اُٹھیں گے اور اُن کے ساتھ جا ملیں گے جو اُس روزِ عظیم تک بچے رہیں گے۔ اِس مایوسی کا تریاق مسیح کی واپسی پر قیامت (جی اٹھنے) کا نظارہ ہے، نہ کہ کسی دوسرے مقام پر مُردوں کے باخبر ہونے پر اُس حالت کے بارے جسے کے لیے پولس ایک لفظ تک نہیں کہتا۔

روایتی سوال کے لیے نارضامندی

قبول شُدہ سکیم کے سوال کے لیے یہی ہماری نارضامندی ہے کہ ہم نے نئے عہد نامے کے مفکرین کی باتوں کو سنجیدگی سے نہیں لیا، اگرچہ وہ اس بارے، بہت متاسف نہ ہوئے جس پر ہم ایمان رکھنے کے لیے انتخاب کرتے ہیں، جو اِس کے باوجود اسے واضح بناتا ہے کہ نئے عہد نامے کے مصنفین نے پہلے نہیں بلکہ بروقت رونما ہونے والی قیامت اور اُس کی دوسری آمد کی مکمل اُمید کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔ اہم سوال یہ ہے کہ خواہ ہم نے غیر فانیت کو قیامت سے الگ جُدا ہوئی روحوں کو اِس کے ساتھ منسوب کرنے کے لیے، " گن کو پکڑنے " کی کوشش نہیں کی۔ ایسا کرنے کے لیے ہمیں موت اور قیامت کے مابین درمیانی باخبر حالت کا قیاس کرنے کے ساتھ آغاز کرنا تھا اور پھر " اِسے " نئے عہد نامے میں سے " تلاش " کرنا تھا۔ ایک اور سائنسی طریقہ کار کو یقینی طور پر کھلے ذہن کے ساتھ شروع کرنا تھا اور اور کلام کے خلاف فرضی نظریہ کے حاصل کرنے کا امتحان کرنا تھا۔

یہاں نئے عہد نامے میں دو اقتباسات ہیں جنہیں مسیح کے ساتھ فوری طور ہونے والے جُدا کیے ہوئے مُردوں پر پولس کے اعتقاد کے ے لیے ایک ٹھوس گواہی پیش کرنے کے لیے قیاس کیا گیا ہے۔ لیکن ان کی پرکھ کرنے سے پہلے، ہم 1 کرنتھیوں 15 کے بارے جے۔ اے۔ ٹی روبنسن کے پہلے حوالہ دیے ہوئے باب کے مشاہدے پر غور کرتے ہیں،

اُس کے مشاہدات صلاح دیتے ہیں کہ یہاں اِس معاملے میں پولس کی تعلیم کے ساتھ مشہور اعتقاد کی کوشش کے مقابلے میں کچھ غلط کھیل شامل ہوچکی ہے۔

اِس حقیقت کو ہمارے شک و شبہات کو جگانا چاہیے، کیونکہ یہ واضح ہے کہ اگر مشہور نظریہ بائبل کے مطابق نہیں ہے، توہمیں نئے عہد نامے کے بے جا معاملات کی ایسی گواہی کی توقع کرنی چاہیے۔ وہ کہتا، " جنازوں پر 1 کرنتھیوں 15 کا پڑھا جانا ایسے انداز کو مضبوط بناتا ہے کہ یہ باب موت کے وقت بارے ہے، در حقیقت یہ دو نقاط کے گرد گردش کرتا ہے: تیسرے دن اور آخری دن کے چوگرد۔ جدید دور کے لوگ پولس کی زبان کو " موت کے فوری بعد ہونے کے طور پر" واحد قیامت کے خیال کو لاگو کرنے کی کوشش کرتے ہیں(اِن دی اینڈ گاڈ، صفحہ 105)۔ یہ حقیقتیں یہ دکھانے کے لیے کافی ہیں کہ یہ مرکزی اقتباس(1 کرنتھیوں 15) کو اِس کی مناسب سمجھ کی اجازت نہیں دی گئی۔ یہ پولس کے لیے ایک نظریہ کی مدد کرنے کے لیے مجبور کیا گیا جسے وہ نہیں جانتا تھا۔

کلام کے دوسرے اقتباس میں بالکل ایسی ہی بدسلوکی کی گواہی ہے جسے عام طور پر مشہور نظریہ کی مدد کے لیے پیش کیا گیا تھا۔ جے۔ اے۔ ٹی۔ روبنسن اِس کے لیے یہ کہتا ہے: " یہ 2 کرنتھیوں 5 : 1 -8 ہے کہ جدید نظریہ، اگر یہ پوری طرح کلام کا حوالہ پیش کرتا ہے، اِس کی درخواست کرتا ہے۔(" ہم خداوند کے ساتھ گھر پر ہونے کے خواہاں ہیں') اِسے سادہ طرح مطلب بیان کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے، جو کہ 1 کرنتھیوں 15 کی واضح مخالفت ہے، کہ ہمارا روحانی بدن موت کے لمحے پر رکھے جانے پر ہمارا انتظار کر رہا ہے "(اِن دی اینڈ گاڈ، صفحہ 106)۔ ہم" نمایاں تبدیلی" کے لیے ایک مرتبہ پھر جان روبنس کی تفصیل کا حوالہ دیتے ہیں جس نے نئے عہد نامے کی سیاہی کے خشک ہوتے ہی مسیحی ایسٹالوجی کے لیے سخت محنت کی، اور یہ سارے موضوع کے دلچسپ نقطے یا اِس کے محور پر اثر انداز ہوتا ہے۔" وہ ایسٹالوجی کے مشہور نظریہ کے فرق کو دیکھتا ہے، جو ہم سارے نئے عہد نامے کی تصویر کے لیے مہیا کیے جانے کے لیے حاصل کرتے ہیں جس پر مسیحیت قیاس کی رو سے بنیاد رکھتی ہے۔ کیونکہ نئے عہد نامے میں جس کے چوگرد اُمید اور دلچسپی گردش کرتی ہے وہ موت کا لمحہ بالکل نہیں ہے، بلکہ اُس کی بادشاہی کے جلال میں مسیح کا ظاہر ہونا ہے" (اِن دی اینڈ گاڈ، صفحہ 42)۔

مسئلے کے لیے ضروری چابی

نئے عہد نامے کے راہنما سکالر کی جانب سے پیش کیا گیا یہ تجزیہ ہمیں زندگی کے بعد موت اور روایتی سوچ کے اِس موضوع پر نئے عہد نامے کی اصل حقیقتوں کے درمیان حیران و پریشان کر دینے والی اُلجھن کو سُلجھانے کی ضروری چابی مہیا کرتا ہے۔ سچ یہ ہے کہ مشہور سکیم نئے عہد نامے کے منصوبے کی" غیر معمولی تبدیلی صورت" کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ نئے عہد نامے کے لیے" سراسر اجنبی" ہے جس پر مسیحیت کی "قیاس کی رو سے بنیاد" ہے۔ صرف دانشمند کو ہی اِس ناپسندیدہ حقیقت کا سامنا کرنا ہے کہ یہ نظریات روایتی ہیں، بائبلی نہیں ہیں۔ یہ کہنے کے لیے کوئی مبالغہ آرائی نہیں ہے کہ رسولوں کی تعلیمات نئے عہد نامے کے مصنفین کے لیے ایسٹالوجی کے نظریہ میں راستبازی کو تلاش کرنے کی کوشش کو غلط استعمال کیا گیا۔ الفرادی موت کے لمحے کے وسیلہ سے مسیح کی آمد کے سب سے اہم لمحے میں اُس کی بادشاہت کو قائم کرنے کے لیے قائم مقام کر دیا گیا۔ اِسی لیے اِس معاملے کی عام فہم سمجھ کو نئے عہد نامے کے معیاروں کی مسیحیوں کے لیے شناخت کرنا مُشکل ہے، اور سوال کیے جانے پر یہ ایمان کا مرکز ہے! بہر کیف، تاریخ دکھاتی ہے کہ اِسے قبول کرنے کے باوجود ہم اِس فریب نظر کے ساتھ جُڑے رہتے ہیں کہ خاطر خواہ مصالحت کو اصل مسیحیت اور اِس کے بعد ازاں تغیر کے مابین حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہاں روایت کو بدگمان کرنے کے لیے نارضامندی ہے۔ لیکن ایسی مصالحت کو زبان کے بلند تخیل کے وسیلہ کوشش کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ نیا عہد نامہ صرف مُردہ لوگوں کی قیامت کی بات کرتا ہے، جو مسیح کی واپسی پر زندگی کے لیے زندہ کیے جاتے ہیں۔ ہم بدن کی قیامت کی بات کرتے ہیں، اور ہمارے عقائد اِس کا عکس ہیں، تاہم اعتقاد کے اندراج کے لیے طریقہ کار کا آغاز کرنا کہ ایک باخبر شخص، ایک خارج ہوئی روح کی قسم، پہلے سے ہی اپنے اجر کے لیے آسمان کی طرف روانہ ہو چکی ہے، اگرچہ اُس کا اکیلا بدن آخری دن پر جی اُٹھنے (قیامت) کے انتظار میں ہے۔ ہم مستقبل کی مستند قیامت کے لیے کچھ بامعنی چیزوں کو قائم رکھنے کی کوشش ہرتے ہیں، جسے جاری رکھنے کے لیے بائبل میں واضح طور پر سکھایا گیا ہے کہ یہ حقیقی اشخاص کی صاف طور ر پر بدنوں کی قیامت ہے! ایک فیصلہ کن سوال جس کا ہم قیاس کر چکے ہیں وہ یہ کہ آیا کہ نیا عہد نامہ کے خدوخال بدن اور علیحدہ ہو جانے کے مابین امتیازی ہیں، مکمل جان یا روح کے مابین۔

اِس نئے "بَل" کا ناگزیر نتیجہ جسے ایسٹالوجی کے لیے دیا گیا اُسے بلاشُبہ موت کے لمحہ پر آنے والی قیامت سے بعید دلچسپی کے مرکز کی طرف بڑھنا تھا، اور نتیجے کے طور پر، یہ بہت معنی خیز ہے کہ اِس عظیم واقع سے دور جسے نیا عہد نامے آنے والی قیامت، دوسری آمد اور زمین پر خدا کی بادشاہی کا آغاز کے ساتھ جوڑتا ہے۔ یہ سراسر واضح ہے کہ موت کے بعد باخبر انسان کے ساتھ کیا رونما ہوتا ہے جو ہماری دلچسپی کو قبضہ میں کر لیتی ہے، اور یہ اُس کے بدن کے ساتھ نہیں ہوتا۔ ایک تبدیل شُدہ نظام، ایک اختیار کیا گیا اجنبی افلاطونی نظریہ جسے اصولی طور پر تیسری صدی عیسوی میں الیگزینڈریاں نے متعارف کرایا، جسے روح کی لافانیت کے اجنبی تصور کے لیے خالص ایمان پر لاگو کیا گیا تھا۔ اُس وقت اِس کی گنجائش موجود تھی کہ موت کے لمحے باخبر مسرت میں "جُدا ہوئی روح" کو قائم رکھنا دستیاب تھا۔ قیامت کا یہ سارا نظریہ بعد ازاں سراسر ثانوی بن گیا، اگر یہ سراسر غیر اہم نہیں تھا۔ نئے عہد نامے کی ایسٹالوجیکل اُمید پر کسی شدید اُمید کا بہاؤ رُک نہ سکا۔

کلام کو بے جا طور پر ہاتھ میں رکھنا

نئے عہد نامے کی تحریروں میں مشہور نظام کو پڑھنے کی کوشش کا کام جس میں دو یا تین اقتباسات کو بہت بے جا طور پر ہاتھ میں رکھنا یا اُس کے ساتھ برتاؤ کرنا ہے جو روایتی ایمان کے موافق ہونے کے بہترین موقع کے لیے قائم ہیں۔ کیونکہ ہر قیمت پر ہمارے اعتقادات باب اور آیت کے وسیلہ پیچھے کی طرف جاتے ہیں! اِسے قبول کرنے کے لیے ایسی مشکل حالت میں اِسے ٹھوس شرعی مقامات کے قوانین میں پورا نہیں کیا جاسکتا ہے یہ کہ جس پر ہم ایمان رکھ چکے ہیں مسیحیت نہیں ہے۔ اِس مشکل کا سامنا کیا گیا، "غیر فطری تبدیلی" کے مکتبہ کے مفکرین دعویٰ کرتے ہیں کہ ایک ایسٹالوجیکل نظام اِتنا اچھا ہے جتنا کہ دوسرا۔ سب "فرضی" ہیں، اور خواہ یہ نئے عہد نامے کے اندر یا باہر پائے جاتے ہیں وہ اِس بارے الٰہی بااختیار بیان کو پیش نہیں کرتے کہ موت کے بارے ہمارے ساتھ در حقیقت کیا واقع ہوتا ہے۔ بہر حال، اُن کے لیے جو قائل ہیں کہ یسوع کے روح کے لیے پولس کے نظریات (جیسے وہ خود دعویٰ کرتا ہے) اِس کی ابتدا کے ممنون ہیں،

ایسی وجود پرستی سے بچنا بالکل تسلی بخش نہیں ہے، اور اِس نقطے پر ہمیں بغیر رستہ کے چھوڑ دیا جاتا ہے لیکن روپتی نظریہ سے دستبردار ہونے کے لیے اصل مسیحیت کی حفاظت کی تعلیم نئے عہد نامے میں محفوظ ہے۔ کلیسیائی تاریخ دکھاتی ہے کہ یہاں بہت سی عقائدی تحریک میں شدید اقلیت تھی جو اپنی راہ کو اختیار کر چکے تھے، اگرچہ خاص لوگ اِس کی روایات کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ بعد ازاں روایت کے بعد ہر ایماندار و کے لیے رسولی ایمان کو انتخاب کرنے کے چیلنج کا سامنا کرنا تھا ہے۔

کائناتی طور پر واجبیت اِس نظریہ کی حامل ہے کہ مسیحیت یہ سکھاتی ہے کہ مرُدہ موت کے فوراً با خبر طور پر خداوند کے ساتھ ہوتے ہیں جس کی بنیاد مشترکہ طور پر فلپیوں 1 : 23 پر ہے۔ پولس یہاں اپنے آپ ایمانداروں کے ساتھ رہنے کی خواہش اور خدا کے ساتھ ہونے کی اُس کی خواہش کے مابین ٹکڑوں میں پاتا ہے۔ حاصل کی گئی روایت کی مضبوطی کو 2 کرنتھیوں 5 میں دیکھا گیا ہے۔ پولس یہاں " جسم سے غیر حاضر اور خداوند میں حاضر " ہونے کی خواہش کو بیان کرتا ہے (2 کرنتھیوں 5 :8) اُن کے فوری سیاق و اسباق سے اور دونوں پُرانے اور نئے عہد نامے کے وسیع سیاق و اسباق سے جُدا، کوئی شک نہیں کہ اِن آیات کو مشہور نظریہ کے لیے تکیہ بنایا جا سکتا ہے۔ بہر حال، ایہ نزدیکی نظر، یہ دکھاتی ہے کہ جس پر یہ آرام پاتی ہے۔ پہلے، یہ نا قابلِ انکار ہے کہ نیا عہد نامہ ہر جگہ پاروسیہ اور ایماندار کی قیامت کی جانب پوری طاقت سے کھنچا جاتا ہے جیسے یکساں طور پر روزِ عظیم پر قائم کیا جاتا ہے، اور یہ تمام مقدسین کی مجموعی قیامت کے طور پر ہے۔ پولس قیامت کے نظام کو بہترین اور سادہ بنا چُکا ہے: " مسیح میں سب زندہ کیے جائیں گے۔۔۔ وہ جو اُس کی آمد پر مسیح کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں" (1 کرنتھیوں 15: 23) 1 تھسلنیکیوں 4 میں وہ اُن مسیحیوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے ایمانداروں کے تسلی کی پیشکش کرتا ہے جنہیں نیند میں ہونے کے لیے کہا گیا ہے ، استعمال کیے جانے کے طور پر ایک خلافِ معمول اصطلاح اگر اُس نے سوچا تھا کہ وہ پہلے ہی سے کداوند کے ساتھ روحانی مسرت میں ہیں! یہاں بچنے والے مسیحیوں کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ سب آنے والی قیامت میں دوبارہ اکٹھے ہونگے۔ آج ایسی ہی حالت میں اِن دعووں کے ساتھ دلجوئی کرتی ہے کہ مرُدہ خداوند کے ساتھ پہلے سے ہی زندہ ہیں۔

حقیقت جس کی پولس بات کرتا ہے وہ اس طرح بالکل نہیں ہے یہ محض دو نظاموں کے مابین خلیج کو دکھاتی ہے۔ کیونکہ ہم عصر چرچ جانے والوں کے لیے آنے والی قیامت صرف پس اندیشی ہو سکتی ہے، جیسا کہ وہ خیال کرتا ہے، وہ سب کچھ جو در حقیقت فیصلہ کن ہے، وہ موت کے وقت رونما ہوتا ہے۔

پولس کا کیا مطلب ہے؟

پھر فلپیوں 1 :23 میں مسیح کے ساتھ ہونے کے لیے جُدا ہونے کے بارے پولس کا کیا بیان ہےَ اگر اِس ایک آیت کو 1 کرنتھیوں 15، 1 تھسلینکیوں 4 کے حوالہ کے بغیر پڑھا جاتا ہے، اور پھر پولس کے اِسی خط میں مابعد بیانات (فلپیوں 3 : 11۔21) ، اُس حوالہ سے اِس اسلوبِ بیان کو حاصل کرنا ممکن ہو گا جس کی پولس نے موت کے فوراً بعد مسیح کے ساتھ ہونے کی توقع کی تھی۔ لیکن اِسے اُس کی ساری سوچ کی تردید کرنا تھی جیسا کہ ہم اس کی مکمل وضاحت کو دوسرے اقتباسات کے ساتھ پاتے ہیں۔ جس کا پولس در حقیقت قصد کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ اِس خط کی خوش قسمتی سے وضاحت کرنا تھی۔" تاکہ کسی طرح مرُدوں میں سے جی اُٹھنے کے درجہ تک پہنچوں۔۔۔ ہم ایک منجی یونی خداوند یسوع مسیح کے وہاں آنے کے انتظار میں ہیں اور ہماری بدحالے کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت پر بنائے گا۔" (فلپیوں 3 : 11، 20)۔ یہ اِس سوال سے بالاتر ہے کہ وہ یہاں مسیح کی واپس پر جی اُٹھنے کے درجہ تک پہنچنے کے علاوہ کچھ نہیں جانتا تھا۔ اِس لیے اِسی خداوند کے ساتھ ہونے کے رخصت ہونے کے بارے اِن باتوں کا مطالعہ کرنا بے جا ہے، جیسے اِن کا تعلق سراسر مختلف پہلو کے ساتھ ہے، اِن میں سے ایک میں جی اُٹھنا شامل نہیں ہے، اور اِس طرح یہ آخری دن کی خواہش کرنے سے سراسر مختلف ہے۔ مشہور اعتقاد اِس مفہوم کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مسیحی جی اُٹھنے سے جُدا ہو کر مسیح کے ساتھ مکمل طور پر زندہ ہو سکتے ہیں۔ اِس کا یہ مطلب ہو گا کہ موت حقیقی سمجھ میں حقیقی موت نہیں ہے، بلکہ کسی دوسری ریاست میں زندگی کا جاری رہنا ہے۔ اِس مقام پر مرُدوں کا جی اُٹھنا بے معنی بنتا ہے!۔ پولس در حقیقت، فلپیوں 1 : 23 میں موت کے وسیلہ مسیح کے ساتھ ہونے اور بعد میں آنے والی قیامت کے لیے اپنی روانگی کی بات کرتا ہے۔ 11 کیونکہ مرنا، اُن کی دوسری آگاہی اُنہیں قیامت میں زندگی رکھے گی۔ اِس زندگی سے رخصتی کا مطلب مسیح کی آمد پر اُس کے ساتھ ہونا ہے۔

اگر اب ہم اُس کے بدن سے غیر حاضر ہونے اور خداوند میں حاضر ہونے کے بیان بارے قیاس کرتے ہیں،

ہم پائیں گے کہ اِسے، بھی سیاق واسباق میں ترتیب دیا جاتا ہے جو کہ، 1 کرنتھیوں 15 کے مساوی ہونے کہ وجہ سے ہے (جسے ایک سال قبل تحریر کیا گیا تھا، جس کا حوالہ مستقبل کی قیامت کے ساتھ بھی دیا جاتا ہے، نہ کہ کسی تصور کی گئی درمیانی حالت کے ساتھ، جس کی موت کے فوری بعد پیروی کی جاتی ہے۔ اِسے واضح طور پر اِس عام بیان میں واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے س کے ساتھ پولس روحانی بدن" حاصل کرنے کی مسیحی اُمید کے لیے اُپنے بات کی تمہید بیان کرتا ہے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس نے خداوند یسوع کو جِلایا وہ ہم کو بھی یسوع کے ساتھ شامل جان کر جِلائے گا اور تمہارے ساتھ اپنے سامنے حاضر کرے گا۔۔۔ اِس لیے ہم ہمت نہیں ہارتے" (2 کرنتھیوں 4 : 14،16)۔ اِن بیانات کو ہمیں خبر دار کرنا چاہیے کہ پولس کے مندرجہ ذیل بحث و تمحیص کے لیے نظریات کو پڑھنے کی کوشش نہیں کرنی ہے اُس مستقبل کی حالت کے بارے جسے جی اُٹھنے سے علیحدہ کیا گیا ہے۔ یہاں 2 کرنتھیوں 5 اور 1 کرنتھیوں 15 کے مابین تین اہم نقات ہیں، اور جب اِن پر غور کیا جاتا ہے، تو اِن کو قائم رکھنا سراسر ناممکن ہو گا کہ پولس دو مختلف عقیدوں کے ساتھ برتاو کر رہا ہے۔ پہلی وضع قطع" لافانیت سے ملبس" ہونے کے نظریہ کے لیے دونوں اقتباسات کے لیے مشترک ہے "2 کرنتھیوں 5 : 2 -4: " چنانچہ ہم اِس میں کراہتے ہیں اور بڑی آرزو رکھتے ہیں کہ اپنے آسمانی گھر سے مُلبس ہو جائیں۔۔۔ اِس لیے نہیں کہ یہ لباس اُتارنا چاہتے ہیں بلکہ اِس پر اور پہننا چاہتے ہیں تا کہ جو فانی ہے زندگی میں غرق ہو جائے۔"

ہم بالکل اِسی نقطے کو 1 کرنتھیوں 15 : 54 میں پاتے ہیں: " اور جب یہ فانی جسم بقاء کا جامہ پہن چُکے گا تو وہ قول پوراہ گا جو لکھا ہے،" موت فتح کا لقمہ ہو گئی۔"

دوسرے، دونوں اقتباسات کے لیے مشترکہ چیز آسمان سے نجات کے لیے خداوند کے ظاہر ہونے میں ہے: 2 کرنتھیوں 5: 2 : " ہم بڑی آرزو رکھتے ہیں کہ اپنے آسمانی گھر سے ملبس ہو جائیں" 1 کرنتھیوں 15 : 47: " دوسرا آدمی، مسیح، خداوند آسمانی ہے۔"

تیسرے، لافانیت کے وسیلہ ضابطہ اخلاق کو دوسرے درجے کا خیال تصور کرنا ہے: 2 کرنتھیوں 5 : 4: " بلکہ اِس پر اور پہننا چاہتے ہیں تا کہ وہ جو فانی ہے زندگی میں غرق ہو جائے۔" 1 کرنتھیوں 15 : 54: " اور جب یہ فانی جسم بقاء کا جامہ پہن چُکے گا تو وہ قول پورا ہو گا جو لکھا ہے،" موت فتح کا لقمہ ہو گئی۔"

ربط کے یہ نقاط، جس میں اِسی شکل کی زبان کا استعمال شامل ہے، یقیناً کسی امکان پر حکمرانی کرتی ہے کہ پولس کے ذہن میں مکمل طور پر دو فرق فرق واقعیات تھے، اِس حقیقت کا کم تر نظر یہ نہیں تھا کہ جسے وہ اُنہیں لوگوں کو لکھ رہا تھا، اور یہ بہت کم وقت میں تھا۔ موت کے لمحے کے لیے حوالہ پیش کرنے کے طور پر 2 کرنتھیوں 5 کو لینے کا مطلب یہ ہے ہر شخص موت کے وقت آزادی کے ساتھ لافانیت کو حاصل کرتا ہے ، جیسے ، جے۔اے۔ٹی۔ روبنسن کہتا ہے ، " 1 کرنتھیوں 15 کے لیے واضح مخالفت کے ساتھ اقتباس کو پڑھنا" (اِن دی اینڈ گاڈ، صفحہ 106)۔ وہ وقت یقیناً آ چکا ہے کہ پولس کے اپنے آپ کی تردید کو روکا جائے اور غیر معمولی استحکام اور اتحاد کی پہچان کی جائے جو موت کے بعد زندگی کے اِس مرکزی معاملے پر اُس کی سب تحریروں کو وسیع کرتی ہے۔

پولس کی ایسٹالوجی کی واحدانیت

ہم اِس ورژن میں پولس کے خطوط میں سے پانچ متعلقہ اقتباسات کو لیتے ہوئے ایمانداروں کی آنے والی زندگی کے بارے پولس کی سوچ کی واحدانیت کو مکمل طور پر بیان کر سکتے ہیں۔ یہ اُس اسلوبِ بیان کو مضبوط کرنے میں مدد کرے گا جسے ہم پہلے سے ہی حاصل کر چکے ہیں جس کی اُس نے ایک مقصد کے لیے تلاش کی تھی، اور وہ پاروسیہ پر تمام ایمانداروں کی قیامت تھی۔ یہ لمحہ نئے عہد نامے کے تمام لکھاریوں کے لیے فیصلہ کن تھا۔ پولس کا نقطہ نظر کا خاکہ اِس طرح اُتارا جا سکتا ہے (اُس کی سوچ کی واحدانیت کی جانب توجہ مرکوز کریں)۔

پولس کی مستقبل کی اُمید کے بنیادی عقیدہ کو اِس طرح بیان کیا گیا ہے:

اور چونکہ ہم میں وہی ایمان کی روح ہے جس کی بابت لکھا ہے کہ میں ایمان لایا اور اِسی لیے بولا۔" پس ہم بھی ایمان لائے اور اِسی لیے بولتے ہیں، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس نے خداوند یسوع کو جِلایا وہ ہم کو بھی یسوع کے ساتھ شامل جان کر جِلائے گا اور تمہارے ساتھ اپنے سامنے حاضر کرے گا۔ اِس لیے ہم ہمت نہیں ہارتے۔۔۔ جس حال میں کہ ہم دیکھی ہوئی چیزوں پر نہیں بلکہ اَن دیکھی چیزوں پر نظر کرتے ہیں کیونکہ دیکھی ہوئی چیزیں چند روزہ ہیں مگر اَن دیکھی چیزیں ابدی ہیں۔۔۔ چنانچہ ہم اِس میں کراہتے ہیں اور بڑی آرزو رکھتے ہیں کہ اپنے آسمانی گھر سے ملبس ہو جائیں۔ (2 کرنتھیوں 4 : 13۔5 : 2)۔ ہم خداوند یسوع مسیح، نجات دہندہ کا آسمان سے آنے کا انتظار کر رہے ہیں (فلپیوں 3 : 20)۔ آسمان سے آنے والا دوسرا شخص خداوند ہے (1 کرنتھیوں 15 : 47)۔

ہم آپ اپنے باطن میں کراہتے ہیں اور لے پالک ہنے یونی اپنے بدن کی مخلصی کی راہ دیکھتے ہیں۔اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لیے بھلائی پیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لیے جو خدا کے اِرادہ کے موافق بُلائے گئے۔ کیونکہ جنکو اپس نے پہلے سے جانا اُنکو پہلے سے مقرر بھی کیا کہ اُس کے بیٹے کے ہمشکل ہوں (رومیوں 8 : 23،28،29)۔ ہم اُس کے ساتھ دُکھ اُٹھائیں تا کہ اُس کے ساتھ جلال بھی پائیں۔(رومیوں 8 : 17)۔ جب مسیح جو ہماری زندگی ہے ظاہر کیا جائے گا تو تُم بھی اُس کے ساتھ جلال میں ظاہر کیے جاوگے۔(کلسیوں 3 : 4)۔اِس لیے نہیں کہ یہ لباس اُتارنا چاہتے ہیں بلکہ اِس پر اور پہننا چاہتے ہیں، تا کہ جو فانی ہے زندگی میں غرق ہو جائے۔(2 کرنتھیوں 5 : 4)۔ ہم سب تو نہیں سوئیں گے مگر سب بدل جائیں گے۔اور یہ ایک دم میں۔ایک پل میں۔پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہو گا کیونکہ نرسنگا پھونکا جائے گا اور مُردے غیر فانی حالت میں اُٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے۔(1 کرنتھیوں 15 : 51،52)، لیکن ہر ایک اپنی اپنی باری سے۔پہلا پھل مسیح۔ پھر مسیح کے آنے پر اُس کے لوگ۔(1 کرنتھیوں 15: 23)، کیونکہ نرسنگا پھونکا جائے گا اور مُردے غیر فانی حالت میں اُٹھیں گے اور ہم سب بدل جائیں گے۔کیونکہ ضرور ہے کہ یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہنے اور یہ مرنے والا جسم حیاتِ ابدی کا جامہ پہنے۔(1 کرنتھیوں 15 : 52،53) کیونکہ خداوند خود آسمان سے للکار اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اُٹھیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہونگے اُنکے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائیں گے تا کہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اِس ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔(1 تھسلینکیوں 4 : 16 – 17)۔پس ہماری ہمیشہ خاطر جمع رہتی ہے اور یہ جانتے ہیں کہ جب تک ہم بدن کے وطن میں ہیں کداوند کے ہاں سے جلا وطن ہیں۔(2 کرنتھیوں 5 : 6 –8)، کہ ہم تُم ایک ساتھ مریں اور جیئیں (2 کرنتھیوں 7 :3)۔میرا جی تو چاہتا ہے کہ کوچ کر کے مسیح کے پاس جا رہوں (فلپیوں 1 : 23)۔۔۔ تا کہ کسی طرح مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے درجہ تک پہنچوں (فلپیوں 3 : 11)۔

اِن اقتباسات سے یہ دیکھا گیا ہے کہ پولس جی اُٹھنے (قیامت) پر، نہ کہ اُس سے پہلے، مسیح کے ساتھ ہونے کی اُمید کرتا ہے۔بائبلی سکیم کی تجدید غیر مجاز پریشانیوں کو حال کرے گی جسے کلام پر روایتی اعتقاد کا اضافہ کرنے کے لیے ہماری کوششوں سے خلق کیا جا چُکا ہے۔پہلے، قیامت کا مطلب زندگی کے لیے موت سے مُردہ لوگوں کی حقیقی تبدیلی ہو گی، اور یہ بڑا مستقبل میں ہونے والا واقع اپنی مسیحی سوچ کو پھر حاصل کرلے گا۔ دوسرے، ایک شخص ناقابلِ تقسیم اتحاد کا خیال کرے گا، نہ کہ موت پر اپنے بدن کی روحانی محرومی کے طور پر۔اِس طرح یونانی خیالات کا زہر ہم عصر مسیحی نمود کو صاف کر دے گا۔ تیسرے، مسیح کی واپسی کے لیے ہمدردی کی شدت، تمام نئے عہدنامے کے مصنفین کے وسیلہ بانٹی جائے گی م اور اِس کی تجدید ہو گی۔ موت کے لمحے پر روایتی تاکید جو نئے عہدنامے کے لکھاریوں کے لیے کوئی نتیجہ نہیں رکھتی، جو کہ اِس اُمید کی شدت کو کامیابی سے برباد کر چُکی ہے، تا کہ مستقبل کا مسیحی نظریہ مکمل ہو لیکن کلیسیائی دائرہ کار میں ناقابلِ شناخت ہو۔ بالآخر، یہاں غیر بائبلی روایت کے لیے نئے عہدنامے کی آیات کو الگ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

2 کرنتھیوں 5 کی مفصل تشریح

پولس کی جانب سے پیش آنے والا موضوع ایمانداروں کے لیے جی اُٹھنے کا سماں ہے۔ وہ موضوع کا عام بیان کے ساتھ آغاز کرتا ہے جس کے بارے وہ قیاس کرتا ہے: " کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس نے خداوند یسوع کو جِلایا وہ ہم کو بھی یسوع کے ساتھ شامل جان کر جِلائے گا اور تمہارے ساتھ اپنے سامنے حاضر کرے گا" (2 کرنتھیوں 4 : 14)۔ یہ دلیل اِس مرکزی اُمید کی بنیاد پر آگے بڑھتی ہے: " اِس لیے ہم ہمت نہیں ہارتے" (16 آیت)۔ پھر پولس عارضی دُکھ برداشت کرنے کے فرق کو دیکھتا ہے جس میں سے ہم اپنے موجودہ بدن کے ساتھ گزرتے ہیں اُس جی اُٹھی زندگی کے جلال کے ساتھ جو ہمیں پاروسیہ کے وقت بخشی جاتی ہے۔ یہاں پولس کے پسندیدہ موضوع پر تاکید کی گئی ہے: " موجودہ بُرے زمانے" اور آنے والی مسیحی دور کے مابین فرق (1 تیمتھیس 4 : 8) کو بیان کیا گیا ہے۔ (یونانی ایونیس سے " ابدیت" کا بااختیار ورژن،" آنے والے زمانے سے متعلقہ " کو سرانجام دیناچاہیے ، مسیحی الفاظ، صفحہ 455)۔ چیزیں جو اب قابلِ دید ہیں وہ عارضی ہیں، اور ناقابلِ دید چیزیں آنے والے زمانے سے نسبت رکھتی ہیں (آیت 18)، اگر ہمارا زمینی گھر (بدن) موت پر تباہ ہوتا ہے، تو یہ سماں یقینی ہے کہ ہم انتظار کرنے والے اپنے نئے بدن کو رکھتے ہیں۔ نیا بدن آنے والے زمانے کی زندگی کے لیے اختیار کیا جاتا ہے (آیت 11)۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم اِسے اُس وقت رکھیں جب مسیح آسمان سے آتا ہے۔ (آیت 2) ۔ پھر ہم ننگے نہیں پائے جائیں گے (جیسے کہ، موت پر، ایک ننگا بیج جسے اُگنے کے نظریہ کے ساتھ زمین میں بویا جایا گیا، 1 کرنتھیوں 15 : 37)۔ ہم برخاست کیے جانے کی خواہش نہیں کرتے، بلکہ جی اُٹھنے کے وقت غیر فانی ہونے کے ساتھ ملبس ہوتے ہیں جب موت زندگی کا لقمہ ہو جاتی ہے (آیات 3،4)۔ روح وعدہ کی گئی غیر فانیت کی زرِ پیشگی ہے (آیت 5)۔ ہم جانتے ہیں کہ اگرچہ ہم اپنی موجودہ اجسام میں رہتے ہیں ہم خداوند سے غیر حاضر ہوتے ہیں (آیت 6)۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم اِس بدن میں اپنے گھر کو چھوڑیں اور خداوند کے ساتھ اپنا گھر بنائیں (آیت 8)، یہ کہ، پروسیہ پر اپنے عارضی بدن کو جلالی بدن میں تبدیل کرتے ہوئے اِسے حاصل کریں، کیونکہ ہم سب جب وہ آتا ہے اُس کی عدالت کی کُرسی کے سامنے عیاں کیے جاتے ہیں۔ (آیت 10)۔

اِس ساری دلیل کا تعلق اب ہماری حالت کے ساتھ ہے۔ موجودہ اور پاروسیہ کے مابین کا درمیانی وقفہ صرف تب ہی موزوں ہوتا ہے اگر کوئی ایک اِس کے آنے تک قائم رہتا ہے۔ موت کی حالت پولس کی طرف سے برخاست ہو چکی ہے، اب، جیسے ایف۔ ایف۔ بروس کہتا ہے، " وہ خارج کی گئی حالت میں باخبر وجود کا قیاس نہیں کر سکتا"(لافانیت پر دیا گیا لیکچر، سکاٹش جرنل آف سٹیٹ، والیم 24، نمبر 4 صفحہ 471)۔ برخاست کی ہوئی روح کے طور پر بچنا ایک ایسی چیز ہے جس سے وہ سکڑ جاتا ہے!

تاہم، جبکہ ہماری روایتی سکیم موت کے لمحے بغیر بدن کے بچنے کے منظر میں پائی جاتی ہے، کلام ایسی حالت کا ایک حوالہ دیتا ہے، اور اِسے ناقابلِ خیال کے طور پر رد کرتا ہے۔ ہماری غلطی اِسے اِس طرح پڑھنے سے ہے کہ " بدن میں غیر حاضر ہونا خداوند میں حاضر ہونا ہے" جیسے کہ اگر اِس کا یہ مطلب تھا" بدن میں غیر حاضر ہونا اور پس خداوند کے ساتھ برخاست ہونا ہے" بہرکیف، اگر ہم پولس کی تحریروں میں کہیں اور نظر دوڑائیں، تو ہم پائیں گے کہ وہ پاروسیہ پر جی اُٹھنے کے وسیلہ خداوند کے ساتھ ہونے کی اُمید کرتا ہے(1 تھسلینکیوں 4 : 17) کیونکہ پولس کا، بدن میں غیر حاضر ہونے کا مطلب نئے بدن کے ساتھ خداوند میں حاضر ہونے کا ہے۔ مسیح کے ساتھ رہنا(آیت 8) جو ظاہری طور پر بدن کی حالت کا مفہوم پیش کرتا ہے، کیونکہ اِس سارے اقتباس کی بنیار بدن کے خاکوں کے طور پر رہنے، سکونت کرنے اور بسنے کے طور پر ہے۔ پولس اِسی لیے ذہن میں نئے کے لیے پُرانے کی تبدیلی رکھتا تھا ۔" اُس دن ہم بلاشُبہ اُس کی مانند بن جائیں گے، کیونکہ ہم اُسے ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے" (1 یوحنا 3 :2)۔ "اُس دن" مسیح کے ساتھ ملاپ کا انتظار ہو گا۔

فلپیوں 1 : 21 -23

جب یہ دیکھا گیا کہ نیند کی یہ سادہ سی سکیم قیامت کے ساتھ جی اُٹھنے کی پیروی کرتی ہے تو یہ اکیلی بائبل کے مواد کے ساتھ انصاف کرتی ہے(اِس کے ساتھ ساتھ ابتدائی کلیسیا کی تاریخ کے وسیلہ کی جانے والی مدد کو وسیع کرنے سے)، فلپیوں 1 : 21 -23 مسیح کے ساتھ فوری موجودگی کے اِس نظریہ کو سہارا دینے کے لیے بمشکل طور پر لیا جا سکتا ہے۔ اِن آیات سے درپیش مشکل کو آسانی کے ساتھ حل کیا جاتا ہے جب اِسے یوں سمجھا گیا کہ اُن کے لیے جو موت کی نیند سوتے ہیں، وقت کے ساتھ ساتھ اِس کے کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں مِلا۔ ایک ایماندار جو قیامت کے وقت زندہ ہوتا ہے

وہ، موت اور جی اُٹھنے کے درمیانی وقفے کی سمجھ نہیں رکھے گا۔

فلپیوں 1 : 23 میں، پولس اپنے لیے موت کا ارادہ کرتا ہے: " کیونکہ مرنا، میرے لیے نفع ہے۔" وہ فطرتی طور پر، فوری مسیح کے ساتھ حضوری کا سوچتا ہے۔ کیونکہ مرتا ہوا شخص، موت کے وقت اپنی آنکھیں بند کرنے کے وقت پچھلا نرسنگا پھونکے جانے کے وقت فوری طور پر کامیاب ہوگا۔ وہ موت اور جی اُٹھنے کے درمیان وقفے کا تجربہ نہیں رکھے گا جو کہ اُس کا مقصد ہے (فلپیوں 3 :11)۔ بہرحال، ہم آسکر کالمن کے ساتھ اصرار کرتے ہیں، کہ مُردہ اب بھی وقت پر ہی ہیں "(روح کی غیر فانیت یا مردوں کی قیامت؟ صفحہ 49)، ورنہ " ، جیسے کالمن اضافہ کرتا ہے، 1 تھسلنیکیوں 4 : 13 ایف ایف کا کچھ مطلب نہ ہوتا۔ اگرچہ مردہ" وقت میں ہی رہتے" کیونکہ اُن کے لیے موت سے جی اُٹھنے کی طرف وقفے کی کچھ آگاہی نہ ہے۔ اِس سمجھ میں، اور صرف اِسی سمجھ میں، مرنے والا ایماندار اِس دور سے خدا کی بادشاہی کی طرف بڑھتا ہے جو کہ پاروسیہ پر پہنچتا ہے۔

اگر ہم عصر ایماندار مستقبل میں پولس کے ساتھ اُس کے رویا اور ایمان کی صراحت کو بانٹتے، تو یہاں اُس کی تحریروں میں باضمیر پہلے سے جی اُٹھنے کے نظریہ کو پڑھنے میں آزمائش پیدا نہ ہوتی۔ کیونکہ پولس، اور ابتدائی کلیسیا کے لیے، پاروسیہ پر جی اُٹھنا ہی صرف مقصد ہے۔ اِس کے بعد وہ" خداوند کے ساتھ " ہونے کی اُمید کرتا ہے، اور 1 تھسلنیکیوں 4 میں وہ اُس واقع ہو بیان کرتا ہے جو مسیح کی حضوری میں اُس کا نقیب ہوگا،" اور اِس طرح ہم ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے" (1 تھسلنیکیوں 4 : 17)۔

کچھ ہم عصر تبصرہ نگار، یہ جانتے ہوئے کہ زندگی ایک برخاست کی گئی روح کی مانند ہے وہ پولس کے لیے قائل نہیں ہوتے، وہ اِس صلاح کاری کی شدید مناسبت سے کھنچے چلے جاتے ہیں کہ 2 کرنتھیوں 5 میں رسول نے مکمل ایسکالوجیکل سکیم کو زیروزبر کیا جسے اُس نے کچھ ہی عرصہ پہلے 1 کرنتھیوں 15 میں الٰہی مکاشفہ کے طور پر حاصل کیا تھا۔ اُن کا مقصد تھا کہ 2 کرنتھیوں 5 میں وہ موت پر نہ کہ پاروسیہ پر نئے بدن کی اُمید رکھتا تھا۔ بہرحال، ایسے" حل" پاروسیہ پر جی اُٹھنے سے ہٹ کر، مُردوں کے لیے روایتی باخبر وجود کو ہر قیمت پر محفوظ رکھنے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

باب نمبر5

دولتمند اور لعزر اور
صلیب پر ڈاکو

کلام کے کسی اور اقتباس سے بڑھ کر، دولتمند اور لعزر کی تمثیل کو مشہور تعلیم کے طور پر ہضم کیا جاسکتا ہے کہ جی اُٹھنے سے پہلے سزا اور اجر کو مرُدہ کے ہاتھ میں کیا جاتا ہے۔ اب بدکار کی قسمت کے نظریہ کو مہر کیا گیا ہے اور اُن کی سزا کی پیائش کو عدالت سے پہلے بے ترتیب ہونے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کلام یہ غیر فانیت کو کسی پر بھی اور قیامت سے الگ عدالت کے لیے کسی کو اِسے عطا نہیں کرتا(یوحنا5 : 28، 29، مکاشفہ20 : 11- 15)۔ جی۔ ای۔ لیڈ، اِس پر غور کرتا ہے کہ " یہاں اِس اقتباس میں ایک تعلیم ہے[دولتمند اور لعزر کی تمثیل میں] جو کہ ثالثی حالت کے بارے بائبل کی مکمل تعلیم کی تردید کرتی ہے، جیسے کہ عدالت اور اجر موت کے فوری بعد رونما ہوتے ہیں۔ دوسری آمد پر کہیں اور عدالت ہمیشہ رونما ہوتی ہے" (دی لاسٹ تھینگز، صفحہ34، میری تاکید)۔

غیر بائبلی تصور پیش از وقوع

در حقیقت، دولتمند اور لعزر کی کہانی کو مکمل طور پر دو مختلف نقطہ نگاہ سے پڑھا جاسکتا ہے۔ ہر ایک چیز اُس پر انحصار کرتی ہے جو تصور پیش از وقوع کو کلام کے اِس حیرت میں ڈال دینے والے حصے کو برداشت کرنے کے لیے لاتے ہیں۔ جبکہ کچھ ہم عصر فریسی اصلاح کاری کو اُدھار لینے کے لیے، یسوع نے دراصل غیر بائبلی ذرائع کی حمایت نہیں کی تھی جسے فریسیوں نے یونانی سوچ کے اثر نیچے اِسے گلے سے لگائے رکھا۔

ہم پُرانے عہد نامے سے ٹھوس طور پر قائل ہوتے ہوئے تمثیل تک پہنچتے ہیں یہ کہ عالمِ ارواع اس وقت بدکار انسانی روحوں، اور یہ باخبر انسانی روح کے لیے اذیت کی جگہ نہیں ہے، جسے اُس کے بدن سے نکالا گیا، یہ بائبل کے مصنفین کے لیے ناقابلِ تصور ہے۔ عالمِ ارواع مستقبل میں سزا کی جگہ بن سکتی ہے (زبور 9 : 17)۔

ابتدائیہ الفاظ، " اب یہاں ایک انسان تھا۔۔" یہ ہمیں مسرف بیٹے کی کہانی اور بے انصاف مالک کی کہانی کی یاد دلاتا ہے، جو بالکل ایسے ہی جملے کے ساتھ شروع ہوتی ہے، اور ہمیں خبردار کرتی ہے کہ ہم ایسٹالوجی پر مستقیم گفتگو کی بجائے ایک اخلاقی کہانی کے ساتھ برتاو کر رہے ہیں۔" ایف۔ ڈبلیو۔ فارر (سمتھ کی بائبل ڈکشنزی، والیم 2، صفحہ 1038) کہتا ہے، " یہ قائل نہ ہونے کی مانند ہے کہ اِس مقام پر اہم الہیاتی تعلیم کو ثابت کرنے کے لیے مستحکم کیا جا سکے جسے یہودی استعارے میں تسلیم کرتے ہوئے پابند کیا گیا ہو۔"

جی۔ ایم۔ گواٹکن، روحانی چیزوں کے لیے آنکھ، میں صفحہ نمبر 41 میں لکھا: " کہ مجھے آپ کو خبردار کرنے دیں کہ تمثیل تمثیل ہے کوئی لغوی حقیقت نہیں ہے۔ یہ اُس سبق کے لیے ٹھیک ہے جسے خدا نے ہمیں سکھانے کے لیے استعمال کیا، لیکن اِس سے یہ ضمانت نہیں لی جا سکتی کہ اُس کا مطلب ہر ایک چیز کو سکھانا تھا جو کچھ وہ کہتا تھا، مثال کے طور پر یہ ایک جنت ہے جس میں ہم ابراہام کی گود میں بیٹھیں گے۔" عبرانیوں کا ایک ریگیوس پروفیسر ایسے ہی نظریہ کو پیش کرتا ہے: " یہ قیاس کرنا ہے کہ یہ کام خداوند کی طرف سے ہے کہ ہمیں درمیانی مقام کی تعلیم کو دینا ہے جس سے تمثیل کو مکمل طور پر غلط سمجھا گیا (ڈاکٹر۔ سی۔ ایچ۔ رائٹ۔ دی انٹر میڈیٹ سٹیٹ، صفحہ 278)۔

کتنا شاذونادر ایسی خبرداریوں کی طرف توجہ دی گئی! مستقبل میں آنے والی سزا کے بارے اُن کی تعلیم میں فریسیوں نے کچھ افلاطونی فلسفے کو جذب کرتے ہوئے پُرانے عہد نامے کی سوچ کو انقلابی بنایا جس کا انحصار بہت زیادہ ہماری اپنی الہیات پر ہے۔ بہت سی اسفار محرفہ اور جعلی تصانیف دکھاتی ہیں کہ برزخ یا عالم ارواع خارج کی ہوئی روحوں رہنے کی جگہ کے لیے متحرک کر چکی تھی، جو ایک مقام کے طور پر قبر کے لیے پُرانے عہد نامے کی تفصیل کے برعکس ہے۔" کیونکہ وہاں نہ کام ہے نہ منصوبہ، نہ عِلم نہ حکمت۔" (واعظ 9 :10)، اور جہاں مُردے خاموشی کے عالم میں نیچے چلے جاتے ہیں اور " وہ کچھ نہیں جانتے" (واعظ 9 :5)، جبکہ وہ" خاک میں سو جاتے " ہیں (دانی ایل 12 :2)۔

فریسی " ابراہام کی گود" میں راستبازی کو موافق ٹھراہنے کے لیے برزخ / عالمِ ارواع کو دوخانوں میں تقسیم کر چُکے تھے، اور بدکار کو" لعنت، سزا، اور عذاب" برداشت کرنے میں (1 حنوک22 : 9 -13)۔ یہاں لوقا کی تمثیل اور فریسیوں کی تعلیم کی زبان کے مابین دوواضح نقاط ہیں۔اب طرزِ تحریر کو حاصل کرنے کے سوا، تمثیل کہیں خاص طور پر یہ بیان نہیں کرتی کہ آیت 22 -26 میں اجر اور سزا کی سمجھ کو بیان کیا گیاہے اور وہ بھی قیامت سے پہلے۔ اگرچہ کہانی کو موت پر فوری بچاو کے لیے افلاطونی نظام میں فٹ کیا گیاہے، یہ بہت معنی خیز ہے کہ لعزر اور دولتمند شخص کو خارج کی گئی روحوں کے طور پر نہیں دیکھا گیا، بلکہ کہانی کو ذہن میں بائبل کی سکیم کے ساتھ سراسر اطمینان حاصل کرنے کے لیے پڑھا جاتا ہے (جیسے کہ کم از کم 19 سے 26 آیات تک)۔ ہمیں اِس لیے کہنے کی ضرورت نہیں کہ یسوع نے اُس کی کہانی کو موت کے بعد فریسی تعلیم کو موافق ٹھہرایا۔ واقعیات کے درست پروگرام کو کسی بھی معاملے میں بمشکل طور پر تمثیل میں توقع کی گئی ہے۔اِس کا مقصد کہیں اور جگہ پایا جاتا ہے۔ صرف اِس کہانی کا استعمال اُس شخص کے لیے جس کی بنیاد اِس چیز پر ہے کہ موت کے بعد کیارونما ہوتا، جب کلام میں کہیں بہت زیادہ ہدایت دی گئی ہے، یہ مشکل سے معقول بنتی ہے۔

مسیحی ضیافت

اگر ہم ذہن میں بائبلی ایسٹالوجی کے ساتھ مطالعہ کرتے ہیں، ہم غریب آدمی کے ابراہام کی گود میں ہونے کے حوالے کو سمجھیں گے اُس تمثیل کے طور پر جب فرشتے ایماندار کو خدا کی بادشاہت میں لاتے اور پاروسیہ پر مسیحی ضیافت میں شامل کرتے ہیں(متی24 : 31،لوقا14 : 15)،وہ ابراہام، اضحاق اور یعقوب اور دیگر ایمانداروں کے ساتھ کہاں ٹھہریں گے (متی8 : 11)۔اِس اجر کو" راست بازوں کی قیامت پر" یسوع کی طرف سے قائم کیا گیاہے(لوقا14 :14)۔یہ ہماری کہانی کی بنیاد پر صلاح دیناگیر دانشمندانہ ہو گا کہ لوقا اب موت کے لمحے اجر کو قائم کرتا ہے۔ دولتمند کا دفن کیاجانا" اُس کی آنکھیں اوپر اُٹھانے" کی پیروی کرتا ہے(کیایہ قیامت پر آنکھوں کے پردے کھولنے کا حوالہ ہو سکتاہے ؟) جو آگ میں اذیت برداشت کرنے کی پیروی کرتا ہے(لوقا16 : 24)۔یہاں ہمیں یاد دلایا جاتا ہے کہ" یہاں رونا اور دانت پیسنا ہو گا"

جب آپ ابراہام اور اضحاق اور یعقوب اور تمام انبیاء کو خدا کی بادشاہی میں (پاروسیہ کے وقت) دیکھتے ہیں اور آپ کو باہر نکالا جاتا ہے (لوقا 13 :28)، شاید 23 آیت واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ اِس عذاب کا تجربہ عالم ارواح میں کیا جاتا ہے، اگرچہ اِسے اِس سمجھ میں پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ دلچسپ ہے کہ کچھ عبارات، جس میں وال گیٹ شامل ہے، اُن الفاظ کو ساتھ جوڑتے ہوئے جس میں عالمِ ارواح شامل ہے جہاں آدمی کو دفن کیا جاتا ہے" ، اور اپنی آنکھوں کو اوپر اُٹھانے کو رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔۔۔" (جیسے کہ ایٹ سپلویٹ اسٹ اِن اِنفرینو۔ ایلوانس اسٹن اکلوس سوس ۔۔۔") اِسے پڑھنے سے یہاں صلاح دینے کے لیے کچھ نہیں ہو گا کہ عالمِ ارواح سزا کا مقام ہے۔

بہر حال، اگر، سزا کو عالمِ ارواح کے ساتھ جوڑا گیا ہے پھر آگ کی جھیل کا حوالہ، دوسری، سزا کے مقام کے حوالے کا بھی ارادہ ہو سکتا ہے (مکاشفہ 20 :14)۔ اِس اقتباس میں پہلی موت اور عالمِ ارواح کو آگ کی جھیل میں ڈالا گیا ہے ، اِسی طرح، دوسری موت کو، سزا کے مقام کے طور پر عذاب کے ساتھ جوڑا گیا ہے (مکاشفہ 14 : 10، 20 :10)، اگرچہ ابدی عذاب کے بارے کچھ نہیں کیا گیا۔ یہ بہتر ہو گا کہ یسوع دوسری موت کے لیے " نئے برزخ" کے بارے اشارے کنائے میں کہتا ہے، جو کہ مردوں کی نئی دُنیا ہے، جو کہ پہلی موت کے عالم ارواح سے بہت مختلف ہو گی، جو کہ پورے اقتباس میں نیک و بد کے لیے خاموشی اور آرام کی جگہ ہو گی، اور بلاشبہ وہ جگہ جہاں خود یسوع گیا تھا جب وہ مرا تھا (اعمال 2 : 31)۔ یہ کہنا سراسر درست نہیں کہ ساری موت کا خاتمہ ہو جاتا ہے جب موت اور عالمِ ارواح آگ کی جھیل میں ڈالے جاتے ہیں (مکاشفہ 20 :14)۔ کیونکہ آگ کی جھیل کو دوسری موت کہا گیا ہے (مکاشفہ 21 : 8)۔ اور اِسی لیے موت نئی شکل میں قائم رہتی ہے، جلنے والی جگہ کے طور پر۔

شاعرانہ صورتیں؟

بلاشبہ یہ سمجھنا سراسر ممکن ہو گا اُس بات چیت کو جو شاعرانہ صورت کے طور پر مردوں کے درمیان ہوئی جو کہ یسعیاہ 14 : 11 کے اقتباس کے مساوی ہے جہاں مردے ایک دوسرے سے بات کرنے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کسی کو اِس بیان کو لغوی طور پر لینے کی ضرورت نہیں کہ " مارا ہوا" حرکت اور بات کر سکتا ہے! ہماری تمثیل کے کسی معاملے میں

یہ افلاطونی نظریہ میں روح کے خارج ہو جانے کے طور پر بچنے کی مراعات شامل نہیں ہیں، اگرچہ فریسیوں کی زبان کو موثر طور پر اُدھار لیا گیا ہے۔

سب سے زیادہ معنی خیز آنکھوں، اُنگلی، اور زبان کا ذکر ہے جو یہ دکھا رہا ہے کہ یہاں خارج کی گئی" روح" کے طور پر بچنے کا کوئی اشارہ نہیں ہے اگرچہ روایتی الہیات ہمیشہ اِس کہانی کے لیے درخواست کرتی ہے اُس تعلیم کی بنیاد پر اُس گزشتہ فانی حالت کے لے۔ بہر حال، کیا کوئی ایک، ایمان رکھتا ہے کہ کوئی ایک آسمان پر ابراہام کے ساتھ لغوی طور پر بات چیت کر سکتا ہے؟ تفصیل کے ساتھ لغوی طور پر اِس کہانی کو پڑھنا اِسے بہت زیادہ ثابت کرتا ہے!

اِس تمثیل کو دور تک پھیلاو یہ سیکھاتا ہے کہ اجر اور سزا موت کے فوری بعد ہمارے ایسٹالوجی تصویر میں بڑی منتقلی کے وقت کا عکس ہے جو دوسری صدی کے ابتدا میں مسیحی کلیسیا پر اثرانداز ہونا شروع ہوا، اور یہ یونانی فلسفہ کے اثر نیچے تھا ۔ ہم ایک مرتبہ پھر کعنانی گوج کے قول کو دہراتے ہیں جس نے قیاس کیا مسیحی کلیسیا میں رومی اور یونانی مقطر کے نظریات" ایک طوفان کی نمائندگی کرتے ہیں جس سے ہم کبھی بچ نہیں سکتے، خواہ تعلیم ہو یا عمل۔" مسیحی منظر کی تبدیلی ایک خطرناک مداخلت کو پاروسیہ اور جی اُٹھنے کی تعلیم کے ساتھ عائد کرتی ہے۔ واقعیات کی" پہلے سے تاریخ ڈالنا" جو کہ پہلی قیامت اور پاروسیہ کلام کی سکیم میں ہے وہ نئے عہد نامے کے ایسٹالوجی خاکے کے ڈھیر ہو جانے کی طرف راہنمائی کرتی ہے، جو کہ خدا کی بادشاہی کے مسیحی پیغا کے دل پر چوٹ لگا رہی تھی۔ وہی رجحان جو ایسٹالوجیکل ترتیب کو ادل بدل کر دیتا ہے جو پاروسیہ 1914 کے طور پر فرقہ بندی، اور کچھ مبشرانہ دائرہ کار کو، بڑی مصیبت پر اُٹھائے جانے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔[12] موت کے وقت روح کے بچنے کی تعلیم وہی قسم میں جا کر گرتی ہے۔ لہذا خدا کی بادشاہت کو سمجھنے کے لیے ثابت قدم لغوی رجحان ایمانداروں کے" دلوں میں حکمرانی" کو پیش کرنے کے طور پر ہے ماسوائے نئے عہد نامے کے جو پاروسیہ پر قوی تر ہونے کے طور پر ایسٹالوجیکل بادشاہت کے طور پر عیاں کیا گیا ہے ۔ ہر معاملے میں جی اُٹھنے کی مرکزی تعلیم اُس حملے کے نیچے ہے(جیسا یہ پولس کے دنوں میں تھا۔ 1 کرنتھیوں 15 :12، 2 تیمتھیس 2:18)۔

اور اِس کے ساتھ مسیحا کے آنے کی تعلیم جو اُس کی بادشاہت کو قائم کرنا تھا۔

صلیب پر ڈاکو

لوقا کے مطابق انجیل میں ایک واحد آیت یہ گواہی مہیا کرتی ہے کہ یسوع نے اپنے لیے اور صلیب پر ڈاکو کے لیے آسمان میں فوری موجودگی کی توقع کی تھی، جس دن وہ مصلوب ہوا تھا۔ اِس میں زیرنہ ہونے والی تشریحات کو قیاس کیا گیا۔ الان رچڈسن اِس طرح اِس آیت کو پڑھنے کے لیے خبردار کرتا ہے جو نئے عہدنامے کے نظریہ کی تردید کرتا ہے (نئے عہدنامے کی الہیات کا تعارف، صفحہ 346)۔

ای۔ آرلی، ایلس ہمیں اِسی طرح خبردار کرتا ہے کہ عام تشریح" یسوع کے مطابق نہیں ہے" اور اُس تعلیم اور موت کے مطابق یا انسان کے عام نئے عہدنامے کے نظریہ کے ساتھ" (لوقا پر کی گئی نئی صدی پر کیا گیا بائبل پر تبصرہ، صفحہ 269)۔ پھر وہ ہمیں درست طور پر لوقا20 : 27۔40 کا حوالہ پیش کرتا ہے جو دکھاتا ہے کہ ابراہام کے لیے زندگی کے بعد قیامت اُس کے مستقبل کے جی اُٹھنے اُس کی قیامت رانحصار ہے۔ ہمارے ترجموں کے مطابق، یسوع نے ڈاکو سے کہا: " میں تُجھ سے سچ کہتا ہوں، آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہو گا۔" کیا یہ درحقیقت وہی ہے جو ہمیں سمجھایا جاتا ہے ؟(جس میں یسوع اکیلے کو گزر جانے کو کہا گیا۔ عبرانیوں4 : 14) قیامت سے الگ ہو کے ،اور پیشگی اُن سب ایمانداروں کے لیے جن میں داود، جو اعمال2 :34 میں" آسمان پر اُٹھایا نہیں گیا تھا"؟ شامل ہے، بلا شُبہ، کیس یسوع بذاتِ خود اُس دن باپ کے ساتھ ہونے کی اُمید کر رہا تھا، یہودیوں کے لیے اِس بیان کے نظریہ میں کہ " جیسے یوناہ تین دن اور تین رات بڑی مچھلی کے پیٹ میں رہا، اِسی طرح ابنِ آدم تین دن اور تین رات زمین کے دل میں رہا"(متی12 : 40)؟ بلاشُبہ کیسے وہ مصلوب کیے جانے کے دن فردوس میں رہا، جب اُس کی موت کی نبوت پطرس کی جانب سے کہی گئی تھی تو کیا وہ جی اُٹھنے تک عالمِ ارواح میں تھا(اعمال2 :31)؟ یہاں تک کہ اتوار کے دن جی اُٹھنے پر وہ ابھی تک باپ کے پاس اوپر اُٹھایا نہیں گیا تھا(یوحنا20 :17)۔[13]

وہ کوششیں جنہیں روایتی سکیم کو محفوظ رکھنے کے لیے کی گئیں جن میں کچھ قابلِ سوال آئین شامل تھے۔

اِس کی صلاح دی گئی کہ جنت الفردوس یہاں باپ کی حضوری میں نہیں تھی بلکہ مرُدوں کی دُنیا میں تھی۔ لیکن کلام کی جنت کو زمین کے دل میں نہیں پایا گیا، بلکہ باغِ عدن کی تجدید میں پایا گیا، جس میں حیات کا درخت تھا:" جو غالب آئے میں اُسے اُس زندگی کے درخت میں سے جو خدا کے فردوس میں ہے پھل کھانے کو دونگا"(مکاشفہ 2 :7، 22 : 2) کوئی اِس کی تجویز نہ دے سکا کہ زندگی کا درخت مرُدوں کی ریاست میں پھل پھول رہا ہے!

مسئلے کا حل یسوع کے ڈاکو کے ساتھ کیے گئے وعدے کے خاص انداز میں ہے جو لوقا 23 :43 کے ٹھہراو میں ہے۔ جارج آر۔ بیری، جو کہ انٹرلینیر لیٹرل ترجمے کا ایڈیٹر ہے، اُس نے لکھا،" یہاں ٹھہراو کے لیے یونانی عبارت میں کہیں اختیار نہیں ہے۔" یہاں ایل ایکس ایکس میں " فعل متعلق" آج" پیش کیا گیا ہے اور یہ نئے عہد نامے میں 221 مرتبہ ہے۔ اِن 170 واقعیات میں فعل متعلق فعل کی پیروی کرتا ہے جو اِسے تبدیل کرتا ہے: تاہم پُرانے عہد نامے میں ہم اِسے رکھتے ہیں:" آج میں تُجھ سے کہتا ہوں"،" آج میں تیرے لیے گواہی دیتا ہوں۔" یہ مثالیں استثناء 6 :6، 8 :11، 10 :13، 11 :8، 17، 23، 13 :8، 9 :19، 27 :4، 31 :2 میں پائی گئیں ہیں۔ یہ غیر فطرتی ہے، اِسی لیے، ہمیں اِسی طرح لوقا 23 :43 میں اوقاف لگانا چاہیے: " میں تُجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج ہی تو میرے ساتھ فردوس میں ہو گا۔" پولس اعمال 20 :26 میں ایسے ہی جُملے کو استعمال کرتا ہے: " میں آج کے دن قطعی کہتا ہوں کہ سب آدمیوں کے خون سے پاک ہوں۔" چند قرین قیاس ابتدائی رسم الخط لوقا 23 : 43 میں کومہ لگاتے ہیں جیسا کہ ہم صلاح دیتے ہیں۔ [14]۔

ڈاکو کی درخواست کے نظریہ میں، یسوع کا جواب اِس توقف کی بہترین سمجھ بناتا ہے۔ اُس نے پوچھا تھا کہ اے یسوع مجھے یاد رکھنا جب وہ اپنی بادشاہت میں آئے یہ کہ، پاروسیہ پر، جب بادشاہی جلال میں عیاں ہو۔ خداوند کا دعویٰ ڈاکو کی درخواست کو مزید بے باق کرتا ہے، وہ اُسے یقین دلاتا ہے کہ اُسے بادشاہت آنے سے پہلے، پیشگی اُسے یاد رکھا جائے گا۔ وہ آنے والی بادشاہت میں یسوع کے ساتھ جنت الفردوس میں ہو گا۔

یوحنا11 :26

بعض اوقات اِس کے ساتھ ہم چشم ہونا پڑا ہے یوحنا11 :26میں یسوع کا بیان،" وہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ ابد تک کبھی نہ مرے گا،" یہ ثابت کرتا ہے کہ مُردے فوری طور پر خدا کی حضوری میں آجاتے ہیں۔لہذا ترجمہ کیا گیا،اور یہ بیان ایسا کہنے سے جھگڑا کا سبب بنتا ہے جو اِس طرح آگے بڑھتا ہے:" جو کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے،اگرچہ وہ مر جائے،تو بھی زندہ رہے گا۔" یوحنا5 :24میں،یسوع کہتا ہے کہ ایماندار آنے والے زمانے میں زندگی رکھتا ہے،[15] لیکن یہ آخری دن قیامت کی ضرورت کی ممانت نہیں کرتا:" جو میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے،وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے،اور میں اُسے آخری دن پھر زندہ کروں گا۔"(یوحنا6 :40)۔آخری دن کی قیامت کا تعلق آنے والے زمانہ کی زندگی کے ساتھ ہے۔آیات 39،44،54میں قیامت کا موضوع ہم آہنگی کی قسم کے طور پر رونما ہوتا ہے۔قبر میں سے آنے والے زمانے کے لیے زندگی کے لیے جی اُٹھنے کو یوحنا5 :29میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔اِن اقتباسات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہم صلاح دیتے ہیں کہ یوحنا11 :26کو لغوی طور پر انجام دینا چاہیے(اے۔ایچ۔میک ہیلے،مقدس پولس رسول کی روشنی میں نئے عہد نامے کی تعلیم،صفحہ268): " ہر کوئی جو مجھ میں رہتا اور ایمان رکھتا ہے، ابد تک کبھی نہ مرے گا"۔ایس ٹون آئونا۔ہم اِس کے مساوی 8 : 35آیت کو رکھتے ہیں،غُلام اُس وقت گھر میں نہ رہے گا "(ایس ٹون آئونا،یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نہیں ہے")۔[16]

قیامت سے پہلے زندہ ہونا؟

کلام کے مزید تین اقتباسات بعض اوقات پیشگی اِس نظریہ کو تقویت دیتے ہیں کہ مُردے قیامت سے پہلے زندہ ہیں۔1 سیموئیل 28 کے ساتھ متعلقہ داستان سیموئیل کی موت کے بعد اُس کے ظاہر ہونے کے متعلق ہے۔یہاں ایمان رکھنے کی بہترین وجوہات ہیں یہ کہ درمیانی،شیطانی روح کی مدد کے ساتھ ،سیموئیل کے فرضی شخص بننے پر اثر انداز ہونے کے قابل تھی۔اگر ہم اِس کا قیاس کرتے ہیں تو یہ بالکل کوئی سمجھ نہیں بناتی،کسی قانونی ذرائع کے وسیلہ ساول کے ساتھ بات کرنے سے انکاری ہوتے ہوئے(1 سیموئیل 28 :6)،خداوند کو سیموئیل کے وسیلہ بات کرنا تھی،اُن مداوات کو استعمال کرتے ہوئے جس کے لیے اُسے " مکروہات" سے منع کیا گیا تھا۔کسی بھی معاملے میں ساول نے کچھ نہیں دیکھا تھا۔

یہ صرف درمیانی تھا جس نے "دیوتاوں کو زمین سے اوپر جاتے" دیکھا اور" ایک بوڑھے شخص کو۔۔۔جو چوغے کے ساتھ ڈھکا ہوا تھا۔" یہ ساری کہانی ایک دھوکہ دہی کے معاملے جیسے دکھائی دیتی ہے، اور 1 تواریخ 10 :13 میں رائے جسے خالص طور پر پڑھا جاتا ہے، صلاح دیتی ہے کہ جس کی ساول نے رائے لی وہ اُس کی بجائے جو سوچا تھا ایک میل ملاپ رکھنے والی روح تھی۔ اور سیموئیل برخاست کی گئی روح تھی۔

تبدیلی صورت کے وقت موسیٰ اور ایلیاہ یسوع کے ساتھ ظاہر ہوئے۔ اِس واقع کو رویا کے طور پر بیان کیا گیا ہے(متی 17 :9) اور یوحنا کے مکاشفہ کی کتاب میں پورے نہ ہونے والے واقعیات کی رویا، کو موسیٰ اور ایلیاہ کے اصل بچاو کے بیان کے طور پر نہیں لیا جا سکتا۔ ایسا بمشکل ہو سکتا ہے کہ وہ یسوع، پہلے پھل سے پہلے لافانی ہونے کے لیے جی اُٹھے تھے ،اور پُرانے عہد نامے میں عبرانیوں کا مصنف ایمان کے بہادروں کے بارے سوچتا ہے، جس میں موسیٰ اور انبیاء شامل ہیں، جو مر چکے تھے، جنہوں نے اُس اجر کے وعدہ کو حاصل نہیں کیا تھا(عبرانیوں 11 : 13، 39)۔ اِس تبدیلی صورت کو پطرس سے پاروسیہ کا رویا ہونے کے طور پر سمجھا گیا(2 پطرس 1 : 17، 18)۔

بعض اوقات یہ دلیل پیش کی گئی ہے کہ یسوع اور صدوقیوں کے مابین قیامت پر ہونے والی بحث دکھاتی ہے کہ یسوع نے ابراہام، اضحاق، اور یعقوب کے بارے قیامت سے پہلے زندہ ہونے کے بارے سوچا تھا۔ بہر حال، یہ خداوند کی تعلیم کے نقطے کو کھو دینے کی مانند ہے۔ اُس کا مقصد قیامت کی مکمل ضرورت کی طرف اشارہ کرنا تھا۔ اب بزرگ مُردہ تھے(اور اب بھی ہیں) ، یہاں آنے والی قیامت ہو گی، کیونکہ خداوند مُردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے!

(متی 22 : 29- 33)

باب نمبر6

برزخ اور رسولوں کا عقیدہ

ہمارا یہ دکھانا مقصد رہا ہے کہ برزخ کا روایتی نظریہ ایک ایسی جگہ کے طور پر ہے جہاں موت کے وقت سزا یا جزا ملتی ہے کیونکہ جُدا ہوئی انسانی روحوں کا کلام سے استخراج نہیں کیا جاسکتا۔ ایسا نئے عہد نامے کے اوقات میں تھا کہ کلام کا عالم ارواح اُن مسیحی مذہبی دعوے داروں کے وسیلہ ایک ایسا مقام اختیار کر گیا جہاں روحوں کو جسموں سے الگ کیا جاتا ہے۔ بائبل کی انسان کی فطرت کے بارے تعلیم یونانی نظریات میں ڈوبی ہوئی تھی۔

اِس دلچسپ تصدیق کو اضافی طور پر پایا گیا ہے جسے مشہور رسولوں کے عقیدے کے لیے بنایا گیا تھا۔ بینگم کے " مسیحی کلیسیا کی قدیم رسومات " کتاب نمبر 10، باب 3، سیکشن 7 کے مطابق،" جہنم میں ہونا قدیم طور پر عقیدے میں نہیں تھا، یا آفاقی طور پر آرام تھا۔" عقیدے کی اصل قسم کو خداوند کی موت اور جی اُٹھنے کے حالات بارے مکمل اور درست ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے: " وہ مصلوب ہوا، مر گیا اور دفن کیا گیا، اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا۔" یہاں اِس مقام پر اِس بات کا کوئی ذکر نہیں کہ وہ برزخ میں اُترا۔ اب مسیح کی موت کے قریباً400 سال بعد ہم اِس جُملے کو پاتے ہیں،" وہ برزخ میں اُترا" اِسے اکیولین عقیدے میں استعمال کیا گیا ہے، جس میں، بہر کیف، یہ جُملہ ہے کہ،" وہ دفن کیا گیا" ظاہر نہیں ہوتا۔" بشپ پیرسن کہتا ہے،" میں مشاہدہ کرتا ہوں کہ اکیلولین عقیدے میں، جہاں یہ مضمون[برزخ میں اُترا] کو پہلے بیان کیا گیا تھا، یہاں مسیح کے دفن کیے جانے کا ذکر نہیں ہے، لیکن اُن کے اقرار کے الفاظ چلتے رہتے ہیں؟:" پینطوس پلاطوس کے عہد میں مصلوب ہوا،

وہ برزخ میں (اِنفرنو) میں اُترا، اِس طرح یہاں کوئی سوال نہیں کہ اگرچہ رومن اور اورئینٹل عقائد میں یہ الفاظ نہیں ،اب وہ لفظ' دفن کیے جانے' میں اُن کی سمجھ رکھتے تھے۔ یہ اِس لیے، ظاہر کرتا ہے کہ اِس عقیدے میں اِن الفاظ کو رکھنے کا قصد محض اپنے نجات دہندہ کے دفن کیے جانے کو بیان کرنا تھا، یا اپنے بدن کے ساتھ قبر میں اُترا" (عقیدے پر شخصیات آرٹ۔5، میری تاکید، ایچ۔ برزخ یا درمیانی حالت کو بیان کرتا ہے، صفحہ 323 ایف ایف)۔

تاہم رومن عقیدہ اِس اسلوبِ بیان" دفن کیے جانے" کو رکھتا تھا، لیکن اِسے " برزخ میں اُترا" کو چھوڑ چکا تھا، جبکہ اکیولین عقیدی اِس جُملے کا حامل ہے کہ "وہ برزخ میں اُترا"، لیکن اِس میں" دن کیا جانا" نہیں ہے۔ الجھاو یہ ہے کہ اِس وقت برزخ میں اُترنا قبر میں دفن کیے جانے کو سمجھنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اب ایک نیا خیال کلیسیا میں جڑ پکڑ رہا تھا کو کہ ایک حقیقی انسان کے موت کے ساتھ بے تصنع ہونے کے طور پر روح کا افلاطونی نظریہ تھا۔ ایک مرتبہ پھر سانپ نے بہکایا تا کہ الٰہی کلام کے لیے اپنی مخالفت جاری رکھے۔ یہ جھوٹ کہ" تُم یقیناً نہیں مروگے" یہ جبلتی لافانیت کا نعرہ تھا جو کہ انسان کی فطرت کے خاص فلسفے کے بھیس میں متعارف کرایا گیا تھا۔ افلاطون بائبل کو ہٹا رہا تھا۔ آسکر کالمن کے جُملے میں: " 1 کرنتھیوں 15 کو فیہدو کے لیے قُربان کیا گیا تھا۔ جب آدمی سوئے ہوئے تھے، اور دشمن ٹوٹ پڑے تھے۔

افلاطون کی فتح

درمیانی مقام کی یہ تعلیم، غیر فانی انسان کے نظریہ کو مطابق بنا رہی ہے، جسے بائبل کی قیامت کی تعلیم کے ساتھ ملا دیا گیا تھا۔ روح برزخ میں اُتر گئی، جیسے کلام نے کہا(اعمال 2 : 31)، اب روح نہیں مر سکتی، اِس طرح برزخ قبر نہیں ہو سکتا، اَس لیے بدن اکیلا قبر میں چلا جاتا ہے، جبکہ وہ بچنے والی روح برزخ میں چلی جاتی ہے (اور بعد ازاں، راستبازی کے معاملے میں، مکمل ہوشمندی کے ساتھ، آسمان پر چلی جاتی ہے)۔ اِیسے عقیدے کے بیان کو نئے ایمان کے عکس کے لیے آراستہ کیا گیا ہے۔ اِس طرح رومی بیان کو اکیولین فارمولا میں شامل کیا گیا جو کہ برزخ میں اُترنے کے بارے تھا اور وہ افلاطون کی فتح کا دن تھا۔ تھیوفلیکٹ سے لیا ہوا یہ مختصر جُملہ

نئی الٰہیات کا خلاصہ پیش کرتا ہے: وہ کہتا ہے، " آپ نہیں پاوگے کہ یہاں موت اور برزخ کے مابین کوئی فرق ہے، جیسے کہ، یہ برزخ روحوں کا حامل ہے، لیکن موت جسموں کی۔ کیونکہ روحیں غیر فانی ہیں" (اُشر کے جوابات میں لیا گیا حوالہ، تھیوفلیکٹ)، باب 8)۔

مسیح میں افلاطون کے شامل کیے گئے اثرات، بپتسمہ کے بغیر، کو بیسویں صدی کی الٰہیات میں ہر جگہ دیکھا گیا ہے ۔ ہمارا مقصد بائبل کے عقیدے کو تازہ دم کرنا ہے، اپنے ذہنوں کو مُردوں کی قیامت کی سچائی کے لیے افلاطونی جھوٹ سے چھٹکارہ حاصل کرنا ہے۔ ایسا کرنے سے ہم ایسٹالوجیکل سکیم کے زور سے دستبردار ہو جائیں گے جس کے ساتھ ہمارے نئے عہد نامے کی دستاویز بھری پڑی ہیں۔

جبکہ کلام کا برزخ / عالمِ ارواح مُردوں کی قیامت کو ترتیب دیتاہ" جہاں بدکار مشکلات پیدا کرنے سے دستبردار ہوتے ہیں اور تھکے ماندے آرام پاتے ہیں"(ایوب 3 :17) اور مردے" زمین کی خاک میں سو جاتے ہیں"[17] (دانی ایل 12 :2)۔ یہ دہشت زدہ لفظ گینا جس کا تعلق آگ سے ہے جو پاروسیہ پر بدکار کے لیے آنے والی سزا کے مقام کے طور پر بیان کیا گیا ہے،(جو اُس وقت زندہ ہونگے) یا اُس ہزار سالہ عرصہ کے ساتھ، جب عدالت کے لیے قیامت ہو گی(مکاشفہ 20 :11 -15)۔ جیسے جیسے انسان کی فطرتی غیر فانیت میں اعتقاد ثابت قدم رہتا ہے، کلام کے طالبِ علم اُن کے لیے جو بادشاہت کے قابل نہ پائے گئے مکمل ہوشمندی میں اُس نہ ختم ہونے والے عذاب کی تعلیم کے خوف کا حوالہ دیں گے۔ یہ موثر دکھائی دیتا ہے کہ اُن سب کے لیے اِس نا ختم ہونے والی اذیت کا نظریہ اُن کے لیے جو پہلی قیامت میں غیر بائبلی تعلیم کی بنیاد پر انحصار کرنے کے لیے شراکت نہیں تھی روح کے لافانی ہونے کو دیکھیں گے۔[18]

ڈاکٹر ولیم ٹیمپل (1882 -1944)، آرچ بشپ آف کینٹبری، نے لکھا، " ایک چیز جو ہم اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں: ہمیشہ کی سزا کی بحث کو ختم کیا گیا ہے، اگر لوگ انفرادی روح کی فطرتی غیر فانیت کے یونانی اور غیر فانی نظریہ کو درآمد نہیں کرتے، تو پھر اُن کے ذہنوں میں اِس کے ساتھ نئے عہد نامے کو پڑھیں، وہ اِس میں سے اِس اعتقاد کو کہ ہمیشہ کی سزا نہیں، بلکہ ہلاکت ہے کو اخذ کر چکے ہیں" (مسیحی ایمان اور زندگی، لنڈن: ایس سی ایم پریس، صفحہ 81)۔

باب نمبر 7

قدیم اور جدید مفکرین کی گواہی

ارینیس اور جسٹن شہید کی بھولی ہوئی تقلید پسندی

یہ تھوڑی سی جانی مانی حقیقت ہے کہ دوسری صدی کے ابتدائی یونانی ماہر الٰہیات نے اِس فوری بیان کے رسم الخط نظریات کے خلاف احتجاج کیا جو ہمارے الٰہیاتی نظاموں میں بہت زیادہ محفوظ رہا۔ یہ نظریہ کہ جان نکلی ہوئی صورت میں موت سے بچ سکتی ہے، اور یہ خدا کی حضوری میں مکمل طور پر باخبر ہے، اور جسم سے جُدا ہوئے حقیقی انسان کی نمائندگی کرتی ہے، جسے جسٹن شہید اور ارینیس سے ایک خطرناک بدعت کے طور پر رد کیا گیا تھا۔ مندرجہ ذیل اقتباسات اُن کی بات کرتے ہیں۔ دونوں مصنفین یونانی فلسفہ سے کیے جانے والے حملے کے خلاف بائبل کی قیامت کی تعلیم میں ماہر تھے۔

ارینیس: بدعتوں کے خلاف

" کچھ لوگ جن کا شمار آرتھوڈکس کے درمیان ہوتا ہے وہ پہلے سے منظم کردہ اوپر اُٹھائے جانے کے منصوبے سے بالاتر جاتے ہیں، اور اُن طریقہ کار سے بے بہرہ ہیں جنکو اُنہوں نے پہلے ہی سے لازوال ہونے کے لیے منتظم کیا تھا، تاہم وہ بدعتی آراء سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ بدعتوں کے لیے۔۔۔ یہ تصدیق ہے کہ فوراً اُن کی موت پر وہ آسمان سے اوپر گزر جائیں گے۔ وہ اشخاص، اِسی لیے، جو قیامت کو رد کرتے ہیں وہ تمام انسانیت پر اثر انداز ہو رہے ہیں، اور وہ اِس مسیحی سکیم کو مٹانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور وہ قیامت کے منصوبے بارے بالکل کچھ نہیں جانتے۔ کیونکہ وہ اِسے سمجھنے کا انتخاب نہیں کرتے ہیں، اگر یہ چیزیں ویسے ہی ہیں جیسے وہ کہتے ہیں، تو خداوند خود، جس پر وہ ایمان رکھنے کا اعتراف کرتے ہیں،

کہ وہ تیسرے دن دوبارہ جی نہیں اُٹھا، لیکن فوری طور پر زمین پر سے اپنے بدن کو چھوڑتے ہوئے اپنے آخری وقت پر آسمان پر چلا گیا۔ لیکن حقیقتیں اُن تین دنوں کے لیے ہیں، وہ اُس مقام پر رہا جہاں مرُدے تھے، جیسے یوناہ تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا(متی 12 :40)۔۔۔داود کہتا ہے، جب وہ اُس کی نبوت کر رہا تھا کہ، " تُو نے میری جان کو گہری دوزخ سے بچایا ہے'۔ اور تیسرے دن زندہ ہونے پر، اُس نے مریم سے کہا، " مجھے مت چھو، کیونکہ ہنوز میں اپنے باپ کے پاس نہیں گیا'(یوحنا20 :17)۔۔۔کیسے پھر اِن آدمیوں کو اِس اُلجھن کا شکار ہونا چاہیے، جو الزام دیتے ہیں۔۔۔ کہ اُن کا اندرونی انسان، بدن کو یہی پر چھوڑتا ہے، اور اُس سماوی جگہ پر اُٹھالیا جاتا ہے؟ کیوجے جیسے خداوند، " موت کے سایہ کی وادی میں سے گزر گیا'(زبور 23 :4)، جہاں مرُدوں کی روحیں تھیں، اور اس کے بعد بدن میں جی اُٹھے، اور بعد ازاں آسمان پر قیامت رونما ہونے کے طعد، یہ واضح ہے کہ اُس کے شاگردوں کی روحیں بھی۔۔۔اُس نا قابل دید مقام پر چلی جائیں گیں۔۔۔اور قیامت تک وہیں رہیں گے، اُس واقع کا انتظار کرنے تک، اور اپنے بدنوں کو حاصل کریں گیں، اور جسمانی طور پر، اپنی ابدیت میں جی اُٹھیں ہیں، بالکل جیسے خداوند جی اُٹھا، اِس طرح وہ خدا کی حضوری میں آئیں گیں۔ جیسے ہمارے آقا جلد ہی آسمان کی طرف نہیں گیا تھا، بلکہ اپنی قیامت کا انتظار کیا تھا۔۔۔لہذا ہمیں بھی لازماً اپنی قیامت کا انتظار کرنا ہے۔

چونکہ، اِسی لیے، جیسے کئی آرتھوڈکس شخصیات کی آراء کو بدعتی بات چیت سے اخذ کیا گیا ہے، وہ دونوں خدا کے معافی نامے سے بے بہرہ ہیں، راست بازوں کی قیامت کے بھید سے، اور زمینی بادشاہت سے جو کہ لازوال ہونے کی ابتدا ہے، اِس بادشاہت کے وسیلہ وہ جو قابل ہیں وہ آہستہ آہستہ الٰہی فطرت میں شریک ہونے کے خوگر ہونگے" (کتاب 5، ابواب 31، 32، انٹی نیسن فادرز، فرڈمنس، والیم 1، صفحات 560، 561)۔

جسٹن شہید: ٹرائیفو کے ساتھ بات چیت

" کیونکہ اگر آپ اُن کے ساتھ گرتے ہیں جنہیں مسیحی کہا گیا ہے، لیکن ہو قیامت کی سچائی کو قبول نہیں کرتے ہیں ابراہام، اسحاق اور یعقوب کے خدا کے کفر بکنے کی جرات کرتے ہیں، جو کہتے ہیں کہ

یہاں مرُدوں کی کوئی قیامت نہیں ہے، اور یہ کہ اُن کی روحیں جب وہ مرتے ہیں آسمان پر اُٹھائی جاتی ہیں، وہ اِس چیز کا تصور نہیں کرتے کہ وہ مسیحی ہیں، بالکل اُس ایک کی مانند، اگر وہ درست طور پر اِس کا قیاس کرے، وہ یہ قبول نہیں کرے گا کہ صدوقی، یا جینسٹس، مرسٹی، گلیلی، ہلینیس، فریسی، بپیٹسٹس عقائد، یہودی ہیں لیکن اُنہیں صرف یہودی کہا جاتا ہے، جو اپنے ہونٹوں سے خدا کی عبادت کر رہے ہیں، جیسے خداوند نے بیان کیا، لیکن اُن کے دل اُس سے دور ہیں۔ لیکن میں اور دیگر جو کہ تمام نقاط پر درست ذہن رکھنے والے مسیحی ہیں، اُنہیں یقین ہے کہ یہاں مرُدوں کی قیامت ہو گی، اور یروشلیم میں ہزار سال تک، جو اُس وقت تعمیر ہو جائے گا، جو بہت وسیع اور آرائش وزیبائش سے آراستہ ہو گا جیسے حقی ایل اور یسعیاہ اور دیگر انبیاء نے بتایا ہے" (ٹیفو کے ساتھ بات چیت، باب 80، ٹیفو۔ نیسن فادرز، والیم 1، صفحہ 239)۔

مفکرین کی گواہی

ایمان کے لیے اِن دوسروں کی طرف سے بولنے والے آدمیوں کے الفاظ الان رچرڈسن، ڈی۔ڈی۔ کے مشاہدات کے وسیلہ ہمارے اپنے وقت میں اپنی گونج پیدا کرتے ہیں۔

بائبل کے مصنفین، اِس احساسِ جُرم کو تھامے ہوئے کہ تخلیق کی ترتیب حکمت اور خدا کی محبت کے لیے اپنے وجود کی مقروض ہے اور اِسی لیے یہ بنیادی طور پر بہتر ہے، اور اِسے موت کے بعد وجود سے باہر نکالے جانے کے طور پر حمل میں نہیں لیا جا سکتا (" تاکہ ملبس ہونے کے باعث ننگے نہ پائے جائیں"۔ 2 کرنتھیوں 5 : 3)، لیکن روح اور بدن کی واقف واحدانیت کی نئی شرطوں کے تحت تجدید کے طور پر جو کہ انسانی زندگی تھی جسے وہ جانتے تھے۔ پس موت ایسا خیال تھا جیسے ساری انسانیت کی موت کا ہو، اور ایسے فقرات جیسے کہ " موت سے آزادی" ، لازوال یا غیر فانیت کو مناسب طور پر اِسے بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے جو اِس کی ابدی یا زندہ خداوند سے مراد ہے، "وہ جو لافانی ہے" (1 تیمتھیس 6 :16)۔ انسان اپنے آپ میں موت کی صفت پر قابض نہیں ہوتا، لیکن، اگر وہ موت کی تباہ کن طاقت پر غالب آتا ہے، اور اِسے خدا کے تحفے کے طور پر قبول کرتا ہے، " جس نے مسیح کو مرُدوں میں سے جِلایا"، اور ڈھانپنے والے کپڑے کی مانند موت کو ایک طرف رکھا (1 کرنتھیوں 15:53، 54)۔ یہ یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنے کے وسیلہ سے ہے کہ انسان کے لیے یہ امکان (2 تیمتھیس 1 :10) زندگی کے لیے لایا گیا اور اُمید نے تصدیق کی کہ بگاڑ (رومیوں 11 :7) جو انسانی زندگی کی کائناتی وضع قطع ہے یہ موثر طور پر غالب آئے گی (بائبل کی الہیاتی کلام کی کتاب، صفحات 111، 112، میری تاکید)۔

فلوڈ فلسن ہمیں یونانی فلسفے کے خطرے سے خبردار کرتا ہے۔ وہ دعویٰ سے کہتا ہے کہ یہ ہماری الہیات میں داخل ہو چُکا ہے، جسے پھر نئے عہدنامے سے سزا کا حکم ملنا چاہیے۔

نئے عہدنامے کی بنیادی قربت داری غیر قوم ماحول کے ساتھ نہیں ہے

بلکہ اِس کی بجائے یہودی میراث اور ماحول کے ساتھ ہے۔۔۔ ہماری اکثر ہمارے روایتی عقائد کی طرف سے راہنمائی کی جاتی ہے اور اِس اصطلاحات میں سوچنے کے لیے اِس الہیات کے ساتھ جنہیں غیر قوم اور خاص کر یونانی تصورات کے ساتھ بیان کیا گیا ہوتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ دوسری صدی کے اوائل میں یہاں دلائل پیش کرنے والوں کی دانستہ کوشش یہ دکھانے کے لیے شروع ہوئی کہ مسیحی ایمان یونانی فلسفہ میں بہتر طور پر کامل ہے۔۔۔ نئے عہد نامے کا ایک محتاط مطالعہ نئے عہد نامے کی ترکیم کے لیے کسی بھی رجحان کو روکتا ہے ایک ایسی دستاویز کے گروہ کے طور پر جسے غیر قوم ذہن سے بیان کیا گیا ہو۔ اِس کتاب کی اقربا پروری بنیادی اور زبردست طور پر یہودیت اور پُرانے عہد نامے کے ساتھ ہے۔۔۔

نیا عہد نامہ ہمیشہ نارضامندی اور عموماً غیر قوم کے عقائد اور فلسفوں کی صاف گو بدزبانی کے ساتھ بات کرتی ہے۔ یہ بنیادی طور پر مشرک دُنیا کے یہودی استغاثہ کے ساتھ متفق ہے(نیا عہد نامہ اپنے ماحول کے برخلاف، صفحات 26،27)۔

موت کے بعد زندگی کی بنیادی الجھن جو ہماری سوچوں میں سرایت کر چکی ہے اِسے ڈاکٹر۔ پال التھیس نے اپنی کتاب، مارٹن لوتھر کی الہیات" میں بڑے اچھے طریقے سے بیان کیا گیا ہے(فلاڈلفیہ: فورٹرس پریس، 1966، صفحات 413،414):

ابتدائی کلیسیا کی اُمید کا مرکز آخری دن کی قیامت پر ہے۔ یہی ہے جسے ابدی زندگی میں مرُدوں کا پہلا بُلاوہ کہا جاتا ہے (1 کرنتھیوں 1، فلپیوں 3 :21)۔ یہ قیامت (جی اُٹھنا) انسان کے لیے رونما ہوتا ہے نا کہ صرف بدن کے لیے۔ پولس " نا صرف بدن کے" جی اُٹھنے بلکہ " مُردہ" کے جی اُٹھنے کی بات کرتا ہے۔ قیامت کی یہ سمجھ مکمل طور پر موت کی سمجھ بناتی ہے اور یہ پورے انسان پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔۔۔ تاہم اصل بائبل کے تصورات ہیلنسٹک گنوسٹک ڈیولازم کے خیالات سے تبدیل کئے گئے ہیں۔ جی اُٹھنے کا نئے عہد نامے کا نظریہ جو پورے انسان پر اثر انداز ہوتا ہے وہ روح کے غیر فانی ہونے کے طریقہ کار کو دیتا ہے۔ آخر دن بھی اپنے معنی کو کھو دیتا ہے، کیونکہ روحیں اُس سب کچھ کو حاصل کر چکی ہیں جو اِس سے بہت عرصہ پہلے اہم ہیں۔ ایسٹالوجیکل تناو مزید مستحکم طور پر یسوع کی آمد کی ہدایت نہیں دیتا۔ نئے عہد نامے اور اِس کے مابین امتیاز بہت اہم ہے" (میری تاکید)۔

بائبل کے ماہرین انواع و اقسام ہماری معلومات کی تصدیق کرتی ہیں۔
بائبل کی تشریح کرنے والی لغت: " کوئی بائبلی عبارت ایسے بیان کے لیے بااختیار نہیں کہ موت کے وقت روح بدن سے الگ ہوتی ہے" (والیم 1، صفحہ 802)۔
ای۔ ڈبلیو کی طرف سے کمپینین بائبل۔ 2 کرنتھیوں 5 :8 پر، بلینگر " ایسے الفاظ کو لینا کسی کے لیے جُرم سے کچھ ہی کم تر ہے اور اُنہیں جملے میں قائم کرنا، یہ نا صرف سکوپ اور سیاق و اسباق کی بدلحاظی کرتا ہے، بلکہ آیت میں دیگر الفاظ کو بھی نظر انداز کرتا ہے، اور الفاظ کو یوں حوالہ دیتا ہے،" بدن سے غیر حاضر ہونا، خداوند میں حاضر ہونا ہے" ایسے نظریہ کے ساتھ جو قیامت کی اُمید کو غیر ضروری قرار دیتا ہے (جو کہ سارے اقتباس کا موضوع ہے) اگرچہ یہ غیر ضروری ہے، اور اگرچہ،

"خداوند میں حاضر ہونا" اِس کے بغیر حاصل کرنے کے قابل ہے۔"

روڈنی کلیپ کی جانب سے،(صفحات 95،97) چوراہے پر خاندان:

یونانی اور قرونِ وسطیٰ کی مسیحی سوچ کی پیروی کرتے ہوئے، ہم اکثر تیزی سے روح اور بدن کو الگ کرتے ہیں، اور اِس پر زور دیتے ہیں کہ انفرداری روح موت سے بچ جاتی ہے۔ مزید جس پر ہم ایمان رکھنے کا میلان رکھتے ہیں وہ یہ کہ خارج ہوئی روح آسمان سے بچ چکی ہے، اور یہ مزید مکمل طور پر زندہ رہنے اور خوشگوار وجود کے لیے ہے۔ ہم غلط طور پر مسیحی اُمید کا انفرداری معاملے طور پر سامنا کرتے ہیں، الگ روحوں کے معاملے کے آسمان کی طرف جانے کے لیے۔ لیکن قدیم اسرائیلیوں کے لیے ایسا کوئی معاملہ نہیں تھا۔"

مارٹن لوتھر: " میرا خیال ہے کہ یہاں مردوں پر زور دینے کے لیے کلام میں مزید جگہ نہیں ہے جو نیند میں ہیں، استثناء9 :5 (' مُردے بالکل کچھ نہیں جانتے') ہمارے مقام اور حالت کی کچھ سمجھ نہیں ہوتی، مقدسوں کی اُس استدعا کے خلاف مقام کفارہ کی کہانی کے خلاف۔"

جان ویسلے، میتھوڈسٹ چرچ کا بانی، لعزر کی تمثیل پر اپنے واعظ میں کہتا ہے: " بلاشبہ، اِس کا بہت عام طور پر قیاس کیا گیا ہے کہ نیک آدمیوں کی روحیں، جیسے ہی وہ بدن سے الگ ہوتی ہیں، براہِ راست آسمان پر چلی جاتی ہیں، لیکن یہ خیال خدا کے حکم میں کمزور بنیاد ہے۔ اِس کے برعکس ہمارا خداوند مریم سے کہتا ہے، اور وہ بھی جی اُٹھنے کے بعد،" مجھے نہ چھو، کیونکہ میں ابھی اپنے باپ کے پاس نہیں گیا۔"

شرلے گوتھرے، مسیحی تعلیم میں، صفحہ 378: (ڈاکٹر گوتھرے سیسٹیمیٹک الہیات کا پروفیسر ہے، جو کہ کولمبیا تھیالوجیکل سیمنری میں ہے۔ اُس کی کتاب جس میں سے حوالہ کو" کلاسک عبارت" کے طور پر جانا جاتا ہے")۔

" ہم اُس نقطہ نظر بارے بات کر چکے ہیں جس پہلو سے مسیحی ایمان جھوٹے طور پر خوش آئیند ہے کیونکہ یہ موت کو اتنا سنجیدگی سے نہیں لیتا ہے۔۔۔ کیونکہ حالت جس بارے ہم تنقید کرنے کو ہیں اور جسے رد کرتے ہیں وہ ہے جس پر بہت سے ایمان رکھتے ہیں کہ یہ مستقبل میں مسیحی اُمید کی بنیاد ہے۔۔۔ ہم ابدی زندگی کی اُمید تباہ کرنے کے لیے اِسے رد نہیں کرتے ہیں، بلکہ بااختیار طور پر بائبلی مسیحی اُمید کی حفاظت کرتے ہیں۔۔۔ ہم روح کے غیر فانی ہونے پر ایمان رکھنے کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ اِس تعلیم کو بائبل کے مصنفین نے نہیں سکھایا، بلکہ یہ (خدا کو نہ ماننے والوں) یونانی اور مشرقی مذاہب کی قدیم دُنیا میں عام تھا جس میں مسیحی کلیسیا پیدا ہوئی۔ کچھ ابتدائی مسیحی ماہر الہیات اِس کے زیرِ اثر تھے، اور بائبل کا اِس کی روشنی میں مطالعہ کرتے تھے، اور اُنہوں نے اِسے کلیسیائی سوچ میں متعارف کرایا۔ یہ ہمیشہ سے ہمارے ساتھ رہا۔ کیلون نے اِسے قبول کیا اور اِس طرح کلاسیکل ریفارمڈ کلیسیاؤں کا اقرار کیا م جسے ویسٹ منسٹر اقرار کہا گیا ہے۔ اِس تعلیم کے مطابق، میرا بدن مر جائے گا لیکن میرا وجود نہیں مرے گا۔۔۔ موت کے وقت میرے ساتھ کیا ہوتا ہے، پھر، کیا یہ میری غیر فانی روح ہے جو میرے فانی بدن سے بچ جاتی ہے۔ میرا بدن مر جاتا ہے لیکن میرا خود زندہ رہتا ہے اور وہاں واپس روحانی ریاست میں لوٹ جاتا ہے جہاں سے میں آیا تھا اور جس سے میں در حقیقت تعلق رکھتا تھا۔ اگر ہم پروٹسٹنٹ ریفارمیشن کی پیروی کرتے ہیں، تو ہم مستقبل کی اِس روایتی اُمید کو رد کرتے ہیں،

جس کی بنیاد روح کے غیر فانی ہونے پر ہوتی ہے۔۔۔[موت] کا یہ مطلب نہیں کہ غیر فانی الٰہی ہمارا حصہ ہے جسے زندہ رہنے کے لیے کہیں اور الگ رکھا جاتا ہے۔اِس کا یہ مطلب ہے کہ زندگی ہمیں چھوڑ چُکی ہے، یہ کہ ہماری زندگیاں اختتام کو پہنچ چُکی ہیں، یہ کہ ہم مر چُکے اور جا چُکے ہیں۔' کلام کے مطابق۔۔۔میری روح انسان کی مانند ہے، تخلیقی طور پر، فانی، اور محدود، میرے بدن کی طرح۔ یہ سادہ طرح میری بدن کی زندگی ہے۔۔۔ہمارے پاس بالکل کوئی اُمید نہیں ہوتی اگر ہماری اُمید ہماری اپنی تیار کردہ غیر فانیت میں ہے۔"

پروفیسر، ارلی ایلس، *مسیح اور مستقبل نیئے عہد نامے کی تاریخ میں* (بریل2000):" افلاطونی نظریہ کہ ضروری شخص(روح / جان) جسمانی موت سے بچ جاتی ہے اور یہ لوقا کی سیحیت اور اُس کی الٰہیات کے لیے سنجیدہ اُلجھاو پیدا کرتی ہے جو کہ تاریخ میں نجات پر مبنی ہے۔۔۔ کیونکہ ایسٹالوجی یہ افلاطونی مسیحی اُمید کی نمائندگی کرتی ہے، اور یہ وقت اور معاملے سے چھٹکارہ ہے۔اِس کے برعکس لوقا، آخری دن وقت اور معاملے میں قیامت پر انفرادای نجات کو قائم کرتا ہے۔وہ نشاندہی کرتا ہے کہ یسوع بدن میں جی اُٹھا تھا اور وہ اِسے مردوں میں سے پہلوٹھا بناتا ہے، ایسا نمونہ جس پر ' جلال کے سارے داخلے' کو سمجھا گیا ہے ۔

" علم انسانیت کی دوہریت نے قدیم کلیسیا کے خیال کو داخل کیا، سردارانہ طور پر، میں علیٰ پیمانے پر تجویز کی ہوئی مسیحی آمیزش اور یونانی فلسفے کے ساتھ کلیمنٹ اور آرگن کے وسیلہ بناتا ہوں۔یہ مسیح کی واپسی اور مردوں کی قیامت کی ابتدائی مسیحی اُمید کو بے نور کرتا ہے[اور زمین پر خدا کی بادشاہت کو] ۔لیکن اِس نے نئے عہد نامے کی مسیحیت کو موسوم نہیں کیا اور اِسے عبارات کو پڑھنے کے لیے صرف لوقا میں پایا جا سکتا ہے، جیسے اُن مسیحی فادرز نے کیا،"(صفحہ 127)۔

"۔۔۔نجات کی انفرادی بھرپوری موت نہیں ہے، موت کے دوران وہ ایک مسیح کی جاگیر اور اُس کی حفاظت میں رہتا ہے ۔۔۔(لیکن) جبکہ مسیحی مردے وقت میں رہتے ہیں، وہ وقت کو شمار نہیں کرتے۔اِس زمانہ کے آخری دن پر اُن کی قیامت اور موت کے درمیان اُن کی اِنفرادیت ٹوٹی ہوئی کڑی ہوتی ہے، جو اُن کے باخبر ضمیر میں ہوتی ہے۔اُن کے لیے مسیح کے پاروسیہ کا عظیم اور جلالی دِن صرف مستبل کے لمحہ پر ہوتا ہے۔' درمیانی حالت' کچھ ایسی ہوتی ہے جو مردہ کے اعتبار سے زندہ رہنے کا تجربہ ہے، نہ کہ کچھ ایسی چیز، جو زندہ رہنے یا مسیح کے لیے رہنے کے ساتھ مردہ ہونے کا تجربہ کرتا ہے۔

وہ جو بے دینی میں ہوتے ہیں، جو مسیحی روایت میں بے شمار ہیں، وہ سراسر فرق تصویر کو دیکھتے ہیں۔ وہ قیاس کرتے ہیں کہ ایک شخص کا حصہ، روح آرام کا موضوع نہیں ہے (اور تاہم یہ فطرتی دُنیا کا عنصر نہیں ہے) بلکہ بدن کی موت پر یہ اُس مسرت سے الگ ہو جاتا ہے یاں، اُس موضوع سے، کہ یہاں موت کے طور جی اُٹھنا ہے جس میں مادی بدن روحانی بدن میں تبدیل ہو جاتا ہے[یہ 1 کرنتھیوں 15 میں دیے گئے پروگرام کو تباہ کر دے گا اور اکثر اوقات ایسا ہی ہو گا]۔

" اگرچہ اُن کے پاس بہت سی روایتی جڑیں اور منسلک چیزیں ہیں، جیسے میرا خیال ہے کہ ماہرِ الہیات رکھتے ہیں جسے وہ ایسٹالوجی کی تاریخ میں پولس کی نجات کو سنجیدہ طور پر غلط خیال کرتے تھے۔ پولس بدن کا لحاظ رکھتا ہے ایک ایسے شخص کے طور پر جو جسے وہ قیامت ہر جی اُٹھنے کے بدن کے طور پر اصرار کرتا ہے، اِسے پاروسیہ پر مسیح کے ساتھ قائم کرتے ہوئے جس میں شخصی چھٹکارہ وابستہ ہے اور جو سارے مادی نظام کائنات کی تبدیلی سے چھٹکارے کا حصہ ہے۔ ایمانداری کا تبدیل ہوا بدن قادرِ مطلق خداوند کے تخلیقی کلام کے وسیلہ زمین پر سے بُلایا جائے گا، جو مسیح کے مادی بدن کے تبدیلی سے کم تر نہ ہو گا اور پیدائش کی تخلیق کے ساتھ مردہ بدن ہو گا" (صفحات 177، 178)۔

ایک استدعا

کلام کی تعلیم اور حاصل کی گئی روایت کے درمیان فرق میں، جس کا ہم ارادہ کرتے ہیں، اُس میں سچائی اور جھوٹ کے مابین فرق شامل ہے، جو کہ رسولوں کی تعلیم اور گناسٹک زہر کے درمیان ہے[19]۔ دور تک پھیلے ہوئے اثرات اور بنیادی غلطی ایمان کے لیے مضر ہے۔ اختیارات جس کا ہم حوالہ دیتے ہیں، اِس کے ساتھ اُن دوسرے بے شمار کا جو اِس جن کا اعتراض ہمیں اِسے شامل کرنے کی اجازت نہیں دیتا، یہ دکھاتا ہے کہ جس کی ہمارے مطالعہ سے تجویز دی گئی ہے یہ کوئی ذاتی رائے نہیں ہے، لیکن کوئی ایک کلام کی تشریح کرنے کا ذمہ دار ہے۔ یہ درحقیقت تعلیمی خلیج کا وقت ہے جو سنجیدہ طور پر لینے کے لیے نئے عہد نامے سے ہم عصر مذہب کو الگ کرتا ہے۔

یہ یقیناً ظاہری ہے کہ روایتی الہیاتی نظریات، جنہیں اُنہوں نے مشہور منظوری کے ساتھ لطف اُٹھایا، یہ نئے عہد نامے کی تعلیمات کے لیے ضروری بے ضرر راہنما نہیں ہیں۔ چند چوتھائیوں میں الہیات کا سارا نظام (جس میں یہ ایمان شامل ہے مریم آسمان پر ثالثہ کے طور پر مکمل طور پر متحرک ہے) جھوٹی تمہید کے طور پر نصب کیا گیا تھا کہ مرُدے آسمان پر زندہ ہیں۔ اب کلام کہتا ہے کہ داود کبھی آسمان پر اُٹھایا نہیں گیا تھا (اعمال 2 :34)۔

یہ کہ سوائے یسوع کے کوئی آسمان پر نہیں گیا(یوحنا3 :13)،اور یہ کہ پُرانے عہد نامے کے بہادر،" ایمان میں وعدوں کو حاصل کیے بغیر مرے"(عبرانیوں 11 :13)۔یہ بہت معنی خیز ہے کہ پہلا قلمبند کیا گیا جھوٹ انسان کی جبلتی غیر فانیت کی حمایت کرتا ہے۔یہ سانپ تھا،شیطان، جس نے یہ کہا،" تُم یقیناً نہیں مروگے،" یہ اُس الٰہی بیان کی سیدھی سیدھی تردید ہے کہ" " تُم یقیناً مروگے" (پیدائش2 :17)۔یہ مریم اور مقدسین کے لیے رسولی تعلیم کے ساتھ ایک موافقت کی دعا کے لیے بالکل ناممکن ہے،جب وہ دونوں مریم اور وہ،نئے عہد نامے کی اصطلاحات میں، موجودہ طور پر بے خبر ہیں،اور موت میں" سو" رہے ہیں،جو پہلی قیامت کے انتظار میں ہیں(دانی ایل12 : 2،یوحنا 5 :28،29)۔

اگر اِس کا اعتراض کیا گیا ہے کہ آسمان پر فوری موجودگی کا وعدہ یسوع کی دوسری آمد پر قیامت کی ضمانت سے زیادہ بڑھ کر تسلی بخش ہے تو،ہم جواب دیتے ہیں تو یہ منبر پر سے انتظام کرنے والے کے لیے بے سود ہے جو خدا کے کلام میں بے بنیاد ہے۔بلاشُبہ یہاں بائبل میں ٹھوس خبر داریاں ہیں کہ اُن کی عدالت ہو گی جو خدا کے فرمان کے مطابق بات نہیں کرتے(یرمیاں23 : 16 -18،21،22)۔یہ محض سچ کو مشتہر کرنے سے ہے کہ مبلغ اپنے آپ کو محفوظ کرنے کی یا اپنے سُننے والوں کو بچانے کی اُمید کر سکتا ہے(1 تیمتھیس4 :16)۔اور کوئی شک نہیں کہ بعد ازاں اُن کے انتظام کرنے والے کا شُکریہ ادا کرنا اُنہیں یہ بتاتے ہوئے کہ انہیں بائبل میں سے سُننے کی ضرورت ہے اُس امتیاز کے طور پر جسے وہ سُننا چاہتے ہیں۔

مسیحی ایمان کی سچائی کے بعد ہر تحقیق کرنے والے کا یہ فرض ہے کہ وہ یسوع کی غیر تسلی بخش خبرداری کو دل سے لے یہ کہ وہ ایک انسانی روایت کے فریم ورک کے ساتھ عبادت کرے (متی15 :9)۔کیونکہ اُن کے لیے جو خداوند تک رسائی رکھتے ہیں خداوند یقیناً" روح اور سچائی" میں ایسا کرے گا(یوحنا4 :24)۔ہم اِس امکان کو یہ خیال دیتے ہیں کہ ہماری روایت قیامت اور بلاشُبہ بائبل کی ایسٹالوجی کی مسیحی تعلیم کو غیر واضح کر چکی ہے،جس میں خداوند کی بادشاہت اِس قیامت کے ساتھ اپنا نئے سرے سے آغاز کرتی ہے۔ہم اِسی لیے اِس اہم معاملے کی دوبارہ جانچ کی درخواست کرتے ہیں،بائبل کے ایمان کی تجدید کی دلچسپیوں کے ساتھ۔

کلیسیائی تاریخ کی جان پہچان والی حقیقتوں کے نظریہ میں، ہمارے ذمے لگایا گیا کام واضح ہے: اُن اجنبی نظریات کی ہماری روایتی تعلیمات کو صاف کرنے کے لیے جنہیں نئے عہد نامے کے اوقات کے فوری بعد حاصل کیا گیا اور جو بائبل کے خالص ایمان کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے ہیں:

> پُرانے اور نئے عہد نامے کے صفحات کے پار عیاں کی گئی سچائی کے شفاف پانی شاندار دریا کی مانند بہتے ہیں۔ یہ خداوند ہے، جو غیر فانیت کو رکھتا ہے، لوگوں کو پیشکش کرتا ہے اور ایمانداروں کے ساتھ اپنی الہیات، ناقابلِ ہلاک زندگی کی بات کرتا ہے۔
> لیکن اِس بہاو کے مساوی گدھلا دریا جو کہ مشرک فلسفہ کا ہے، جو کہ انسانی روح کا ہے، الٰہی جوہر کا، ابدی، بدن کے پہلے سے وجود کا اور اِس کے بچاو کا۔
> رسولوں کی موت کے بعد دو دریا اِن مشکل پیدا کرنے والے پانیوں کو یکجا کرنے کے لیے مل گئے۔ تھوڑا تھوڑا کر کے انسانی فلسفے کا سوچ بچار الٰہی تعلیم کے ساتھ مل گیا۔
> اب مبشرانہ الٰہیات کا کام دو متضاد عناصر میں الگ کر دیا گیا ہے، اُن کو جُدا کرنے کے لیے، بے دین عنصر کو الگ کرنے کے لیے جسے روایتی الہیات میں بالجبر قبضہ جمانے کے لیے شامل کیا گیا تھا، تاکہ بائبل کے عنصر کی تجدید ہو، جو کہ سچائی پر مبنی ہے، جو اکیلی خدا اور انسان کی، جو کہ اُس کی مخلوق ہے کی فطرت کو موافق بناتی ہے۔20

اختتامی نوٹس

1۔ یہ بھی سچ ہے کہ انسان " زندگی" یا" روح" رکھتا ہے۔ لیکن "روح" کا یہاں مطلب " غیر فانی روح" نہیں ہے۔

2۔ یسوع کے ایسا کہنے پر آسمان پر جانا شاید متبادل طور پر حکمت کے الٰہی بھیدوں میں شراکت کرنا ہے، استثنا30 :12۔

3۔ متبادل طور پر، استفنس زبور31 :5 کا حوالہ دے رہا ہے جہاں داود، جو مرنے کے قریب نہیں تھا، کہتا ہے، میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔" استفنس ایمانداری کے ساتھ قیامت پر زندہ رہے گا(1 کرنتھیوں15 : 22،23)۔

4۔ عبرانیوں12 :23 بیان کرتی ہے کہ پوری کلیسیا آسمان پر درج ہے اور یہ اُن پر مشتمل ہے جن کی روحیں کامل ہیں۔ یہ ایسا نہیں کہتی کہ خارج کی ہوئی روحوں کے طور پر مُردے قیامت سے پہلے آسمان پر زندہ ہیں!

5۔ مزید الجھاو کا اضافہ جہنم کے تیسرے لفظ ٹارٹاروس سے ہوا۔ ٹارٹاروس، یا اِس کی فعلی قسم کو اِس میں سے اخذ کیا گیا، جو صرف 2 پطرس 2 :4 میں رونما ہوتا ہے اور اِسے گرائے گئے فرشتوں کے لیے قید خانے کی جگہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے نہ کہ انسانی مخلوقات کے۔

6۔ برزخ میں بادشاہ شاعرانہ طور پر بابل کے برباد بادشاہ سے مخاطب ہونے کے طور پر پیش کیے گئے ہیں جیسے کیڑوں کا فرش ہو (یسعیاہ14 : 10،11)۔

7۔ دانی ایل12 :2 کی" ابدی زندگی" زمین پر مسیح کی آنے والے زمانے میں بادشاہت کی زندگی ہے(متی5 :5، مکاشفہ5 :10)۔ نئے عہد نامے کے مساوی،" ابدی زندگی،" ہمیشہ کی زندگی" ایک ٹیکنیکل اصطلاح ہے جس کا حوالہ" آنے والے زمانے میں زندگی" کے ساتھ انجام دیا جانا چاہیے۔(سی پی۔ نوٹ15)۔

8۔ ای۔ جی، سیلون، صفحات198۔199 کی جانب سے، مقدس پطرس کے پہلے خط پر کی گئی شاندار بحث کو دیکھیے۔

9۔ اِن دی اینڈ گاڈ، صفحہ91۔

10۔ اہم" آرتھوڈکسی" کو مشہور عقائد کی جانب سے کیے گئے کام سے سیکھ سکتے ہیں، جس کی کلام کے متعلق سچائیوں کی فکر کو چرچ جانے والوں کی مردہ دلی اور جاہلیت کے ساتھ عیاں کیا گیا ہے۔

11۔ 1 تھسلنیکیوں4 : 16،17 میں، پولس بیان کرتا ہے کہ ہم خداوند کے ساتھ کیسے آسکتے ہیں"۔ دوسری آمد پر قیامت کے وسیلہ۔

12۔ سی ایف۔ 2 تیمتھیس2 : 18 موجودہ میں مستقبل کی ایسٹالوجی کو دوسری جگہ لیجانے کی ویسی کوشش کرنا۔

13۔ یہ صلاح کے جنت ولفردوس عالمِ ارواع میں تھی اِسے کلام میں کوئی حمایت حاصل نہیں۔ عالمِ ارواح میں جنت کے مقام کا مطلب یہ ہوگا کہ یسوع اور وہ ڈاکو اکٹھے وہاں تھے، لیکن دونوں مردہ تھے، صرف تین دنوں کے لیے! اُس کے جی اُٹھنے پر، یسوع کو اُس ڈاکو کو جنت میں چھوڑنا تھا، کیونکہ اکیلا مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا تھا(1 کرنتھیوں15 :23)۔

14۔ داس نیا عہد نامہ، ویلہیلم میکلاس سے ترجمہ کیا گیا، کنور ورلاگ، 19347، یوں پڑھا جاتا ہے:" یسوع نے اُس سے کہا،" میں سچ سچ آج تجھے یقین دلاتا ہوں:

تُو ایک دن میرے ساتھ فردوس میں ہو گا۔' آج کا غالباً تعلق جُملے کے پہلے حصے کے ساتھ ہے۔"

15۔ اے وی" ابدی زندگی" کو مناسب انجام دینا" آنے والے زمانے کی زندگی ہے۔" سی باراٹ، انجیل مقدس یوحنا کے مطابق، صفحہ 179،26، ونسنٹ ٹیلر، مرقس پر کیا گیا تبصرہ، صفحہ 426، نیگل ٹرنر، کرسچن ورڈز، صفحات 455 ایف ایف۔

16۔ متبادل طور پر وہ جنہیں کبھی نہ مرنے کے لیے کہا گیا شاید وہ ہیں جو پاروسیہ تک قائم رہتے ہیں۔ اِنہیں واضح طور پر 1 تھسلنیکیوں 4 :15 میں پولس کی طرف سے بیان کیا گیا ہے۔

17۔ ہم نے ڈی۔ ای۔ ایچ۔ کی باتوں پر دلچسپی کے ساتھ غور کیا۔ وائٹلے، یہ کہ اِس کا مطلب صرف بے ہوشی کی نیند ہے (مقدس پولس کی الہیات، صفحہ 266)۔ لیکن دانی 12 :2 موت اور جی اُٹھنے کی بائبلی تعلیم کے لیے لوکس کلاسکس ہے۔

18۔" زمانوں کے زمانوں میں" اضافہ کی گئی اذیت، شیطان، حیوان، اور جھوٹے نبیوں کے لیے وعدہ کی گئی ہے۔(مکاشفہ 10 :28)۔ یسوع گیونا میں روح کے نیست ہونے کی بات کرتا ہے (متی 10 :28)۔

19۔ اِس پر غور کیا جانا چاہیے کہ گنوسس کے خطرات کے خلاف خاص خبرداری کو پولس کی طرف سے تیمتھیس کو لکھے جانے والے اپنے پہلے خط میں دیا گیا: "اپنی اور اپنی تعلیم کی خبرداری کر۔ اِن باتوں پر قائم رہ کیونکہ ایسا کرنے سے تو اپنی اور اپنے سُننے والوں کی بھی نجات کا باعث ہو گا۔" (1 تیمتھیس 4 :16) ۔" اِس امانت کو حفاظت سے رکھ اور جس علم کو علم کہنا ہی غلط ہے اُسکی بیہودہ بکواس اور مخالفت پر توجہ نہ کر۔" (1 تیمتھیس 6 :20)۔

20۔ الفریڈ واچر، لی پرابلیم ڈی ایل امار ٹلی، 1957، صفحہ 6۔

کلام کی فہرست

پیدائش

1:20	16, 17
1:21	16, 17
1:24	16, 17
1:30	16, 17
2:7	16, 20
2:17	69
7:14	20
7:22	20
37:35	25

احبار

17:11	17
21:11	18

گنتی

6:6	9
16:31, 32	24

استثناء

6:6	56
8:11	56
10:13	56
11:8	56
11:17	56
11:23	56
13:8	56
19:9	56
27:4	56
30:12	71
31:2	56

1سیموئیل

28	57
28:6	57

1سلاطین

2:10	25

1تواریخ

10:13	58

ایوب

3:17	61
14:11-15	26
34:14, 15	21

زبور

6:5	9, 25
9:17	51
13:3	9, 25
16:10	25
23:4	63
31:5	71
49:12	17
89:48	24
104:29	20
115:17	25
146:4	9, 21, 25

واعظ

3:19	20
3:19, 20	17
3:20	20
9:5	9, 25, 51, 66
9:10	51
12:7	20

یسعیاہ

5:14	25
14:10, 11	71
14:11	25, 53

یسعیاہ

14:15	25
14:18	25
14:19	25
14:20	25

یرمیاہ

23:16-18	69
23:21	69
23:22	69

حزقی ایل

18:4	9, 18
18:20	9, 18

دانی ایل

12:2	10,11,22,26 51,61,69,71
12:13	23

متی

5:5	71
7:22, 23	8
8:11	52
10:28	72
11:29	18
12:40	55, 63
15:6	8
15:9	8, 69
17:9	58
22:29-33	58
24:31	52
27:52	26

لوقا

13:28	52, 53
14:14	52
14:15	52

لوقا

16:19-26	52
16:19-31	50-54
16:22-26	52
16:23	53
16:24	52
20:27-40	55
23:43	55-56
23:46	21

یوحنا

3:13	10, 69
4:24	69
5:21	29
5:24	57
5:28, 29	10,50,69
5:29	57
6:39	57
6:40	57
6:44	57
6:54	57
8:35	57
11:11	22, 26
11:14	22
11:26	57
11:43	22
11:44	22
20:17	55, 63

اعمال

2:27	25, 29
2:29	10, 27
2:31	25,53,55,60
2:34	10,27,55,69
2:41	18
2:43	18
3:23	18

اعمال

7:59, 60	21
7:60	27
10:41	4
13:36	27
20:26	56

رومیوں

2:7	9
2:9	18
8:11	29
8:17	46
8:23	46
8:28	46
8:29	46
11:7	64
13:1	18
16:3	18

1کرنتھیوں

7:39	27
11:30	27
15	12,37,38,39,43, 44,45,49,60,65
15:3-8	3, 4
15:6	27
15:11-19	3, 4
15:12	55
15:18	27
15:20	10
15:22	29, 37
15:22, 23	10, 71
15:23	6,37,42,46,71
15:29	37
15:37	47
15:42	37
15:45	18

1کرنتھیوں

15:47	16, 44, 45
15:50-54	37
15:51, 52	46
15:52	11
15:52, 53	46
15:53, 54	64
15:54	44

2کرنتھیوں

4:13-5:2	45
4:14	44, 47
4:16	44, 47
4:17	47
4:18	47
5	35,42,44,47-48,49
5:1-8	13, 39
5:2	44, 47
5:3	64
5:3, 4	23, 47
5:4	44, 46
5:5	47
5:6	47
5:6-8	46
5:8	42, 47, 48
5:10	48
5:11	47
7:3	46

گلتیوں

1:4	47

افسیوں

4:18	30

فلپیوں

1:21-23 35, 48, 49
1:23 42,43,46,49
3:11 43,46,49
3:11-14 36
3:11-21 43
3:20 36, 43, 45
3:21 36, 65

کلسیوں

3:4 46

1 تھسلنیکیوں

4 38,42,43,49
4:13 27
4:13ff 49
4:13-18 12
4:14 38
4:15 72
4:16, 17 46, 71
4:17 48, 49
5:10 38

1 تیمتھیس

4:8 47
4:16 69, 72
6:15, 16 9
6:16 64
6:20 72

2 تیمتھیس

1:10 9, 64
2:18 55, 71
4:1 33

عبرانیوں

4:14 10, 55
11:13 27, 58, 69
11:13, 14 10
11:39 27, 58
12:23 71

یعقوب

2:26 21

1 پطرس

3:19 29
3:20 18, 30

2 پطرس

1:17, 18 58
2:4 30, 71
2:14 18
3:4 27

1 یوحنا

3:2 48

مکاشفہ

2:7 56
5:10 71
14:10 53
16:3 17, 18
20:1-6 6
20:4 18
20:10 53, 72
20:11-15 50, 61
20:13 25
20:14 53
21:8 53
22:2 56

میرا اسلوبِ بیان یہ ہے کہ کلیسیا میں موافقت ابھی تک روح کے غیر فانی ہونے کے اضافی مسیحی نظریہ کے وسیلہ قابو میں ہے، ماسوائے اُس قیاس کے جسے نئے عہد نامے کے گواہوں کو ایمانداری سے سُننے کے بعد تشکیل دیا گیا"(نیل کیو۔ ہمیلٹن،" آخری دہائی کی آخری چیزیں"، تشریح، اپریل1930)۔

" مسیحی لوگ اب اِس بات کی تحقیق کر رہے ہیں کہ آیا کہ انسانی فطرت اور آنے والی سزا کے قبول کردہ نظریات کو فلسفہ اور روایت سے، یا کلام سے اخذ کیا گیا ہے۔ وہ شک کرنے کا آغاز کرتے ہیں کہ موجودہ الہیات کی وسیع تعداد اِس کے ماخذ کے لیے انسانی فلسفہ کو رکھتی ہے۔ مذہبی خیال کی فیلڈ میں صورتِ حال، جسے اُنہوں نے مسیح، اُس کے نبیوں، اور اُس کے رسولوں کی وضع کے لیے استعمال کیا، وہ یہ شک کرنا شروع کر رہے ہیں کہ یہ بد روح ہے، افلاطون کا خاکہ ہے، اور اُن بہت سے آباواجداد کی جنہوں نے اُس کے لیے بڑی پیدائش میں اُن کی الہیات کو اخذ کیا"(کینن ایچ۔ کانسٹیبل، عالمِ ارواح، یا انسان کی درمیانی حالت، 1893، صفحہ278)۔

ایک مسیحی کے لیے موت کا مطلب ایک طرز سے دوسری طرز کی طرف منتقل ہونا نہیں بلکہ زندگی کی بربادی ہے، اور کسی چیز کی طرف بہاو نہیں ہے۔ مسیحیت کے تمام مفکرین زندگی کی مکمل تباہی کے طور پر موت کے نظریہ سے بچنے کی کوشش کرتے رہے۔ جہاں وہ کامیاب ہوئے، جی اُٹھنے یا قیامت کے نظریہ کا مطلب کچھ نہیں ہے"(سیچائی ہٹانو، وقت اور ابدیت، 1949، صفحہ214)۔

اِس کتابچے کی مزید نقول کو یہاں سے حاصل کیا جا سکتا ہے:

Atlanta Bible College

PO Box 2950

McDonough, GA 30253

800-347-4261